12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

صَفَرُ الْمُظَفَّر

کے 12 بیانات (حصہ: 1)

کل صفحات: 400

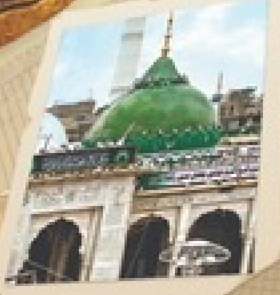

- اعلیٰ حضرت اور خدمتِ قرآن
- اعلیٰ حضرت ایک پیر کامل
- اعلیٰ حضرت اور عقیدہ ختم نبوت
- داتا حضور اور ادب کی تعلیم
- ان شاء اللہ کہنے کی برکتیں

12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

صفر المظفر کے

12 بیانات (حصہ:1)

مؤلِّف

شہزاد عطاری مدنی

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

فیضان مدینہ فیصل آباد

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب : صفر المظفر کے 12 بیانات (حصہ:1)

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ Islamic Research Center

طباعتِ اوّل : ...ویب ایڈیشن

تعداد : ...

ناشر : ...

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۱ ذیقعدۃ الحرام، ۱۴۴۵ھ حوالہ نمبر: 297

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”**صفر المظفر کے 12 بیانات** (حصہ:1)“ پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مَقْدُور بھر مُلاحَظَہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمَّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

30-5-2024

www.dawateislami.net,

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی اِلتِجا: کسی اور کو یہ کِتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

مختصر فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	فیضانِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علَیہ	
1	اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت	11
2	اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ اَخلاق	53
3	اعلیٰ حضرت اور خدمتِ قرآن	83
4	اعلیٰ حضرت اور علمِ حدیث	115
5	اعلیٰ حضرت کا شوق علمِ دین	147
6	اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامل	179
7	اعلیٰ حضرت اور عقیدۂ ختم نبوت	205
8	اعلیٰ حضرت کا اندازِ سفر	241
	فیضان داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ علَیہ	
9	داتا حضور اور ادب کی تعلیم	275
10	داتا حضور کی نصیحتیں	303
	اصلاحی موضوعات	
11	اناللہ پڑھنے کی برکتیں	331
12	ان شاء اللہ کہنے کی برکتیں	363

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

”صفر المظفر کے 12 بیانات“ کے 19 حُرُوف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 19 نِیَّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1] لہٰذا جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1): ہر بار حمد و(2): صلوٰۃ اور(3): تعوّذ و(4): تسمیہ سے آغاز کروں گا(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی 2 عربی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔(5): رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ (6): حتی الوسع اس کا باوُضو اور (7): قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (8): قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا۔(9): جہاں جہاں ”اللہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں اللہ پاک اور(10): جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔(11): جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور(12): جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پڑھوں گا(13): علم حاصل کروں گا(14): اس میں موجود تنظیمی تربیت کے مدنی پھولوں پر خود عمل کروں گا اور(15): دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے(16): ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا(17):(اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا(18):اس حدیثِ پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوْا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[2] پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا، اور اس کتاب کی پی ڈی ایف کم از کم ایک کو سینڈ کروں گا۔ (19): کتابت وغیرہ میں شرعی غَلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:525، حدیث:5809۔
2 ... مؤطا امام مالک، صفحہ:483، حدیث:1731۔

المدینۃُ العلمیۃ
(Islamic Research Centre)

عالَمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا،جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان قادری رحمۃُ اللہِ علَیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابِق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ/ جولائی 2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے، یہ ادارہ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جاچکے ہیں:

(1): شعبہ فیضانِ قرآن (2): شعبہ فیضانِ حدیث (3): شعبہ فقہ (فقہ حنفی وشافعی) (4): شعبہ سیرتِ مصطفٰے (5): شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6): شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7): شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8): شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9): شعبہ تخریج (10): شعبہ درسی کتب (11): شعبہ اصلاحی کتب (12): شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13): شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14): شعبہ تراجم کتب (15): شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16): ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17): شعبہ ماہنامہ خواتین (18): شعبہ پیغاماتِ عطّار (19): شعبہ دینی کاموں کی تحریرات (20): دعوتِ اسلامی کے شب و روز (21): شعبہ بچّوں کی دنیا (22): شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23): شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24): شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (25): شعبہ انتظامی امور

(26): شعبہ تنظیمی رسائل (27): شعبہ جات کورسز کا نصاب (28): شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29): شعبہ خود کفالت (30): شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیہ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ❀ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ❀ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مُطابِق منظر عام پر لانا ❀ افادۂ خواص و عوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا ❀ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طِبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا ❀ اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا ❀ بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا ❀ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا ❀ دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبا و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیہ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

تاریخ: 8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ ایک دِن مسجد میں تشریف لائے، دیکھا ایک شخص جھوٹے قِصّے سُنا رہا ہے، آپ نے لوگوں سے پوچھا: مَا هٰذَا یہ کیا ہے؟ (یعنی لوگوں کا مجمع کیوں لگا ہوا ہے؟)، عرض کیا گیا: یہ شخص ہے، لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے، فرمایا: نصیحت تو نہیں کر رہا، یہ تو (شہرت کا طلبگار ہے) اپنی پہچان بنا رہا ہے۔ پھر آپ نے اسے بُلا بھیجا، پوچھا: کیا تم ناسِخ اور منسُوخ[1] کا عِلْم رکھتے ہو؟ بولا: جی! نہیں...!! فرمایا: نکل جاؤ ہماری مسجد سے...! تمہیں یہاں بیان کی اجازت نہیں۔ یونہی ایک دِن آپ مسجد سے جھوٹے قِصّے سُنانے والوں کو نکال رہے تھے، نکالتے نکالتے امام حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس تک پہنچے، دیکھا: آپ لوگوں کو نفس و شیطان کی چالوں کے متعلق بتا رہے ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت دِلا رہے ہیں۔ مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے (ان کا بیان پسند فرمایا اور) انہیں بیان جاری رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔[2]

رِندوں کو ڈرا سکتے ہیں کیا حضرتِ واعظ | جو کہتے ہیں اللہ سے ڈر کر نہیں کہتے

بیان کے ذریعے دِلوں کی اِصْلاح کرنا سُنّتِ انبیا ہے، یہ دِینی کام جتنا اہم ہے، اتنا ہی مشکل بھی ہے ❀ پختہ اور ٹھوس عِلْم ❀ گہرا مطالعہ ❀ اَفکار کی وُسعت ❀ قرآن و حدیث اور دیگر علومِ دِینیہ پر کافِی نظر ❀ مقاصِد و اَسرارِ دین سے واقفیت ❀ ذَوقِ اسلام سے ہم آہنگی وغیرہ بنیادی چیزیں ہیں، جو بیان کرنے والے کے لئے اَشد ضروری ہیں۔ پِھر دورِ

1...ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنا، پہلے کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ کہتے ہیں۔

2...اتحاف السادۃ، جلد:1، صفحہ:387۔

حاضِر سے واقفیت، عوام کی ذہنی سطح کی پہچان اور مُعاشرے کا گہرا مشاہدہ اَور بھی زیادہ ضروری ہے، اس کے بغیر وَعظ محض بے مقصد رہ جاتا ہے۔ بقول امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ واعِظ کا کام لوگوں کے دِلوں کی گرفت ہے۔[1]

کوئی عِلاجِ غَمِ زندگی بتا واعظ | سُنے ہوئے جو فسانے ہیں پھر سُنا نہ مجھے

ان سب سے اَہم اِخْلاص اور دَرْدِ اُمّت ہے، اس کے بغیر واعظ کو داد تو مِل سکتی ہے، شاید دِلوں کی اِصْلاح مشکل ہو جائے۔ ایک بار حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیان کرنے کا فرمایا، انہوں نے بہت جاندار علمی خطاب فرمایا، لوگ سُنتے تو رہے مگر ان پر کوئی اَثَر نہ ہوا، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود بیان شروع کیا، آپ نے پہلا جملہ ہی بولا تھا کہ لوگوں کے دِل دہل گئے، رِقّت طاری ہو گئی، شیخ عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بڑی حیرانی ہوئی، بعد میں اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: بیٹا! تم خُود سے بیان کر رہے تھے، میں رَبّ کی رضا پر کر رہا تھا۔[2]

صداقت ہو تو دِل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ | حقیقت خود کو منوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی

افسوس! زمانۂ رِسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم سے جتنی دُوری آتی جا رہی ہے، اِخلاص مسلسل کم اور جہالت بڑھ رہی ہے۔ ایسے ماہِر واعظ موجود تو ہیں لیکن ضرورت سے بہت کم... ناتجربہ کاروں بلکہ جاہلوں کا شور ہے، بعض نادان جان بوجھ کر یا انجانے میں لوگوں کے اَفکار و نظریات اور عقائد کو بگاڑنے، دِلوں میں نبیوں، ولیوں کی نفرت ڈالنے میں مَصرُوف دکھائی دیتے ہیں۔

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، جلد:3، صفحہ:399۔
2 ...طلوعِ غوث اعظم، صفحہ:294 خلاصۃً۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دِین میں بہت محتاط اور حُسّاس ہیں، آپ ہی کی دی ہوئی دِینی سوچ ہے کہ ان حالات سے نمٹنے، مُعاشرے میں ماہِر مبلغین کی کمی پُوری کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ میں ایک ذیلی شعبہ بنام **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** قائِم کیا گیا۔ اس شعبے میں ❀ دُنیا بھر میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات ❀ بڑی راتوں کے اجتماعات کے بیانات ❀ جمعۃ المبارک کے قرآنی بیانات ❀ اور ہفتہ وار اجتماع کے آخر میں لگنے والے سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول تیار کیا جاتا ہے۔ اب (4 جون 2024) تک اَلحمدُ لِلّٰہ! کُل مِلا کر 856 کے قریب قریب بیانات ویب سائٹ پر اپلوڈ کئے جاچکے ہیں۔

بیان کی تیاری کے مراحِل

ایک بیان جو ہر طرح فائنل ہونے کے بعد مبلغ کے ہاتھ تک پہنچتا ہے، ان مراحل سے گزر کر جاتا ہے: ❀ موضوع کا انتخاب (دورِ حاضِر کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اچھے اچھے موضوعات کا انتخاب) ❀ جمع مواد (قرآن و حدیث، تفسیر، شروحات و دیگر اُردو و عربی کتب کے گہرے مطالعہ کے بعد مواد نکالنا) ❀ ترتیبِ مواد (عوام کی سہولت اور آسانیوں کے پیشِ نظر اچھی ترتیب لگانا) ❀ تحریر (لفظ بہ لفظ مکمل بیان بیانیہ انداز میں آسان کر کے یوں لکھنا کہ مبلغ جُوں کا تُوں پڑھ کر سُنائے تو تحریر نہیں، بیان لگے) ❀ تخریج (تمام منقول باتوں کے معتبر و مستند کتابوں سے حوالے درج کرنا) ❀ فارمیشن (مثلاً پیرے بنانا، مشکل الفاظ پر اعراب اور مناسب ہیڈنگز لگانا، مکمل بیان پر طے شدہ سٹائل شیٹ اپلائی کرنا وغیرہ) ❀ آیات کا تقابُل ❀ پہلی پروف ریڈنگ ❀ تنظیمی چیکنگ ❀ شرعی چیکنگ ❀ احادیث کی تحقیق ❀ دوسری پروف ریڈنگ ❀ اِختتامی مراحِل پُورے کر کے بیان فائنل کرنا۔

نوٹ: یہ بیانات 4 زبانوں: انگلش، بنگلہ، پشتو اور سندھی میں ٹرانسلیٹ بھی ہورہے ہیں۔

جملہ بیانات دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر

موجود ہیں اور Islamic Speaches کے نام سے ان کی ایپلی کیشن بھی موجود ہے۔ اب مبلغین کی سہولت کے لئے ان بیانات کی مجلد پیش کی جارہی ہے۔

اس مجلد کی تیاری میں شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ان اسلامی بھائیوں کی کاوشیں شامِل ہیں: **شہزاد عطّاری مدنی، محمد نبیل عطّاری مدنی، زبیر عطّاری مدنی، محمد امین عطّاری مدنی۔**

نوٹ: مجلد میں شامِل بیانات پُرانے تیار کئے گئے ہیں، اس دوران دعوتِ اسلامی کی بعض اِصطلاحات تبدیل بھی ہوئی ہیں، دوبارہ ان کو حتی الامکان تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اگر بالفرض کوئی اصطلاح تبدیل ہونے سے رہ گئی ہو تو مبلغ اسلامی بھائی کو ذیل میں اپڈیٹ اِصطلاحات دی جارہی ہیں وہی استعمال فرمائیں۔

اس کے بجائے	یہ کہیں	اس کے بجائے	یہ کہیں
صدائے مدینہ	فجر کے لئے جگائیں	مدنی دورہ	علاقائی دورہ
بعد فجر مدنی حلقہ	تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ	یومِ تعطیل اعتکاف	ایک دن راہِ خدا میں
گھر، مسجد، چوک درس وغیرہ	درس	رسالہ مطالعہ	ہفتہ وار رسالہ مطالعہ
اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ	مدرسۃ المدینہ بالغان	مدنی انعامات کا رسالہ	نیک اعمال
اجتماع	ہفتہ وار اجتماع	قافلہ	مدنی قافلہ
مذاکرہ	ہفتہ وار مدنی مذاکرہ		مدنی کورسز

اس کاوِش میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ پاک کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی عِنایت اور امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں دِن رات ترقیاں نصیب کرے۔ (شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی)

المدینۃُ العلمیۃ

Islamic Research Centre

اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت کے واقعات
- ...بدترین شخص کون...؟
- ...سیّد صاحِب کو سمجھانے کا نِرالا اَنداز
- ...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نماز کی تلقین فرمائی!
- ...کامِل ایمان والا کون...؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: مَیں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: روزِ قیامت اللہ پاک مُحَدِّثِین (یعنی عِلْمِ حدیث کے ماہِرِین) اور عُلَمائے کرام کو اُٹھائے گا، اِن کی سیاہی (جس سے یہ دُنیا میں عِلْمِ دین لکھتے رہے ہوں گے، اس) سے خُوشبو مہک رہی ہو گی، ان عُلَما و مُحَدِّثِین کو بارگاہِ اِلٰہی میں حاضر کیا جائے گا، رَبِّ کائنات فرمائے گا: تم لمبے عرصے تک میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھتے رہے ہو! اے فِرِشتو! اِنہیں جنّت میں لے جاؤ...!!(1)

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو دُرودیں فِدا، ہزار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نِیّت بندے کو جنّت

1 ...سعادۃ الدارین، صفحہ:103۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171 ملتقطاً۔

میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیّتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سُننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نِیّت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خُوب توَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اُسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دُوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنہیں بچپن ہی سے باکمال دیکھا ہے

سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کے ایک پڑوسی تھے، جن کا نام تھا: محمد شاہ خان۔ عموماً لوگ اُنہیں حاجی مُنتھن خان کہہ کربُلاتے تھے۔ یہ زَمیندار (*Landlord*) تھے اور عمر میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑے تھے۔

آدمی زَمیندار ہو، پیسے والا ہو، پھر عُمر بھی کافِی ہوچکی ہو تو بعض لوگوں کی طبیعت میں بڑا پَن، رکھ رکھاؤ اور کچھ فخر وغیرہ آجاتا ہے اور مُعاشَرتی مُعامَلہ ہے کہ لوگ اپنے پڑوسیوں کے سامنے کچھ زیادہ ہی اپنی آن بان دکھانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس زَمیندار، بڑی عُمر کے پڑوسی حاجی محمد شاہ کا نرِالا اَنداز تھا۔ سیِّد قناعت علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں نے دیکھا کہ حاجی محمد شاہ زَمیندار عُمر میں بڑے ہونے کے باوُجُود اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آستانے پر جھاڑو لگارہے ہیں۔ سیِّد قناعت علی صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ گوارا نہ ہوا، جلدی سے آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ سے

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

جھاڑو لینے کی کوشش کی مگر حاجی صاحِب نے جھاڑو نہ دی اور فرمایا: صاحبزادے! یہ میرا فخر ہے کہ میں اپنے پِیر صاحِب کے آستانے پر جھاڑو لگا رہا ہوں۔

سیِّد قناعت علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو حیرت ہوئی، انہیں ابھی معلوم نہیں تھا کہ حاجی محمد شاہ صاحِب بھی اعلیٰ حضرت کے مُرِید ہیں۔ ان کی حیرانی دیکھ کر حاجی صاحِب نے فرمایا: مَیں عُمر میں اعلیٰ حضرت سے بڑا ہوں، مَیں نے ان کا بچپن بھی دیکھا ہے، جوانی بھی دیکھی ہے اور اب بڑھاپا بھی دیکھ رہا ہوں، مَیں نے اِنہیں ہر عُمر میں یکتائے زَمانہ پایا، تب جا کر ہاتھ میں ہاتھ دیا، بڑھاپے میں تو ہر کوئی بُزرگ ہو جاتا ہے مگر اعلیٰ حضرت کو بچپن ہی سے ضربُ المثل (بہت زیادہ مشہور) اور یکتائے روزگار (یعنی بے مثال شخصیت) دیکھا ہے۔[1]

ہر فَن میں بے مِثال ہیں احمد رضا مرے | بچپن سے باکمال ہیں احمد رضا مرے

کسی عاشقِ اعلیٰ حضرت نے کیا خُوب کہا ہے:

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے | ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے
کوئی ایسا پابندِ سُنّت بھی دیکھا؟ | بتاؤ! تو جیسا ہمارا رضا ہے
عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں | ہُوا جس کا شُہرہ ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا، خُدا سے مِلاتا | ہمارا رضا ہے، ہمارا رضا ہے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پچیسویں شَریف کی دُھوم دَھام

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بابرکت ذات دُنیائے

1 ... جہانِ امام احمد رضا، جلد:7، صفحہ:208 بحوالہ حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:108 بتغیر۔

اسلام کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ جب کافِر (*Non-Muslims*) اسلام کے خِلاف سازشیں کر رہے تھے، بد مذہبی عُروج پکڑ رہی تھی، بِدْعتیں عام ہو رہی تھیں، مَعَاذَ اللہ! قرآنی آیات کے مفہوم بدلنے کی ناپاک کوششیں کی جارہی تھیں، اسلامی تعلیمات (*Islamic Teachings*) کو بدلنے کی جسارت ہو رہی تھی، ان فتنوں کے وقت میں اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صُورت میں دُنیائے اسلام کو ایک عظیم نعمت سے نوازا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّد بَن کر تشریف لائے اور الحمد للہ! آپ نے فتنوں کا سَر قلم کر دیا، کافِروں کی سازشوں کو ناکام بنایا، بدمذہبی کا زور توڑا، بدعقیدگی کا خاتمہ کیا، اَصْل اسلامی عقائد کی دُرُست تشریح فرمائی، اسلامی عقائد پر، اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر، قرآن کی عِزّت و حُرمت پر، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و ناموس پر پہرا دیا، بدعتوں کو مٹایا، سنتوں کو عام کیا، معاشرے (*Society*) کی اِصْلاح فرمائی، لوگوں کو عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے اور الحمد للہ! فتنوں کو مٹا کر دِیْن کا پرچم بلند فرمادیا۔

تفسیرِ عشقِ احمدِ مختار کس کی ذات؟ | لارَیْب وہ ہمارا رضا ہے، امام ہے
مقبولِ آستانِ رسولِ کریم ہیں | احمد رضا کا اَرْفع و اعلیٰ مقام ہے
اَہْلِ سُنَن کا پیشوا، ابن نقی علی | عشقِ نبی کے چرخ کا ماہِ تمام ہے
منطق، مُنَاظرہ ہو کہ تفسیر، ترجمہ | ہر عِلْم میں رضا ہی مکمل امام ہے

آج صَفَرُ المُظَفَّر کی 26 ویں شب ہے، اَلحَمْدُ لله! 25 صَفَرُ المُظَفَّر کو عاشِقانِ رسول دُھوم دَھام سے اپنے امام، امامِ اہلسنّت سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرسِ پاک اور خُوشیاں مناتے ہیں۔ اللہ پاک اپنے ولیٔ کامِل سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہم سب پر رحمت کی نظر فرمائے، ہمیں عشقِ رسول کی دولت ملے، فتنوں بھرے اس دَور میں ایمان

پر اِستقامت (*Persistence*) اور آخرت میں بلا حساب جنّت میں داخِلہ نصیب ہو۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

کیا خُوب اہتمام ہے، کیا انصرام ہے | یومِ رضا ہے چاروں طرف دُھوم دھام ہے

خائفِ کبریا ہیں رضا ہیں رضا | عاشقِ مصطفےٰ ہیں رضا ہیں رضا
سُنّیوں کے پیشوا ہیں رضا ہیں رضا | رہبر و رہنما ہیں رضا ہیں رضا
صوفیِ باصفا ہیں رضا ہیں رضا | صاحبِ اِتّقا ہیں رضا ہیں رضا
خوبرو خوش ادا ہیں رضا ہیں رضا | دِلبر و دلربا ہیں رضا ہیں رضا
عاشقِ اولیا ہیں رضا ہیں رضا | زینتِ اَتقِیا ہیں رضا ہیں رضا
عالِمِ باعمل ہیں رضا ہیں رضا | مفتیِ بے بدل ہیں رضا ہیں رضا

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت کے واقعات

سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا ایک بہت پیارا وَصف یہ ہے کہ آپ اپنے دَور کے قُطبُ الاِرۡشاد تھے۔ قُطب: وِلایت کا ایک درجہ ہے، وہ ولیِ کامِل جو طریقت کے تمام مقامات کا جامِع ہو، اسے قُطب کہا جاتا ہے، قُطب اپنے زمانے کے تمام اَولیا میں انفرادی شان والا ہوتا ہے، اسے غَوث بھی کہتے ہیں۔ اِرۡشاد کا معنیٰ ہے: نیکی کی دَعوت دینا ❁ بُرائی سے منع کرنا ❁ لوگوں کے عقائد کی اِصلاح کرنا ❁ اَعۡمال کی اِصلاح کرنا ❁ مُعاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھارنا، یہ سب کچھ اِرۡشاد کے ضِمن میں آتا ہے۔ اب قُطبُ الاِرۡشاد کا معنیٰ بنے گا: اپنے زمانے کے سب سے بڑے مُصلِحِ مِلَّت (یعنی

اُمَّت کی اِصلاح کرنے والے)، اپنے زمانے کے اَوْلیا کے سردار۔[1]

ایک سرحدی پٹھان کی آپ بیتی

علّامہ اَرْشَدُ القادری صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ بریلی شریف کے اَسٹیشن پر ایک سرحدّی پٹھان کہیں سے اُترا، اس نے اسٹیشن (*Station*) کے قریب ہی نُوری مسجد میں فجر کی نماز ادا کی، نماز کے بعد اس نے جاتے ہوئے نمازیوں میں سے کسی کو روک کر پوچھا: یہاں مولانا احمد رضا خان صاحب نامی کوئی بزرگ رہتے ہیں؟ ان کا پتہ ہو تو بتا دیجئے! نمازی بولا: جی ہاں! یہاں سے دو تین مِیْل کے فاصلے پر سوداگران نام کا ایک محلّہ ہے، مولانا احمد رضا خان صاحب وہیں رہتے ہیں۔

سرحدّی پٹھان ایڈریس پوچھ کر اُٹھنا ہی چاہتا تھا کہ ایک نمازی نے اسے روک کر پوچھا: آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ پٹھان بولا: مَیں سرحد کے قبائلی علاقے سے ہوں۔ نمازی نے پھر پوچھا: مولانا احمد رضا خان صاحِب سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟ اس سوال پر سرحدی پٹھان کے جذبات مچل گئے، کیفیت تبدیل ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے، اُس نے بھیگی پلکوں کے ساتھ کہا: یہ سوال نہ ہی پوچھئے تو بہتر ہے۔ سُوال پوچھنے والے اور قریب کھڑے دوسرے لوگوں کو بہت حیرت ہوئی کہ یہ ایسی کون سی راز کی بات ہے، جو یہ بتانا نہیں چاہتے۔ اب لوگوں کا شوق بڑھا، ان کے بار بار پوچھنے پر آخِر اس سرحدی پٹھان نے راز سے پَردہ ہٹا ہی دیا، بولا: پچھلے جُمُعَے کی بات ہے، مَیں رات کو سویا، ابھی کچی پکی نیند میں تھا کہ مَیں نے ایک خواب دیکھا، میں اس خواب کی لذّت کبھی نہیں

[1]...فتوحات، جلد:3، صفحہ:297۔

بھولوں گا۔ واہ! میری خوش نصیبی! کیا دیکھتا ہوں: اولیائے کرام اور آئِمّہ کرام کی نورانی محفل سجی ہے، جس میں **احمد رضا** نامی ایک بزرگ بھی موجود ہیں، ان بلند رُتبہ اولیائے کرام کی موجودگی میں **احمد رضا صاحِب** کے سر پر امامت کی دستار باندھی گئی اور انہیں قُطْبُ الْاِرْشاد کے مَنْصَب پر سرفراز کر دیا گیا۔ میری نگاہوں میں اب تک وہ منظر محفوظ ہے، بَس اُسی دِن سے میں **احمد رضا** کی تلاش میں ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ الله! اللہ پاک ہمارے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی پُرنُور تُربَت پر کروڑوں رحمتوں کا نُزُول فرمائے۔ یہ تو ایک شخص کی گواہی ہے، اَلْحَمْدُ لله! اُس دور کے بڑے **بڑے اولیائے کرام یہ جانتے بھی تھے اور دُوسروں کو بتایا بھی کرتے تھے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان** رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ **اس دَور کے قُطْبُ الْاِرْشاد ہیں۔**

جانتے تھے تجھے قطب و اَبدال سب	کرتے تھے مجذوب و سالِک اَدَب
تیری چوکھٹ پہ خم اَہلِ دِل کی جبیں	سیدی مرشدی، شاہ احمد رضا

صوفیِ باصَفا	ہیں رضا ہیں رضا	صاحبِ اِتّقا	ہیں رضا ہیں رضا
خوبرو خوش ادا	ہیں رضا ہیں رضا	دِلبر و دلربا	ہیں رضا ہیں رضا

اعلیٰ حضرت بچپن ہی سے مُبلّغ تھے

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی پاکیزہ سیرت کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ آپ کے اندر نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور اِصلاحِ اُمّت کا جذبہ (***Passion***) کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے بچپن شریف کا واقعہ مشہور ہے۔ ایک مرتبہ اُستاد

[1]... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:324 بتغیر۔

صاحِبِ مَدرَسے میں بچوں کو سبق پڑھا رہے تھے، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اُنہی بچوں میں موجود سبق پڑھ رہے تھے، اِتنے میں ایک بچہ کلاس میں داخِل ہوا، اُس نے اُستاد صاحِب کو سلام کیا، اُستاد صاحِب کی زَبان سے نکلا: **جیتے رہو** یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکے، اُستاد صاحب کی خدمت میں عَرض کیا: اُستادِ مُحترم! سلام کے جواب میں تو **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** کہنا چاہیے۔

اُستاد صاحِب بھی نیک آدمی تھے، اُنہوں نے ننّھے مُبَلِّغ یعنی سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زَبان سے اِصلاحی جُملہ سُنا تو ناراض نہیں ہوئے بلکہ خُوش ہو کر اپنے ہونہار شاگرد کو ڈھیروں دُعاؤں سے نوازا۔[1]

وہ جس کے زُہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے
کہا یُوں پیشواؤں نے ہمارا پیشوا تم ہو
حقیقت ہے ملے ہیں دین و ایماں آپ کے گھر سے
شریعت کے مُحافِظ اے شہِ احمد رضا تم ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُنافقت کی ایک علامت

پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں ایک تو ہمارے لئے یہ دَرْس ہے کہ ہمیں بھی چاہیے جب کوئی اچھی بات کہے، ہمیں سمجھائے، غَلَطی بتائے یا نیکی کی دَعوت دے تو خَندہ پیشانی سے اُس کی بات مان کر اپنی اِصلاح (***Refinement***) کر لیا کریں، ہمارے ہاں عموماً لوگ بگڑ جاتے ہیں، اپنی عُمر، مَنصَب، عُہدے یا سَٹیٹس وغیرہ کی آڑ میں چھپتے اور اپنی اِصلاح

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:107 بتغیر۔

سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بعض نادان تو اِصلاح کرنے والے کو جلی کٹی بھی سُنا ڈالتے ہیں کہ اپنی عُمر تو دیکھ! تجھے ابھی پتا ہی کیا ہے؟ کل کا بچّہ ہو کر مُجھے سمجھانے آیا ہے وغیرہ۔ ایسوں کو سنبھلنا چاہیے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں ایک مُنَافِق تھا، اللہ پاک نے اس کی بُری صِفَات کے بیان میں فرمایا:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۲۰۶

(پارہ:2، سورۂ بقرہ:206)

ترجَمہ کنزالعرفان: اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنّم کافی ہے اور وہ ضرور بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

تفسیر صِراطُ الجِنان میں اِس آیت کے تحت ہے: مُنَافِق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا ہے، دُوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین (***Insult***) سمجھتا ہے، نصیحت کئے جانے کو اپنی عزّت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس...!! ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی بھرمار ہے، گھروں میں دیکھ لیں تو لڑکی والے لڑکے یا اس کے گھر والوں کو نہیں سمجھا سکتے، چھوٹے خاندان والے بڑے خاندان والوں کو نہیں سمجھا سکتے، عام آدمی کسی چودھری کو نہیں سمجھا سکتا، عوام کسی دُنیوی مَنْصَب والے کو نہیں سمجھا سکتے، مسجدوں میں کوئی نوجوان عالِم یا دینی مُبَلِّغ کسی پُرانے بوڑھے کو نہیں سمجھا سکتا، جسے سمجھایا وہی گلے پڑ جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال کی اصلاح فرمائے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

❶... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:206، جلد:1، صفحہ:323۔

بدترین شخص کون...؟

تفسیرِ نعیمی میں ہے: بدترین شخص وہ ہے جو نصیحت کی بات یا رَبِّ کریم کا نام سن کر اُلٹا ضِد میں آجائے۔[1] دیکھو ربّ کریم کے نام پر اُلٹی ضِد کرنے والے کے متعلق فرمایا گیا:

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُؕ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:206) | ترجمۂ کنزُالعرفان: تو ایسے کو جہنّم کافی ہے

صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے ہاں بڑے گُناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کو جب کہا جائے کہ اللہ پاک سے ڈَر! تو وہ آگے سے کہے: تُو اپنی فِکْر کر...!! کیا تجھ جیسا آدمی مُجھے حکم دے گا؟[2]

اللہ پاک ہمیں اِصلاح قُبُول کرنے والا بنائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

گُناہوں سے مجھ کو بچا یااِلٰہی! | بُری عادتیں بھی چُھڑا یااِلٰہی!
خطاؤں کو میری مِٹا یااِلٰہی! | مجھے نیک خصلت بنا یااِلٰہی!
مُطیع اپنا مجھ کو بنا یااِلٰہی! | سدا سُنّتوں پر چَلا یااِلٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دَعْوت دینے کی عادت بنائیے!

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن شریف کی حِکایت سے دوسرا مَدَنی پُھول یہ مِلا کہ مُبَلِّغ ہر جگہ مُبَلِّغ ہوتا ہے، ہمیں نیکی کی دَعوت عام کرتے ہی رہنا چاہیے، غَلَطی کس سے نہیں ہوتی؟ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عِلاوہ سارے اِنسان غیر مَعْصُوم ہیں، کوئی بڑا ہے، چھوٹا ہے، ڈاکٹر ہے، انجینئر ہے، تاجِر (*Business man*) ہے، گاہک ہے، سیٹھ ہے یا نوکر

[1]... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:206، جلد:2، صفحہ:335۔
[2]... تفسیر در منثور، پارہ:2، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:206، جلد:1، صفحہ:575۔

ہے، سب سے ہی غَلَطی (*Mistake*) ہو سکتی ہے، اگر ہم موقع کی مُناسبت سے، سامنے والے کی نَفْسِیات کو سمجھ کر، حِکمتِ عَمَلی کے ساتھ ایک دوسرے کو نیکی کی دعوت دیتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! غَلَطیوں اور گُناہوں میں کمی آ ہی جائے گی۔

نیکی کی دَعوت دینا ہر مُسلمان کی بُنیادی ذِمّہ داری ہے

ویسے بھی نیکی کی دَعوت دینا، بُرائی سے مَنع کرنا ہر مُسلمان کی بُنیادی ذِمَّہ داریوں میں سے اَہَم ذِمَّہ داری (*Responsibility*) ہے۔ قُرآنِ کریم میں پارہ:10، سُورۂ تَوبَہ میں ایک مَقام پر اللہ پاک نے مُنَافِقوں اور ایمان والوں کے جُدا جُدا اَوصاف بیان فرمائے ہیں، مُنَافقوں کے مُتَعَلِّق فرمایا:

یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ (پارہ:10، سورۂ توبہ:67)	ترجَمۂ کنزالایمان: بُرائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں۔

یعنی یہ مُنافِقوں کا کام ہے کہ وہ بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں۔ جبکہ عاشِقانِ رسول مُسلمانوں کا وَصف بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۘ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ (پارہ:10، سورۂ توبہ:71)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور مُسلمان مرد اور مُسلمان عورتیں ایک دُوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور بُرائی سے منع کریں۔

یعنی مُسلمان مرد اور مُسلمان عورتیں آپس میں بھائی بہنیں ہیں، مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت رکھتے ہیں اور مُسلمانوں کا یہ اعلیٰ وَصف ہے کہ یہ آپس میں ایک دُوسرے کو نیکی کی دَعوت دیتے اور بُرائی سے مَنع کرتے ہیں۔

آہ! اَفسوس...!! اب ہمارے حالات بہت بُرے ہو چکے ہیں، لوگ گُناہ کرنے اور گُناہوں کی ترغیب دِلانے میں بالکل شرم محسوس نہیں کرتے، بے حیائی کے کاموں کو فیشن (*Fashion*) اور جِدَّت کا نام دے کر اسے اپنانے کے لئے بے دھڑک ایک دوسرے کو آمادہ کیا جاتا ہے، یہاں تک والِدین اپنی اولاد کو دِین سے دُور، ماڈَرن (*Modern*) اور آزاد خیال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، حوصلہ افزائی بھی کر دیتے ہیں مگر اَفسوس! نیکی کی دَعوت دینے میں عموماً کئی مُسلمان شرماتے ہیں۔

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خُوب ہوا

اَفسوس! اب لوگوں نے حقیقی مُسلمانوں والے کام تو چھوڑ دیئے! اچھے اور نیکی کے کام کرتے ہیں تو شرم آتی ہے اور مُنافقوں والا کام کرنے میں بالکل شرم، جِھجک محسوس نہیں ہوتی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔[1] ایک روز سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس وَقت تُمہارا کیا حال ہو گا جب تُم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ فرمایا: ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اِس سے بھی زیادہ بُرا حال ہو گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: مُجھے اپنی ذات کی قسم! میں (اُس وقت) ان پر ایسا فِتْنہ مُقرَّر کروں گا کہ اس میں سمجھدار لوگ بھی حیران رہ جائیں گے۔[2]

مسلماں آہ! غافِل ہو گئے نیکی کی دعوت سے | بڑھا جاتا ہے ہائے! زورِ باطل یارسول اللہ!

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:67، جلد:4، صفحہ:171-172 ملخصًا۔

2 ...موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، جلد:2، صفحہ:202، حدیث:31۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سنبھل جانا چاہئے! ہمارے مُعاشَرے میں بُرائیاں اِتنی عام کیوں ہو گئی ہیں؟ مَسجدیں وِیران اور گُناہوں کے اَڈّے کیوں آباد ہیں؟ اس لئے کہ بُرائیوں کی ترغیب عام ہے، سوشَل مِیڈیا(*Social Media*)، اِنٹَرنیٹ، ٹی، وی چینلز، اخبارات(*News Papers*)اور نہ جانے کیسے کیسے طریقوں سے گُناہ پھیل بھی رہے ہیں اور اِن کی ترغیب بھی عام دِلائی جارہی ہے، اِس کی جگہ اگر ہم نیکی کی دَعوت عام کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گُناہوں کا سَیلاب تھم جائے گا، کاش! ہر مُسلمان اپنی اِس بُنیادی ذِمَّہ داری کو سمجھے، ہم جہاں بھی ہوں، حِکمتِ عَمَلی سے، اپنی طاقت و اِختیارات دیکھ کر بس نیکی کی دعوت دیتے ہی رہیں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک مَیں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخدا! تجھ سے میری دُعا ہے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت نے بے سَاختَہ نیکی کی دَعوت دی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سَراپا مُبَلِّغ تھے۔ آپ کی ساری زِندگی اُمَّت کی اِصلاح کرتے ہی گزری۔ دِن ہو، رات ہو، سفر ہو، قیام ہو، آپ لکھ کر، بول کر، بیان کے ذریعے، اَپنے عَمَل کے ذریعے بَس نیکی کی دَعوت عام کرتے ہی رہتے تھے۔ یہاں تک کہ نیکی کی دَعوت دینا، بُرائی سے مَنْع کرنا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فِطرت

1...وسائل بخشش، صفحہ:139۔

ثانِیَہ (یعنی طبیعت کا حصہ) بن چکی تھی۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دُوسرے سَفَرِ حج کا واقعہ ہے، جُمعَہ کا دِن تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جُمعَہ کی نَماز پڑھنے کسی مَسجِد میں پہنچے، وہاں خطیب صاحِب نے دَورانِ خُطبہ ایک جُملہ بولا جو شرعاً دُرُست نہیں تھا۔

نہ شہر اپنا، نہ مُلک اپنا، پھر مسجد، بھرا مَجْمَع، خطیب صاحِب خُطبَہ پڑھ رہے ہیں، خطیب کا بھی ایک اپنا رُعب ہوتا ہے، اَیسے حالات میں آدمی کو جِھجک تو ہوتی ہے، بعض دفعہ خوف بھی آتا ہے کہ میں اگر بھرے مَجْمَعے میں ٹوک دُوں گا تو لوگ نہ جانے میرے ساتھ کیا رَوِیَّہ (*Behavior*) اپنائیں گے؟ مگر قُربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت مُبارَک ہی ایسی تھی، بُرائی دیکھنا اور اس پر اِصلاح نہ کرنا آپ کو گوارا ہی نہیں تھا۔ چُنانچہ جیسے ہی خطیب صاحِب نے خلافِ شریعت جُملہ بَولا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زَبان مُبارَک سے بآوازِ بُلند بے ساختَہ نکلا: اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مُنْکَر یااللہ! یہ بُرا ہے۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں ہے: جو بُرائی کو دَیکھے اُسے اَپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر اِس کی طاقت نہ ہو تو زَبان سے روکے، اگر زَبان سے بھی نہ روک سکتا ہو تو دِل میں بُرا جانے اور یہ اِیمان کا ادنیٰ دَرَجَہ ہے۔(1)

اَلحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کی توفیق سے مَیں نے اِس حکم کی تعمیل درمیانے دَرَجے یعنی زبان سے روک کر کے اور اللہ پاک کی رحمت کہ کسی کو میرے آڑے آنے کی جُرأت نہ ہوئی بلکہ اِس طرح نیکی کی دَعوت دینے اور کسی بھی خطرے سے محفوظ رہنے پر وہاں کے عُلَمائے کرام نے مجھے مُبارَک باد بھی دی۔(2)

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر، صفحہ:42، حدیث:49۔
2 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:203بتغیر قلیل۔

تُونے باطِل کو مٹایا اے امام احمد رضا! | دِین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا!
اَہلِ سُنّت کا چمن سر سبز تھا، شاداب تھا | تازگی تُو اور لایا اے امام احمد رضا!
تُونے باطِل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا | سُنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا!
حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا | فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا!

عاشقِ اولیا ہیں رضا ہیں رضا ہیں رضا | زینتِ اَتقیا ہیں رضا ہیں رضا ہیں رضا
عالِم با عمل ہیں رضا ہیں رضا ہیں رضا | مفتیِ بے بدل ہیں رضا ہیں رضا ہیں رضا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دَعوت حِکمتِ عَمَلی سے دِیجئے!

یہاں ایک وَضاحَت کر دُوں! سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مَا شَآءَ اللہ! بہت بڑی شخصیّت تھے، آپ کا علمی مَقام و مَرتبہ بہت اُونچا تھا، دُنیا بھر کے بڑے بڑے عُلَما آپ کی علمی شان و شوکت سے مُتَاَثِّر (Impress) تھے، پھر اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت ولیِ کامِل بھی تھے، آپ نے اس طرح خطیب صاحِب کو ٹوکا اور انہیں نیکی کی دَعوت دی، یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ جیسی بلند رُتبہ شخصیّت ہی کا کام ہے، ہم جیسے عام لوگ اگر یُوں امام مسجد یا خطیب صاحِب کو ٹوکنے بیٹھیں گے تو مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ویسے بھی اپنے سے بڑوں کی کسی مُعَاملے میں اِصلاح کرنی ہو تو بڑی حکمتِ عملی کے ساتھ، بااَدب انداز میں کرنا ہی عقل مندی ہے۔

خدایا ہو کرم ایسا، بجا دوں ان کی سُنّت کا | جہاں میں چار سُو ڈنکا، گدائے اعلیٰ حضرت ہوں
خُدا! احمد رضا خاں کے، چلوں نقشِ قدم پر مَیں | عطا توفیق تُو فرما، گدائے اعلیٰ حضرت ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی کمال حکمتِ عملی

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بھی اپنے بڑوں اور مُعَزّز شخصیات کی اِصْلاح کمال حکمتِ عملی سے ہی کیا کرتے تھے۔ مارہرہ شریف اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا پِیر خانہ ہے، وہاں کے سجّادہ نَشِین حضرت مہدی حَسَن میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مَیں جب بھی بریلی آتا تو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ میرے لئے خُود کھانا لاتے اور ہاتھ بھی دُھلایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مَیں بریلی پہنچا، مَیں نے سونے کی انگوٹھی (**Gold Ring**) اور چھلّے پہنے ہُوئے تھے۔ معمول کے مُطابق اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ میرے ہاتھ دُھلوانے لگے تو فرمایا: شہزادہ حُضُور! یہ انگوٹھی اور چھلّے مجھے دے دِیجئے! مَیں نے اُتار کر دے دیئے۔

پھر بریلی شریف میں جَدْوَل (**Schedule**) پُورا ہونے کے بعد میں بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے جب مارہرہ شریف واپس آیا تو میری بیٹی نے کہا: اَبّا حُضُور! بریلی شریف کے مولانا صاحِب (یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کے یہاں سے پارسَل آیا تھا، جس میں چھلّے، سونے کی اَنگُوٹھی اور ایک خَط تھا، خط میں لکھا تھا: شہزادی صاحِبہ! یہ دونوں زیورات آپ کے ہیں۔[1]

غَور فرمایئے! سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے کیسی حِکمتِ عَمَلی کے ساتھ سجّادہ نشین کی اِصلاح فرمائی۔ ضَرُوری نہیں کہ جس نے سونے کی اَنگُوٹھی وغیرہ پہنی ہو، ہم بھی اس سے اُترواکر اس کے گھر بھیج دیں، بَس جیسا موقَع ویسا اَنداز...!! اللہ پاک ہمیں حِکمتِ عَمَلی کی دَولت عطا فرمائے!

آیئے! بارگاہِ رسالت میں استغاثہ پیش کرتے ہیں:

---

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:149 بتغیر قلیل۔

عطا کر دو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جذبہ
مَیں بس دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللہ!
مجھے تم مسلکِ احمد رضا پر استقامت دو
بنوں خدمت گزارِ اہلِ سُنّت یارسولَ اللہ!

اے عاشقانِ رسول! یادر کھئے! مَردوں کے لئے سَونے کی اَنگُوٹھی، لاکٹ، کڑے اور چھلّے وغیرہ پہننا جائز نہیں ہے ❁ آج کل ہمارے ہاں بھی بعض لوگ بڑے شوق سے سونے یا دیگر مختلف دھات کی اَنگوٹھیاں، چھلّے وغیرہ پہنتے ہیں، یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] ❁ مرد کے لئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صرف ایک نگینے (*Stones*) کی ہو اور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لئے ناجائز ہے ❁ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ❁ مرد کے لئے چاندی (*Silver*) کی ایک انگوٹھی ایک نگینے کی کہ وزن میں ساڑھے 4 ماشے سے کم ہو پہننا جائز ہے ❁ عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں (مگر یاد رکھئے! مرد کے لئے وزن کی مقدار یعنی ساڑھے 4 ماشے سے کم ہو پہننا جائز ہے)۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:426-428، حصہ:16 ملتقطاً۔
2 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:57-58 ملتقطاً۔

سیّد صاحِب کو سمجھانے کا نِرالا اَنداز

ایک سَیِّد صاحِب تنگ دَستی میں مُبْتَلا تھے، وہ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے مِلنے آیا کرتے اور باتوں باتوں میں اپنی تنگ دَستی اور غُربت کی شِکایت بھی کرتے رہتے تھے۔ ایک دِن وہ سیّد صاحِب تشریف لائے تو بُہت زیادہ پریشان تھے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا سمجھانے کا اَنداز صَد مرحبا...!! آپ نے کمالِ حِکمتِ عَمَلی کے ساتھ سیّد صاحِب کو سمجھاتے ہُوئے فرمایا: صاحِبزادے! یہ اِرشاد فرمایئے کہ جس عَورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہو سکتی ہے؟ سیّد صاحِب نے فرمایا: نہیں۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ آپ کے جَدِّ اَعلیٰ مُسلمانوں کے چَوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللهُ عنہ نے تنہائی میں اپنے چِہرۂ مُبارَکہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: اے دُنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی جس میں کبھی رَجعت (یعنی دوبارہ صُلح کی راہ) نہیں۔ پھر آپ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: شہزادۂ حُضُور! کیا اِس قول کے بعد بھی ساداتِ کرام کا غُربت و اَفلاس میں مُبتلا ہونا تعجُّب کی بات ہے؟ سیّد صاحِب بولے: وَاللہ (اللہ کی قسم)! آپ کی اِن باتوں نے مجھے دِلی سُکون بخش دیا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس کے بعد شہزادے نے کبھی بھی اپنی غُربت کا شِکْوہ نہ کیا۔[1]

ایمان پا رہا ہے حَلاوَت کی نعمتیں	اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی
بھر دی دِلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی	جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی
وابستگان کیوں ہوں پریشان اُن پہ جب	لطف و کرم کا آپ کے داماں ہے آج بھی

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 127 بتغیر۔

عِلْمِ غیب کا مَسئلہ سمجھ آگیا...!!

ایک مرتبہ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں ایک شخص کو حاضِر کیا گیا، یہ شخص پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْمِ غَیب کے مُتَعلِّق کشمکش کا شکار تھا، اس نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں سُوالات کئے، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے بڑی نَرمی سے، پیار کے ساتھ قُرآن و حدیث سے دلائل دے کر اسے سمجھایا۔

اَلحَمْدُ لله! وہ شخص جس کشمکش کا شکار تھا، وہ دُور ہو گئی۔ کچھ دِن کے بعد ایک حافِظ صاحِب اعلیٰ حضرت کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے، عَرض کیا: حُضُور! وہ شخص (جسے عِلْمِ غَیب کے مسئلے میں اشکالات تھے وہ) جب یہاں سے گیا تو راستے ہی میں کہنے لگا: اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی باتیں میرے دِل نے قبُول کیں، اب میں اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! اِن کا مُرِید بنُوں گا۔[1]

خائفِ کبریا	ہیں رضا ہیں رضا	عاشقِ مصطفےٰ	ہیں رضا ہیں رضا
سنّیوں کے پیشوا	ہیں رضا ہیں رضا	رہبر و رہنما	ہیں رضا ہیں رضا

نرمی سے سمجھانے کے فائدے

ان حافِظ صاحِب نے جب بتایا کہ اُس شخص کو مسئلہ سمجھ آگیا اور اب وہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا مُرِید ہونا چاہتا ہے، اِس پر سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مدنی پُھول دیتے ہوئے فرمایا: دیکھو! نرمی کے جو فوائد (**Benefits**) ہیں، وہ سختی میں ہر گز حاصِل نہیں ہو سکتے۔ اگر اُس شخص سے سختی برتی جاتی تو ہر گز یہ بات نہ ہوتی (یعنی سختی سے سمجھانے پر وہ دُرُست مَسئلہ سمجھ نہ پاتا اور دُرُست دینی مَسائل سے زیادہ دُور ہو سکتا تھا)۔ مزِید فرمایا: جن لوگوں کے عقائد

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:90 بتغیر۔

مُذَبذَب (یعنی ڈانوا ڈول) ہوں، اُن سے نَرمی برتی جائے تاکہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔[1]

خیال رہے! اگر کوئی شخص عقائد کے معاملے میں کشمکش کا شِکار ہو تو ہم جیسے عام لوگوں کو چاہئے اس سے بحث مباحثہ نہ کریں بلکہ اسے کسی عاشقِ رسول مفتی صاحِب کی خدمت میں لے جائیں، مفتی صاحب قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! اِصْلاح کی راہ نکلے گی۔

مصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!
عِلْم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا، خیر سے حافظہ قَوِی تَر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!
اس کی ہستی میں تھا عمل جوہَر، سُنّتِ مصطفےٰ کا وہ پیکر
عالِمِ دِین، صاحِبِ تقویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!
جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے، قلب کی آنکھ سے محبّت سے
مرحبا! مرحبا! پُکار اُٹھا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نِگاہوں سے نیکی کی دَعوت

پیارے اسلامی بھائیو! سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ولیٔ کامِل ہیں، آپ بعض اَوقات بُطورِ کرامت بھی دُوسروں کی اِصْلاح فرمایا کرتے تھے۔

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:90۔

چُنانچہ 1329 ہجری کی بات ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ علّامہ شاہ وَصِی احمد صُورتی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے، اِس دوران سیّد فَرزَند علی صاحِب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے مِلنے آئے، سیّد صاحِب کی داڑھی کٹی ہوئی تھی۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ بہت دیر تک گہری نظروں سے سیّد صاحِب کے چہرے کو دیکھتے رہے۔

سیّد صاحِب فرماتے ہیں: آپ کی نگاہوں نے مجھے پسینہ پسینہ کر دیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سچّے عاشِقِ رسول مجھے داڑھی رکھنے کی خاموش ہدایت فرما رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لله! مُجھے ہدایت مِل گئی اور مَیں نے داڑھی مُنڈوانے سے توبہ کرلی۔ [1]

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی....!!

تم ہو سراپا شمعِ ہدایت، مُحیِ سُنّت اعلیٰ حضرت
تم ہو ضیائے دِین و مِلّت، مُحیِ سُنّت اعلیٰ حضرت
کر دی زِندہ، سُنّتِ مردَہ، دِین نبی فرمایا تازہ
مولیٰ، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت، مُحیِ سُنّت اعلیٰ حضرت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور علمی مُذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی ساری زِندگی ہی نیکی کی دَعوت عام کرتے گُزری ہے، اِصلاحِ ذات اور اِصلاحِ مُعاشَرہ کے لئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے کئی انداز سے کام کیا، نیکی کی دَعوت عام کرنے اور لوگوں تک عِلْمِ دین کا نُور پہنچانے کے

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:3، صفحہ:238 بتغیر۔

تعلُّق سے سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک بہت پیارا معمول تھا کہ آپ عِلمی مُذاکَرہ فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول مُبارَک تھا کہ عصر کی نَماز پڑھ کر گھر کی بیٹھک میں چارپائی پر تشریف رکھتے، آس پاس کُرسِیاں رکھ دی جاتیں، لوگ زِیارَت کے لئے تشریف لاتے اور کُرسِیوں پر بیٹھتے جاتے، اِس دَوران زِیارَت کے لئے آنے والے اپنی حاجتیں پیش کرتے، اُن کی حاجتیں پُوری کردی جاتیں، ہر ایک کی تواضُع (یعنی خیر خواہی) کی جاتی، عُلُوم و فُنُون اور بَرَکات کے دریا جاری ہوتے، لوگ مُختَلِف سُوالات پُوچھتے، اپنی علمی مُشکِلات پیش کرتے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن کے جوابات اِرشاد فرماتے، یُوں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عِلمی کمالات سے عوام اور عُلَماء سب فَیض پاتے تھے۔ [1]

اَلْحَمْدُ لله! عاشِقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ بھی ہر ہَفتے کو نَمازِ عِشا کے بعد مَدَنی چینَل پر مَدَنی مُذاکَرہ فرماتے ہیں جس میں دُنیا بھر سے عاشِقانِ رسول مختلف موضوعات پر سُوالات کرتے ہیں اور امیرِ اہلسنت قُرآن و حَدیث اور اَپنے تَجرِبات کی روشنی میں عِلم و حِکمت سے بھرپُور جوابات اِرشاد فرماتے ہیں۔ گویا امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُم العَالِیَہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عِلمی مُذاکَرے والے انداز کو باقی رکھا ہے۔

اَلْحَمْدُ لله! ماہِ ربیعُ الاَوَّل کی آمد آمد ہے، ربیعُ الاَوَّل شریف کی چاند رات سے لے کر بارھویں شریف تک روزانہ عشا کی نماز کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ مدنی چینل پر لائیو (*Live*) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، آپ بھی ربیعُ الاَوَّل کے 12 مدنی مذاکروں میں شرکت کی نیّت فرمالیجئے اور علم

1... آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا جدول، صفحہ:33، 34 بتغیر۔

وحکمت کے مدنی پھول سننے کی سَعادت حاصل کیجئے، اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا ایک علمی مُذاکرہ

28 رجب المرجب، سن 1337 ہجری، جمعہ کا دِن تھا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جبل پُور میں تشریف فرماتھے، عصر کے قریب کا وَقت تھا، مُرِیدِیْن اور عُشَّاق جمع ہو گئے، مختلف علمی سوال جواب کا سلسلہ شروع ہوا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس دوران بدمذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کے متعلق مدنی پھول ارشاد فرمائے۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت علّامہ مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس جلسے میں بعض وہ لوگ بھی تھے جو بدمذہبوں کے پاس بیٹھا کرتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قیمتی نصیحتیں سُن کر وہ دِل ہی دِل میں اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے اور کبھی کبھی کسی کونے سے توبہ واِستِغفار کی آوازیں بھی اُٹھ رہی تھیں، اس موقع پر ایک صاحِب ندامت سے اُٹھے اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قدموں پر گِر کر توبہ کرنے لگے۔

اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بھائیو! یہ وقت نزولِ رحمت کا ہے، سب حضرات اپنے اپنے گُناہوں سے توبہ کریں، جن کے پوشیدہ گُناہ ہوں، وہ دِل ہی دِل میں توبہ کریں اور جن کے اِعلانیہ گُناہ ہوں، وہ اِعلانیہ توبہ کریں۔ سب سچّے دِل سے توبہ کریں کہ اللہ رَبُّ العِزَّت ایسی ہی توبہ قبول فرماتا ہے۔ مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک آپ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِن چند جملوں نے محفل کا رَنگ ہی بدل کر رکھ دیا،

آپ کی زبان مبارک کی تاثیر ایسی تھی کہ لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے، عجیب پُر کیف سَماں تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خُود بھی رو رو کر مغفرت کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وَضاحَت کے مُطابق اس موقع پر کُل 107 اَفراد نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور نیک رستے کے مُسافِر بن گئے۔(1)

سُنّتوں کو جِلا دیا جس نے، دِیں کا ڈنکا بجا دیا جس نے
وہ مُجَدِّد ہے دِین و مِلّت کا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!
جو ہے اللہ کا ولی بےشک، عاشِقِ صادِقِ نبی بےشک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!
جس نے اِحقاقِ حق کیا کُھل کر، رَدِّ باطِل کیا سدا کھل کر
جو کسی سے کبھی نہ گھبرایا، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی!

اللہ پاک سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی سچّی پکّی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اعلیٰ حضرت کی نصیحتیں

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مختلف مواقع پر جو سوالات ہوئے اور آپ نے اِن کے زبانی جواب ارشاد فرمائے، شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیِ اعظم، حضرت علّامہ مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** کے نام سے اِن سب سوالات و جوابات کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 302 ملخصاً۔

بہت معلوماتی اور دلچسپ کتاب ہے، الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃ العلمیہ (**Islamic Research Center**) نے اس پر کام کیا ہے، یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہے۔

آیئے! ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے چند معلوماتی سوال جواب سنتے ہیں:

رکوع و سجدہ میں ٹھہرنے کی مِقْدار

بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میں سوال ہوا: کیا رکوع و سجدہ میں ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہہ لینے کی مِقْدَار ٹھہرنا کافی ہے؟

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! رکوع و سجود میں اِتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہہ سکے (یعنی ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے میں جتنی دَیر لگتی ہے، اتنی دَیر تک رکوع وسجدہ میں ٹھہرنا فرض ہے)۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! بڑا اَہَم مسئلہ ہے، ہمارے ہاں بہت سارے لوگ اس آفت میں مبتلا ہیں؛ وقت نکالتے ہیں، مسجد میں آتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ جانے کیا جلدی ہوتی ہے کہ اطمینان (**Satisfaction**) سے نماز نہیں پڑھتے، رکوع میں گئے، فوراً کھڑے ہوگئے اور کھڑے بھی پُوری طرح نہیں ہوتے، فوراً سجدے میں، پھر سجدے میں بھی سَر رکھا نہیں کہ فوراً اُٹھالیا۔ ایسے جلد بازوں کو سنبھل جانا چاہئے، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو رکوع و سجود میں تَعْدِیْل نہ کرے (یعنی رُکُوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مِقْدار نہ ٹھہرے)، چاہے 60 سال تک اسی طرح نمازیں پڑھتا

1 ...ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب: قد یشار الی المثنی، جلد:2، صفحہ:193۔

رہے، اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی[1] (بلکہ) حدیثِ پاک میں ہے، (ایک شخص جلدی جلدی نماز پڑھ رہا تھا، اسے دیکھ کر دوجہاں کے سردار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھَا یعنی اگر تُو اسی حال پر مَرا تو دینِ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر نہ مرے گا۔[2]

الامان والحفیظ! الامان والحفیظ...!!

وقتِ آخر جلوہ محبوب دے | کلمہ پڑھتے پڑھتے نکلے دَم رضا کے واسطے

نماز پڑھنے کی چند ضروری احتیاطیں

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ایک شخص مسجدِ اَقدَس (یعنی مسجدِ نبوی شریف) میں حاضِر ہوا اور بہت تیزی سے جلدی جلدی نماز پڑھی، نماز سے فارِغ ہو کر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں سلام کے لئے حاضِر ہوا، سرکارِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ واپس جا، پھر نماز پڑھ، بے شک تُو نے نماز نہ پڑھی۔

اس شخص نے دوبارہ ویسے ہی جلدی جلدی نماز پڑھی، پھر حاضِر ہوا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر وہی فرمایا: واپس جا، پھر نماز پڑھ کہ تُو نے نماز نہ پڑھی۔ اُس شخص نے پھر نماز پڑھی، پھر یہی ارشاد ہوا؛ آخر عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے ہی نماز پڑھنا آتی ہے، آپ مجھے درست نماز سکھا دیجئے! اس پر پیارے

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:63 بتغیر قلیل۔

2 ...بخاری، کتاب الاذان، باب اذالم یتم الرکوع، صفحہ:253، حدیث:791۔

نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رکوع اور سجدے اطمینان سے کر، رکوع سے سیدھا کھڑا ہو اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ۔(1)

بے نمازیوں کے لئے جہنّم کی خوفناک وادِی

اے عاشقانِ رسول! غور و فِکْر کا مقام ہے، یہ اُس شخص کا حال ہے جو وقت نکالتا ہے، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں آتا ہے، نماز پڑھتا ہے مگر ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے نہیں پڑھتا، رکوع اور سجدے پُورے نہیں کرتا۔ اب ذرا غور فرمایئے! وہ نادان جو دُنیا میں ہی مشغول رہتے ہیں، رکوع و سجدے پُورے کرنا تو دُور کی بات بالکل مسجد میں آتے ہی نہیں ہیں، نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں، اپنے رَبِّ کریم کے حُضُور سَر جھکاتے ہی نہیں ہیں، ان کی بد بختی کا عالَم کیا ہو گا...!! پارہ:16، سورۂ مریم، آیت:59 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پارہ:16، سورۂ مریم:59)

ترجَمہ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

معلوم ہوا؛ بے نمازی غَیّ کا حق دار ہے، یہ غَیّ کیا ہے؟ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غَیّ جہنّم میں ایک وادِی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جسے ہَبْ ہَبْ کہتے ہیں، جب جہنّم کی آگ بجھنے لگتی ہے تو اللہ پاک اس کنویں کو کھول دیتا ہے، جس سے جہنّم

1... بخاری، کتاب الاذان، صفحہ:246، حدیث:757، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:291 بتغیر قلیل۔

کی آگ پہلے کی طرح بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سُود خوروں اور ماں باپ کو ستانے والوں کے لئے ہے۔[1]

پڑھتے رہو نماز تو جنّت کو پاؤ گے | چھوڑو گے گر نماز جہنّم میں جاؤ گے

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے نماز کی تلقین فرمائی!

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جب تک عقل باقی ہے، کسی وقت میں نماز معاف نہیں۔ حالتِ سفر میں یا ایسے مرض میں کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، رمضان شریف کے روزے قضا کرنے (یعنی اس وقت چھوڑ کر بعد میں رکھ لینے) کی اجازت ہے،[2] اسی طرح زکوٰۃ صاحِبِ نصاب پر اور حج صاحِبِ استطاعت پر فرض ہے لیکن نماز سب پر بہر حال فرض ہے[3]، جو بیمار ہے، کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو دیوار، چھڑی یا کسی شخص کے سہارے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے، جو بالکل کھڑا نہیں ہو سکتا، وہ بیٹھ کر پڑھے، اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا تو لیٹے لیٹے اشاروں سے پڑھے۔[4] غرض؛ نماز مرتے وقت تک معاف نہیں۔[5] اللہ رَبُّ العِزَّت فرماتا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (پارہ:14، سورۂ حجر:99)

ترجَمہ کنزالایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:434، حصہ:3، بتغیر قلیل وملتقطاً۔

2 ...ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، جلد:3، صفحہ:462-465۔

3 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:279۔

4 ...حلبی کبیر، الثانی:القیام، صفحہ:261-262، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:279 ملتقطاً۔

5 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:279 ملتقطاً۔

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نَماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نَماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نَماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ | ربّ سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ | قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہئے | آپ پڑھتے رہیں باجماعت نَماز

مُجاہَدہ کسے کہتے ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں سے ایک اور معلوماتی سوال و جواب سُنتے ہیں:

سوال ہوا: مُجاہَدے کے کیا معنیٰ ہیں؟

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس کے جواب میں فرمایا: سارا مُجاہَدہ اس آیتِ کریمہ میں جمع فرمادیا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱)
(پارہ:30، سورۃُ نازعات:40، 41)

ترجَمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

(یعنی روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی سے ڈرنا اور خُود کو نفسانی خواہشات سے بچاکر رکھنا، یہ مُجاہَدہ ہے)۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے مزید فرمایا: یہی جہادِ اَکبَر ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کُفّار سے جہاد کے بعد واپس آتے ہوئے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَجَعۡنَا مِنَ الۡجِهَادِ الۡاَصۡغَرِ اِلَى الۡجِهَادِ الۡاَكۡبَر ہم اپنے چھوٹے جہاد سے

بڑے جہاد کی طرف پھرے۔[1]

سرکار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھلاتے ہیں

اسی ضِمن میں سرکار اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک صاحِب کو انار کھانے کی خواہش ہوئی، 30 سال گزر گئے مگر انہوں نے اَنار نہ کھایا، 30 سال کے بعد ایک روز انہیں خواب میں سرورِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا، محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا بے شک تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے۔ یہ صاحِب صبح اُٹھے اور اَنار کھالیا۔ اب نفس نے دُودھ کی خواہش کی، اس پر اللہ پاک کے اس نیک بندے نے اپنے نفس کو سمجھاتے ہوئے فرمایا: **(جیسے تُو نے اَنار کھانے کے لئے 30 سال خواہش کی، ایسے ہی دُودھ کے لئے بھی) 30 سال خواہش کر، پھر شاید حُضُور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائیں اور دُودھ پینے کا حکم فرمائیں،** (تب تجھے دُودھ بھی مِل جائے گا)، بس یہی کہنا تھا کہ فوراً خواہش دُور ہو گئی۔[2]

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے کیسے کیسے اپنے نفس کو فُضول خواہشات سے روکا کرتے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں کہ بس نفسانی خواہشات کے پیچھے ہی بھاگتے چلے جاتے ہیں ❁ دِل کیا تو نماز پڑھ لی، نہ کیا تو نہ پڑھی ❁ دِل کیا تو روزہ رکھ لیا، نہ کیا تو نہ رکھا ❁ دِل کیا تو موبائل پر فُضول گیمز کھیلنے بیٹھ گئے ❁ دِل کیا تو سوشل میڈیا پر فُضول پوسٹیں دیکھنا شروع کر دیں ❁ دِل کیا تو گُناہوں بھرے کاموں میں جا پڑے، بَس جو دِل کیا، وہ کرنا شروع ہو گئے، کبھی یہ سوچنے کی فُرصَت ملتی ہی

1... کشف الخفاء، جلد:1، صفحہ:375، حدیث:1360، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:157 بتغیر قلیل۔
2... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:157 بتغیر قلیل۔

نہیں کہ دِل میں جو خواہش اُبھر رہی ہے، اس کے بارے میں اللہ پاک اور پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا کیا حکم ہے، دِل میں اُبھرنے والی اس خواہش کا آخرت میں کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ مَیں دِل میں اُبھرنے والی اس نفسانی خواہشات پر عمل کر کے کہیں قبر و آخرت میں پھنس تو نہیں جاؤں گا...؟ یُوں غور و فِکْر کرنے کی عادَت عام طَور پر نہیں ہوتی۔

کامِل ایمان والا کون...؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيۡرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ (پارہ:20، سورۂ قصص:50)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا۔

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا يُؤۡمِنُ اَحَدُكُمۡ حَتّٰى يَكُوۡنَ هَوَاهُ تَبۡعًا لِمَا جِئۡتُ بِهٖ تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامِل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دِین کے تابع نہ ہو جائیں۔ [1]

اللہ پاک ہمیں نفسانی خواہشات سے بچنے اور اپنا اور اپنے رسول کا فرمانبردار، اطاعت گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا ۔۔۔ مجھ پہ لُطف و کرم ہو خُدایا
دِل سے چاہت مٹا ما سِوا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
مَیں گُناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں ۔۔۔ بد سے بدتَر ہوں بگڑا ہوا ہوں
عفوِ جُرم و قصور و خطا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...السنۃ لابی بکر ابن ابی عاصم، جز:1، صفحہ:46، حدیث:15۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے، اللہ و رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانبردار بندہ بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیۡم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مسجدوں میں، سکول و کالج اور مارکیٹوں وغیرہ میں لگنے والے مدارِسُ المدینہ بالغان میں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضروری اَحْکام و مَسَائل اور سنتیں و آداب بھی سکھائی جاتی ہیں۔

سنّتوں کا عامل بن گیا

بلوچستان کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے مَیں بہت فیشن پرست تھا، چہرے پہ داڑھی تھی نہ سر پر عمامہ شریف کا تاج، راہِ سنّت سے دور دُنیا کی محبت میں مسرور اپنی قیمتی زندگی کو بے عملی اور جہالت کے اندھیروں میں گزار رہا تھا۔ میری زندگی میں روشنی کی کِرن اس طرح نمودار ہوئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا ذہن دیا، نمازِ عشا کے بعد لگائے جانے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول

کر لیا اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگا، الحمدللہ! اس کی برکت سے مَیں نے تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھ لیا اور فیشن پرستی چھوڑ کر سنّتوں کا عامل بن گیا۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن بھی جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ (Madani Qaida)۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیوں (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عیادت کرنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔[2] **(2):** جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنتِ انبیا ہے ❀ نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی کے بیمار ہونے کا پتہ چلتا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ❀ اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[4] ❀ اور عِیادت کے لئے اگر مدینہ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ کی عیادت فرماتے۔[5] ❀ مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے

---

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
3 ...ابو داوٗد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ:500، حدیث:3097۔
4 ...مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔
5 ...مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ:331، حدیث:925 خلاصۃً۔

کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پُرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[1]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے) ایک اعرابی کی عِیادت کو تشریف لے گئے تو یہی فرمایا: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔[2]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
سادگی چاہیے، عاجزی چاہیے
لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407۔

2 ...بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ:919، حدیث:3616۔

اسلامی بھائیوں کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ الحمدُ لِلّٰہ رَبِّ العٰلمینَ علیٰ کلِ حال۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعٰلَمِین! جُھوم جایئے! جلد ہی ماہِ ربیع الاوّل آنے والا ہے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جشنِ ولادت کی دُھوم مچانے کیلئے تیّار ہو جایئے

تم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ | اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

(1):چاند رات کو ان الفاظ میں 3 بار مساجِد میں اعلان کروایئے: تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مبارک ہو کہ ربیع الاوّل شریف کا چاند نظر آ گیا ہے۔

ربیعُ الاوّل اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا | دعاؤں کی قَبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

(2):براہِ کرم! رَبِیعُ الاوّل شریف کی بَرَکت سے آج ہی سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مٹھی داڑھی کی نیت کریں۔(مرد کا داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا حرام اور فوراً توبہ کر کے اس گناہ کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ دینا ضروری ہے)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت،منہ کے بل اَوندھے گرے | دَبدبہ آمد کا تھا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

(3):سنّتوں اور نیکیوں پر استقامت پانے (یعنی ہمیشہ عمل ہوتا رہے اِس) کا بہترین فارمولا یہ ہے کہ تمام اسلامی بھائی آج کیا کیا عمل کیا؟ اِس کے متعلق روزانہ **اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ** پُر کر کے ہر انگریزی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروائیں۔ تقویٰ کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا اور عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پینے کو ملیں گے۔

بدلیاں رَحمت کی چھائیں، بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں، آمد شاہِ عرب ہے

(4): دعوتِ اسلامی کے ذمے داران سمیت تمام اسلامی بھائی نیت کیجئے کہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت (سوال جواب شروع ہونے سے کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ) اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رات گزارا کریں گے، یہ بھی نیت کیجئے کہ ہر ماہ 3 دن کے، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور زندگی میں کم از کم ایک بار 12 ماہ کے سنتیں سیکھنے سکھانے کے مدنی قافلے میں سفر فرمائیں گے۔ تمام عاشقانِ رسول بشمول نگران وذِمہ داران ربیعُ الاوّل شریف میں بارگاہِ رسالت میں ایصالِ ثواب کی نیّت سے کم از کم 3 دن کے لئے سنتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلے میں سفر کریں اور روزانہ گھر درس بھی دیں یا سنیں۔

میں مبلّغ بنوں سنتوں کا، خوب چرچا کروں سنتوں کا
یا خدا! درس دوں سنتوں کا، ہو کرم! بہرِ خاکِ مدینہ

(5): اپنی مسجد، گھر، دُکان، کارخانے وغیرہ پر 12 ورنہ کم از کم ایک مَدَنی پرچم ربیع الاوّل شریف کی چاند رات سے لے کر 12 ربیع الاوّل تک لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر مَدَنی پرچم باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ ہر طرف مَدَنی پرچموں کی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔ عموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور فضول سے اشعار لکھے ہوتے ہیں۔ ہوسکے تو اپنی گاڑیوں پر یہ لکھوایئے: **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے۔**

دعائے عطّار: یاربِّ مصطفےٰ! جو کوئی اپنی اسکوٹروں پر (صرف آگے کی طرف اور) کاروں، ٹیکسیوں، بسوں، ٹرکوں، ٹرالوں، پانی کے ٹینکوں، ویگنوں، رکشوں، سوزوکیوں وغیرہ پر آگے یا پیچھے یا دونوں طرف **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے** لکھے یا لکھوائے یا اس کا اسٹیکر لگائے یا لگوائے۔ اُس کی گاڑی کی ایکسیڈنٹ (*Accident*) سے حفاظت فرما اور اس کو بے

حساب بخش دے، جو کسی گاڑی والے کو اس کام کیلئے تیّار کرے اُس کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ضَروری احتیاط: اگر جھنڈے پر سبز گنبد، نقشِ نعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ پھٹے، نہ اُڑ کر زمین پر تشریف لائے۔ اگر ادب نہیں ہو پاتا تو ایسا پرچم مت لہرایئے، 12 ربیعُ الاوّل شریف کا دن جیسے ہی تشریف لے جائے فوراً تمام جھنڈے اور لائٹنگ کا سامان اُتار لیجئے۔ بالخصوص مدنی مراکز فیضانِ مدینہ و مساجدِ دعوتِ اسلامی و جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ (گرلز، بوائز) ان سے بھی بروقت یہ ترکیب کرلی جائے۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

(6): اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے نیز اپنے مَحَلّے میں بھی 12 دن تک اور اپنی مسجد پر وہاں کے عرف کے مطابق چراغاں (یعنی لائٹنگ) کیجئے۔ جہاں مسجد کے چندے سے 12 دن تک چراغاں کا عرف (یعنی معمول) نہ ہو تو اِس کام کیلئے الگ سے چندہ کر کے 12 دن تک چراغاں کیا جا سکتا ہے۔ سارے علاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ ممکن ہو تو مسجِد، گھر کی چھت اور چوک وغیرہ پر راہ گیروں اور سواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حقوقِ عامہ تلف کئے بغیر فضا میں معلّق (یعنی لٹکے ہوئے) 12 میٹر کے یا موقع کی مناسبت سے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِّر ہوتا ہے، پرچم گاڑنے کیلئے فٹ پاتھ (*Footpath*) بھی مت کھودیئے، خبردار! گلی وغیرہ میں کہیں بھی اِس طرح کی

سجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔ (یاد رہے! ان سجاوٹوں کیلئے بھی بجلی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارے سے رابِطہ کرکے جائز ترکیب بنایئے)

مشرق و مغرب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نصب پرچم ہو گیا، اَھْلاً وَّسَھْلاً مرحبا

(7): ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے دینی رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ جلوسِ میلاد میں بانٹئے۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دکان وغیرہ پر **تقسیمِ رسائل** کا اہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔ شادی کی دعوتوں اور ایصالِ ثواب کے اجتماعات میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی **تقسیمِ رسائل** کی ترکیب کیجئے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیجئے۔ اور سبھی ہفتہ وار رسالہ پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے، اور ہر سال مزید 12 ماہ کیلئے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کی بکنگ کروائیں۔

چار سُو رحمتوں کی ہوائیں چلیں، ہو گئی جس سے ساری فضا دل نشیں
مسکراؤ سبھی آ گئے ہیں نبی، غم کے مارو تمہاری خوشی کے لئے

(8): پمفلٹ **جشنِ ولادت کے 12 مدنی پھول** ممکن ہو تو 112 ورنہ کم از کم 12 اور مزید ہو سکے تو رسالہ **صبحِ بہاراں** 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے خرید کر تقسیم کیجئے۔ خصوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو ربیعُ الاوّل میں لائٹنگ کرتے یا محفلِ نعت یا جلوسِ میلاد کی ترکیب فرماتے ہیں۔ ربیعُ الاوّل شریف کے دوران کسی سُنّی عالم یا امام مسجد، مؤذِّن یا خادِمِ مسجد کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کریں اور زہے نصیب! ہر ماہ یہ سعادت حاصل

فرمائیں۔شادیوں کے مواقع پر شادی کارڈ کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ کا دینی رسالہ بھی منسلک (Attach) فرمایئے۔ عید کارڈز کے بجائے دینی کتابیں اور رسالے دینے کا رواج ڈالئے تاکہ جو رقم خرچ ہو اُس سے دین کا بھی فائدہ ملے۔شادی غمی کی تقریبات میں اپنے یہاں مکتبۃ المدینہ سے ترکیب بنا کر بستہ (Stall) لگوایئے اور مہمانوں میں حسبِ توفیق اسلامی کتابیں اور رسالے مفت تقسیم کیجئے۔

ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارھویں تاریخ

(9):شہروں، قصبوں، دیہاتوں اور چکوں وغیرہ میں ہر UC نگران 12 دن تک روزانہ جُدا جُدا مساجد میں عظیمُ الشان سُنّتوں بھرے اجتماعات منعقد کرے۔ شخصیات کے گھروں، عاشقانِ رسول کی دکانوں، مارکیٹوں، کارخانوں، تعلیمی اداروں وغیرہ میں بھی یہ اجتماعات کیجئے۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم
دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

(10):11 رَبیعُ الاوّل کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو اچھی اچھی نیتیں کر کے غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیت سے لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اوڑھنا چاہیں تو سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قفلِ مدینہ پیڈ وغیرہ اپنے استعمال کی ہر چیز ہو سکے تو نئی لیجئے۔ (مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔ دیکھئے: نماز کے

احکام صفحہ 115)

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبح شبِ وِلادت

(11): 12 ویں رات اجتماعِ میلاد میں گزار کر بوقتِ صبح صادِق اپنے ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اشک بار آنکھوں سے **صبحِ بہاراں کا استقبال** کیجئے۔ بعد نمازِ فجر سلام کرنے کے بعد عید مبارک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمایئے اور سارا دن عید کی مبارک باد پیش کرتے اور عید ملتے رہیے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(12): اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مُحمّدٌ رَّسولُ اللہ پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے، آپ بھی یادِ مصطفےٰ میں 12 ربیع الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر مدنی پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شریک ہوں، جہاں تک ممکن ہو باوضو رہیے، لب پر دُرُود و سلام اور نعتوں کے نغمے سجایئے، نگاہیں جھکائے پُر وقار طریقے پر چلیے، اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔ (ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی جلوسِ میلاد میں وہی نعرے لگائیں یا گاڑیوں میں وہی کلام چلائیں جو مدنی مرکز کی طرف سے جاری کردہ ہوں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ اخلاق

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...غریب اور یتیم بچے کی دل جوئی
- ✿...کیسی دعوت قطع تعلق کا سبب ہے؟
- ✿...سب سے بڑی کرامت
- ✿...اچھے اَخلاق کی اقسام
- ✿...کس گناہ کی سزا دنیا میں جلد دی جاتی ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھا ہوا دُرُود پاک کام آ گیا

حضرت عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے: قِیامت کے دن حضرت آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی اولاد میں سے ہر اُس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنّت میں جا رہا ہو گا اور اپنی اَولاد میں سے اُسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزَخ میں جا رہا ہو گا۔ اسی دوران حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ایک اُمَّتی کو دوزَخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پکاریں گے: یا اَحمد! یا اَحمد! پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کہیں گے: لَبَّیْكَ اے اَبُوالْبَشَر! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: آپ کا یہ اُمَّتی دوزَخ میں جا رہا ہے۔ یہ سن کر سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بڑی چُستی کے ساتھ تیز تیز (قدموں سے) فِرِشتوں کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے: اے میرے رَبّ کے فِرِشتو! ٹھہرو۔ وہ عَرض کریں گے: ہم مُقرَّر کردہ فِرِشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ پاک نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب حُضُورِ انور، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مُبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے:

اے میرے پَرْوَرْدَگار! کیا تُو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تُو مجھے میری اُمَّت کے بارے میں رُسوانہ فرمائے گا۔ عرش سے نِدا آئے گی: اے فِرِشتو! مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرو اور اِسے لَوٹا دو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنی جھولی سے سفید کاغذ نکالیں گے اور اُسے مِیزان کے دائیں پَلڑے میں ڈال کر کہیں گے: بِسْمِ اللّٰہ پس وہ نیکیوں والا پلڑا بُرائیوں والے پَلڑے سے بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: خوش بَخْت ہے، سَعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا مِیزان بھاری ہو گیا ہے۔ اِسے جَنَّت میں لے جاؤ۔ وہ بندہ کہے گا: اے میرے پَرْوَرْدَگار کے فِرِشتو! ٹھہرو، میں اِس بندے سے بات تو کرلوں جو اپنے رَبّ کے حُضُور بڑی کرامت رکھتا ہے۔ پھر وہ عَرْض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، آپ کا چہرۂ انور کتنا حسین ہے، کتنا خوبصورت ہے، آپ نے میری لغزِشوں کو مُعاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رَحم فرمایا (آپ کون ہیں؟)۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: میں تیرا نبی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا اور میں نے تیری وہ تمام حاجات پُوری کر دِیں جن کا تو مُحتاج تھا۔ (1)

اے مدینے کے تاجدار سلام | اے غریبوں کے غم گُسار سلام
رَبِّ سَلِّم کہنے والے پر | جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر | بھیج اے میرے کِرْدِگار سلام
اُس پناہِ گناہ گاراں پر | یہ سلام اور کرور بار سلام
پردہ میرانہ فاش حشر میں ہو | تا قیامت ہوں بے شمار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، فی حسن الظن باللہ، جلد:1، صفحہ:91، حدیث:79۔
2 ...ذوقِ نعت صفحہ:170۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

لبوں پہ آج پھر آیا بیاں احمد رضا خاں کا
کرے گی تذکرہ میری زباں احمد رضا خاں کا
مجھے بھی اپنے دامن میں بسائیں گے میرے حضرت
کرم مجھ پر بھی ہوگا بے گُماں احمد رضا خاں کا

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے: **اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ اخلاق** جس میں ہم سنیں گے کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ایک غریب و یتیم بچے کی کیسی دل جُوئی فرمائی ❁ وہ کون سی دعوت ہے جو تعلقات ختم کرنے کا سبب بن سکتی ہے؟ ❁ اخلاق کی دو قسمیں ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا حسد سے پاک سِینہ ❁ اور اس کے علاوہ کئی اہم مفید باتیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم!

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

ایک غریب و یتیم بچے کی دِلجُوئی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد ایوب علی رضوی رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک کم عمر صاحبزادہ بغیر کسی جھجک کے حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے، کل صبح کو بُلایا ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے اُن سے دریافت فرمایا: مجھے دعوت میں کیا کھلاؤ گے؟ اس پر صاحبزادے نے دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے اپنے کُرتے کے دامن کو حضرت کے سامنے پھیلا دیا، جس میں ماش کی دال اور دو چار مرچیں پڑی ہوئی تھیں، کہنے لگے دیکھئے ناں! یہ دال لایا ہوں۔ سَیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے اُن کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: اچھا! میں اور یہ (یعنی حاجی کفایت اللہ رضوی صاحب) کل دن کے 10 بجے آئیں گے، پھر حاجی کفایت اللہ صاحب سے فرمایا: مکان کا پتہ پوچھ لیجئے۔ مختصر یہ کہ صاحبزادہ مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلا گیا۔ دوسرے دن طے کیے ہوئے وقت پر سَیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے حاجی کفایت اللہ صاحب سے فرمایا: چلئے، اُنہوں نے عَرض کیا: کہاں؟ فرمایا: اُسی صاحبزادے کے ہاں! دعوت کا وعدہ (*Promise*) جو کیا تھا، آپ کو مکان کا پتا معلوم ہو گیا یا نہیں؟ عرض کیا: جی حضور، جس وقت مکان پر پہنچے تو وہ صاحبزادہ پہلے ہی ہمارے انتظار میں دروازے پر کھڑا تھا، سَیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے بھاگے! مولوی صاحب آگئے، دروازہ کے قریب ہی ایک چھپر (گھاس پھوس سے تیار کیا ہوا سائبان) پڑا ہوا تھا، وہاں کھڑے ہو کر انتظار فرمانے لگے، کچھ دیر کے بعد ایک پُرانی پھٹنے کے قریب چٹائی آپ کے تشریف فرما ہونے کے لیے آئی اور ڈھلیا میں موٹی موٹی باجرے کی روٹیاں اور مٹی کی پلیٹ میں وہی ماش کی دال جس میں مرچوں کے ٹکڑے

پڑے ہوئے تھے، لا کر ہمارے سامنے رکھ دی اور کہنے لگا: کھائیے!

سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بہت اچھا، کھاتا ہوں! ذرا ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آیئے۔ اِدھر وہ صاحبزادہ پانی لانے کو گیا اور اِدھر حاجی صاحب نے کہا کہ حضور! یہ مکان (*Home*) نقّارہ یعنی ڈھول بجانے والے کا ہے۔ سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ سُن کر (غایت تقویٰ کی وجہ سے) غمگین ہوئے، اتنے میں وہ کم عمر بچہ پانی لے کر حاضر ہوا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے والد کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ دروازے کے پردے میں سے اُن صاحبزادے کی والدہ نے عرض کیا: حضور! میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، وہ کسی زمانے میں نوبت بجاتے تھے، اس کے بعد توبہ کر لی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے، جو مزدوروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوشی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کہا اور دعائے خیر و برکت فرمائی، حاجی کفایت اللہ صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ دُھلوائے اور خود ہاتھ دھو کر کھانے میں شریک ہوگئے، مگر حاجی کفایت اللہ صاحب کے دل ہی دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ اعلیٰ حضرت کو کھانے میں بہت احتیاط ہے اور غذا کے طور پر سُوجی کا بسکٹ کھاتے ہیں اور یہاں یہ روٹی اور وہ بھی باجرے کی اور اس پر ماش کی دال کس طرح تناول فرمائیں گے۔ مگر قربان اِس عمدہ اخلاق اور دل داری کے کہ میزبان کی خُوشی کے لئے خوب پیٹ بھر کر کھایا، حاجی کفایت اللہ صاحب فرماتے ہیں، میں جب تک کھاتا رہا حضرت بھی برابر تناول فرماتے رہے۔ وہاں سے واپسی پر پولیس چوکی کے قریب حاجی کفایت اللہ صاحب کے شُبہ کو دُور فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا: اگر ایسی خُلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں۔ [1]

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:121۔

ہر ہر لمحہ یادِ خدایا ، دین کی خدمت اعلیٰ حضرت
جو بھی قدم تھا جو بھی عمل تھا، وہ تھا عبادت اعلیٰ حضرت
سچ کہتا ہوں مجھ جیسے سے ،ناممکن ہے ناممکن ہے
حیراں ہوں میں کیسے بیاں ہو، آپ کی عظمت اعلیٰ حضرت (1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اس غریب لڑکے کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرما کر اپنے چاہنے والوں کو حُسنِ اَخلاق کا کیسا پیارا درس دیا۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا جس قدر بلند علمی مقام تھا، آپ کے اخلاق بھی اسی قدر بلند تھے۔ غریب بچوں سے محبت کا انداز دیکھیے کہ اُس کو جانتے نہیں کہ یہ کون ہے، مگر پھر بھی دعوت قبول فرمالی، پُرانی چٹائی بیٹھنے کے لیے دی جاتی ہے، ناپسندیدگی کا اظہار نہیں بلکہ اُسی پر تشریف فرما ہو گئے، گھر میں جو کھانا پیش کیا گیا وہ طبیعت کے موافق نہیں مگر دِل جُوئی (یعنی اُس غریب کا دِل خوش کرنے) کے لیے کھالیا۔ یہ تھے اعلیٰ حضرت اور ان کے اعلیٰ اخلاق۔ سچی بات ہے کہ آپ کے حُسنِ اخلاق سے نبیوں کے سرور، حُسنِ اخلاق کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی جھلک نظر آتی ہے کہ میرے کریم و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ مبارکہ ایسے تھے کہ بچہ اور بوڑھا بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بات کرتے ہوئے نہیں جھجکتا تھا اور یہی عادت سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ میں تھی کہ ایک غریب بچہ بِلا جھجک اپنی دعوت پیش کررہا ہے اور بڑھیا کو بھی یقین ہے کہ یہ دعوت قبول کرلیں گے تبھی اپنے کم عمر بچے کو آپ کی بارگاہ میں پیغام دے کر بھیج دیا کہ دعوت پر تشریف لائیں۔

1 ...جہانِ امام احمد رضا، جلد:20 صفحہ:567۔

تاجدارِ اہلِ سنّت حضرتِ احمد رضا! | ہیں امامِ اہلِ سنّت حضرتِ احمد رضا!
اسوۂ حَسَنہ کا ہے اک خوبصورت آئینہ | پیکرِ عشق و محبت حضرتِ احمد رضا!
ہر عمل خود مَنْ یُّطِعِ اللہ کی تفسیر ہے | مُتَّبِعِ دین و سنت حضرتِ احمد رضا![1]

نرم اخلاق کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک قرآنِ کریم کی سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:159)

ترجَمہ کنزُالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تُند مِزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے۔

تفسیر صراطُ الجِنَان میں ہے: اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کا بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ "اے حبیب! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ اُس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو نرم دل، شفیق اور رحیم و کریم بنایا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مزاج میں اِس درجہ لُطف و کرم اور شفقت و رحمت پیدا فرمائی کہ غزوۂ اُحد جیسے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے غضب کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن کس قدر اَذِیَّت و تکلیف پہنچی تھی اور اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سخت مزاج ہوتے اور میل برتاؤ میں سختی سے کام لیتے تو یہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے دُور ہوجاتے۔[2]

1 ...مناقبِ رضا، صفحہ:94۔
2 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، آلِ عمران، تحت الآیۃ:159، جلد:2، صفحہ:88۔

پیارے اسلامی بھائیو! غریبوں سے مَحَبَّت کرنا، سُنّتِ انبیا ہے۔ غریبوں کے والی سرکارِ عالی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اے عائشہ! غریبوں سے محبت کرتی رہا کر اور انہیں اپنے قریب کر، اللہ پاک کل قیامت کے دن تجھے اپنی رحمت کے قریب رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیسی دعوت قطع تعلق کا سبب ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں نیک اور پرہیزگار لوگوں کو دعوت دینا سنّت ہے، ان کو کھلانا اُنہیں راہِ تقویٰ و پرہیزگاری پر ثابت قدم رہنے کی قوت دینا ہے۔[2] لیکن یاد رکھیے! دعوت کرنے میں تکلف سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکلف قطعِ تعلق کا سبب بن جاتا ہے جیسا کہ

حضرت فُضَیل بن عیّاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج لوگ جو ایک دوسرے سے تعلق توڑے ہوئے ہیں وہ تکلف کی وجہ سے ہیں، اگر ان کے درمیان تکلف نہ رہے تو وہ بے باکانہ ایک دوسرے سے ملنے لگیں۔[3] یہی وجہ ہے کہ حضرت سلمان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دے رکھا ہے کہ ہم تکلف نہ کریں اور جو کچھ گھر میں موجود ہو اسے پیش کرنے میں پہلو تہی نہ کریں۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قول بالکل سچ ہے کہ آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو بہت سے لوگ قطعِ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑنے) جیسے گناہ میں صرف

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء ان ... الخ، صفحہ: 562، حدیث: 2352۔
2 ...کیمیائے سعادت، مترجم، صفحہ: 219۔
3 ...کیمیائے سعادت، مترجم، صفحہ: 216۔
4 ...کیمیائے سعادت، مترجم، صفحہ: 216۔

اس وجہ سے ملوث نظر آئیں گے کہ ان کے لیے دعوت میں پُر تکلف اہتمام نہیں کیا گیا، انہیں ان کی مرضی کے کھانے نہیں کھلائے گئے، جس کی وجہ سے انہیں اپنے گھر میں ہونے والی کسی بھی دعوت کا حصہ نہیں بنایا اور بات یہاں تک بڑھ گئی کہ اب ایک دوسرے سے بات چیت کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے

یادرکھیے! بلا وجہِ شرعی اپنے خونی رشتوں داروں سے تعلق ختم کرلینا یہ گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ (پارہ:4، سورۂ نساء:1)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ: اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس قوم میں رشتہ داری توڑنے والا ہوتا ہے اس پر رحمت نہیں اُترتی۔[1]

کس گناہ کی سزا دنیا میں جلدی دی جاتی ہے؟

ایک اور روایت میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بغاوت اور قَطعِ رَحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اس کے لئے آخرت میں بھی عذاب رہے۔[2]

1 ...شعب الایمان، السادس والخمسون، 6/223، حدیث:7962۔
2 ...ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ...الخ، 52-باب، صفحہ:593، حدیث:2511۔

قطعِ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑنے) کے بارے میں فرمانِ مصطفےٰ

رسولوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: رشتے داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! قطعِ تعلقی دشمنی پیدا کر کے دُوری کو پروان چڑھاتی ہے، محبت کو ختم کر کے اللہ پاک کی رحمت سے دور کرتی ہے اور نزولِ رحمت اور جنت میں داخلے کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ ہم غور کریں! کہ جب ہم اپنے رِشتہ داروں کی دعوت وغیرہ کرتے ہیں تو اُس وقت ہماری نیت اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کا حصول ہوتی ہے یا کوئی اور؟ اخلاقِ مصطفےٰ سے برکتیں پانے کے لیے ہم سیرتِ مصطفےٰ کا مطالعہ کریں کہ میرے اور آپ کے شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کیسے تھے؟ اللہ پاک ہمیں اپنے اسلاف کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اخلاقِ حسنہ 2 طرح کے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اعلیٰ اخلاق کے متعلق سن رہے ہیں، آیئے! اخلاق کے بارے میں جانتے ہیں کہ اخلاقِ حسنہ یعنی اچھے اخلاق کتنی طرح کے ہوتے ہیں؟

علماءِ کرام فرماتے ہیں: اخلاقِ حسنہ (یعنی اچھے اخلاق) 2 طرح کے ہیں: **(1):** ایک حُسنِ اخلاق کا تعلق بندے کا اپنے ربّ سے ہے کہ اس کی عبادت خُوش دلی سے کرے، فرائض

(1)... مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم... الخ، صفحہ: 1383، حدیث: 2556۔

پر عمل اور ممنوعات (یعنی جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اُن) سے مکمل پرہیز کرے۔ بندے کا نمازوں کی پابندی، بندوں کی حقوق کی ادائیگی، زکوۃ دینا، اپنے مال کو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا، دِین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا، اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے کسی سے نفرت کرنا، یہ سب کام اللہ پاک کے ساتھ حُسنِ اخلاق میں شامل ہیں۔ (2): اور دوسرا حسنِ اخلاق بندے کا ربّ کے بندوں کے ساتھ ہے۔ کہ ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئے۔ [1]

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ حسنِ اخلاق کی ان 2 صورتوں پر عمل پیرا نظر آتے ہیں، آپ کا اپنے ربّ کے ساتھ حُسن اخلاق ایسا تھا کہ آپ کے ہر فعل میں اللہ پاک کی رضا کا لحاظ رہتا تھا۔ آپ کی صحبت میں شب وروز گزارنے والے آپ کے خلیفہ اور آپ کے شاگرد حضرت علامہ مولانا محمد ظفر الدین بہاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے اکثر علمائے کرام ومشائخ عظام کی جہاں تک زیارت کی اور معززین دنیاداروں کو دیکھا۔ ان میں سب سے اوّل نمبر جسے دیکھا، وہ ذاتِ گرامی صفات، اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی ہے اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کے سب کام اللہ پاک کیلئے تھے۔ نہ کسی کی تعریف سے مطلب، نہ کسی کی ملامت کا خوف تھا۔

امامِ اہلسنت، پروانۂ شمعِ رِسالت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ گویا اس حدیثِ پاک: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ [2] یعنی جس نے اللہ کے لیے محبت کی، اسی کے لیے مخالفت کی، اسی کے لیے کسی کو دیا اور اسی کے لیے منع کیا تو

1 ... جامع العلوم والحکم، صفحہ:89۔

2 ... ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، صفحہ:737، حدیث:4681۔

اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا، کے مصداق تھے۔ آپ کا معاملہ ایسا ہی تھا کہ آپ کسی سے محبت کرتے تو اللہ ہی کے لئے، مخالفت کرتے تو اللہ ہی کے لئے، کسی کو جو کچھ دیتے تو اللہ ہی کے لئے، اور کسی کو منع کرتے تو اللہ ہی کے لئے۔

اعلیٰ حضرت کی طبیعت کا تقاضا

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لله! کہ میں نے مال مِنْ حَیْثُ ھُوَ مَال (یعنی اس طور پر کہ وہ مال ہے) سے کبھی محبت نہ رکھی، صرف راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے اس سے محبت ہے۔ اسی طرح اولاد مِنْ حَیْثُ ھُوَاَوْلَاد (یعنی اس طور پہ کہ وہ اولاد ہے) سے بھی محبت نہیں، صرف اس سبب سے کہ صلۂ رحمی نیک عمل ہے اور اولاد اس کا سبب ہے۔ پھر فرمایا: **یہ میری اختیاری بات نہیں میری طبیعت کا تقاضا ہے۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! کیا کہنے اعلیٰ حضرت کے! مال سے محبت مال کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہے اور اولاد سے محبت اپنا خون ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ صلۂ رحمی جیسے نیک عمل کی وجہ سے ہے۔ اس ولیٔ کامل پر اللہ پاک کا کرم دیکھیے کہ فرما رہے ہے کہ یہ سب میرے اختیار میں نہیں بلکہ میری طبیعت کے تقاضے کی وجہ سے ہے۔ یعنی احکامِ شریعہ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے اب طبیعت ایسی ہو چکی ہے کہ میرے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہر فعل اللہ پاک کی رضا کے لیے ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ رب کے ساتھ حُسنِ اخلاق کی واضح تصویر ہے کہ جس چیز کا رب نے حکم دیا اسے چھوڑا نہیں اور جس سے منع کیا اسے کیا نہیں۔ یہ تھی ایمانِ کامل کی نشانی کہ محبت ربّ کے لیے اور نفرت بھی اسی کریم رب کی وجہ سے۔

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 497، بتغیرِ قلیل۔

جہاں میں کون ہے وہ صاحبِ علم جو اپنے علم سے جانِ جہاں ہے
خدا کی حمد ہے جس کا وظیفہ نبی کے ذکر سے رَطْبُ اللِّسَاں ہے
ہے اس کا نام یوں احمد رضا خاں کہ احمد کی رضا کا ترجماں ہے (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذات میں ایک ایسی خوبی اور بھی ہے جس کا آپ نے خود اظہار فرمایا:

میں نے کبھی کسی سے حَسَد نہیں کیا

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عاجزی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فقیر میں لاکھوں عیب ہیں مگر میرے رب نے مجھے حَسَد سے بالکل پاک رکھا ہے، جسے دنیا کے مال میں اپنے سے زیادہ پایا تو دنیا کے مال و دولت کو دل نے اندر سے بُرا جانا، جب اُسے بُرا جانا تو بُری چیز پر حَسَد کیا؟ اور اگر کوئی ایسا دیکھا جو دِینی شَرف و افضلیت میں زیادہ ہے اُس کے ہاتھ اور پاؤں چُومنے کو اپنے لیے فخر جانا، تو جس پر فخر کیا اور اسے بابرکت جانا اس پر حسد کیا؟ اور جسے دِین کی حمایت کرتے ہوئے دیکھا تو تحریر اور تقریر کے ذریعے اس کے فضائل بیان کیے اور لوگوں کو اس کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کے لیے عمدہ اَلقاب ترتیب دے کر کتابیں شائع کیں، جس پر میری کتاب اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَدُ وغیرہ گواہ ہیں۔ دراصل حَسَد نام آوری چاہنے سے پیدا ہوتا ہے اور میرے ربِ کریم کے وجہِ کریم کے لیے حمد ہے کہ میں نے کبھی نام آوری کے لیے خواہش نہ کی بلکہ ہمیشہ اس سے بچتا ہوں اور تنہائی میں رہنے کا دلدادہ رہا۔ (2)

1 ... مناقبِ رضا، صفحہ:149۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:29، صفحہ:598۔

اعلیٰ حضرت! آپ کی ہستی تھی انعامِ خدا | سَیِّدی احمد رضا!
آپ سے واضح ہوا عشقِ نبی کا مدعا | سَیِّدی احمد رضا!
تم وفا کی ابتدا تھے، تم وفا کی انتہا | سَیِّدی احمد رضا! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اعلیٰ اخلاق میں سے ایک وصف آپ کا یہ بھی تھا کہ اگر کوئی آپ کے لئے بُرے کلمات استعمال کرتا تو آپ صبر و برداشت اور عفو درگزر سے کام لیتے اور اپنی ذات کے لئے غُصہ کرنے اور اس سے انتقام لینے کے بجائے رضائے الٰہی کے لئے انہیں معاف فرمادیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

کسی کی مدح و ذمّ کی پروا نہیں

ایک مرتبہ گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط (*Letter*) آیا، پڑھنے والے نے چند سطریں (*Lines*) پڑھ کر خط علیحدہ رکھتے ہوئے عرض کیا: حضور! کسی بد مذہب نے اپنی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک نئے مُرید وہ خط اُٹھا کر پڑھنے لگے۔ اتفاق کی بات تھی کہ بھیجنے والے کا جو نام اور پتہ لکھا تھا، وہ ان صاحب کے اَطراف کا تھا۔ نئے مرید کو بہت زیادہ رنج ہوا۔ اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب اعلیٰ حضرت مغرب کی نماز کے بعد دولت کَدہ (اپنے گھر) کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک کر عرض کیا: اس وقت جو خط میں نے پڑھا تھا کسی سنگدل (سخت دل) نے گالیاں لکھ کر بھیجی تھیں۔ میری رائے ہے کہ ان پر مُقدَّمہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو سزا دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بن جائیں ورنہ دوسروں کو بھی ایسی جراءت ہوگی۔

1 ... مناقبِ رضا، صفحہ: 160۔

حلم وحیا کے پیکر، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے نئے مُرید کی یہ بات سُنی تو یہ کہہ کر اندر چلے گئے: تشریف رکھئے! میں ابھی آتا ہوں۔ پھر 10، 15 خطوط (***Letters***) دستِ مبارک میں لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ذرا انہیں پڑھئے! یہ دیکھ کر پاس بیٹھے ہوئے لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ نہ جانے کس قسم کے خطوط ہیں؟ خیال ہوا کہ شاید اسی قسم کے گالی نامے ہوں گے۔ جن کے پڑھوانے سے یہ مقصود ہو گا کہ اس قسم کے خط آج کوئی نئی بات نہیں، بلکہ زمانے سے آ رہے ہیں۔ لیکن وہ صاحب خط پڑھتے جا رہے تھے اور ان کا چہرہ خوشی سے دَمکتا جا رہا تھا۔ جب سب خط پڑھ چکے تو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے ان تعریف کرنے والوں بلکہ تعریف کا پُل باندھنے والوں کو اِنعام واِکرام، جاگیر و عطیات سے مالا مال کر دیجئے، پھر گالی دینے والوں کو سزا دلوانے کی فکر کیجئے گا۔ باادب وجذباتی مُرید نے عرض کیا: حضور! جی تو یہی چاہتا ہے کہ اِن سب کو اِتنا انعام واکرام دیا جائے جو نہ صرف اِن کو بلکہ اِن کی نسلوں کو بھی کافی ہو۔ مگر یہ میری وسعت سے باہر ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب آپ مخلص کو نفع نہیں پہنچا سکتے، تو مخالف کو نقصان بھی نہ پہنچائیے۔ (1)

وہ جس کے زُہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے
کہا یوں پیشواؤں نے ہمارا پیشوا تم ہو
حقیقت ہے ملے ہیں دین و ایماں آپ کے گھر سے
شریعت کے محافظ اے شہ احمد رضا تم ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، صفحہ:25۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے کہ اپنے خلاف بُرے کلمات استعمال کرنے (یعنی گالیاں دینے) والوں سے بدلہ لینے کے بجائے انہیں معاف فرمادیا کرتے تھے۔ اور اسی بات کا درس اپنے چاہنے والوں کو بھی دیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کرتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو، جان بوجھ کر ستانے والوں، گالیاں دینے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت بنانی چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں صبر و برداشت کا دامن ہر گز نہیں چھوڑنا چاہیے۔

دے حُسنِ اخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا یا اللہ! مِری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے نزدیک زیادہ عزت والا کون؟

یادرکھئے! کسی کی غلطی پر بدلہ لینے کی قُدرت کے باوُجُود اسے مُعاف کر دینا خود کو اللہ پاک کی بارگاہ میں عزت والا بناتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اے ربِّ اعلیٰ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عِزّت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوُجود مُعاف کر دے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! قدرت ہونے کے باوجود معاف کرنے سے کیا مُراد ہے، اس کو اس طرح سمجھئے، مثلاً اگر کسی نے مجھے کوئی تکلیف پہنچائی ہے، ظلم کیا ہے اور میں اُس سے بدلہ لینے کی ہمت و طاقت بھی رکھتا ہوں، لیکن پھر بھی اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے

1 ...شُعَبُ الْاِیمان، جلد: 6 صفحہ: 319، حدیث: 8327۔

حصول کے لیے اُس سے بدلہ نہیں لیتا بلکہ معاف کر دیتا ہوں، یہ ہے قدرت ہونے کے باوجود معاف کرنا۔

اگر حقیقی معنوں میں ہمارا بھی یہ ذہن بن جائے تو ہمارا مُعاشَرہ اَمَن و سُکون کا گہوارہ بن جائے اور گھر گھر کے لڑائی جھگڑے اور تمام فتنے خود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔

دوسروں کو معاف کرنے کی عادت بنانے کے لئے ہمیں اپنے غُصّے پر قابو پانا ہو گا کیونکہ غُصَّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِختیاری صِفَت ہے کہ اکثر اس سے لڑائی جھگڑا، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلَاق، آپس میں نَفرت اور قَتل و غارَت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ایسے موقع پر ہمیں اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذات کیلئے غصّہ کرنے کے بجائے عفوو درگزر سے کام لینا چاہیئے۔

سب سے بڑی کرامت

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنا بہت اچھی عادت اور ایسا فضیلت والا عمل ہے کہ بروزِ قیامت نامۂ اعمال میں اس سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔[1] اور یہی وہ عمل ہے کہ جس کو اپنا کر انسان دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔[2] اور اسی عمل کے بارے میں اُمّ المومنین حضرتِ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنہا فرماتی ہیں کہ: بندہ اپنے حسنِ اخلاق کی وجہ سے رات کو عبادت کرنے والے اور سخت گرمی میں کسی کو پانی پلانے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔[3]

1 ...الادب المفرد، باب حسن الخلق، صفحہ:91، رقم:273۔
2 ...معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:369، رقم:6273۔
3 ...شعب الایمان، جلد:6، صفحہ:237، حدیث:7998-8000، بتغیر قلیل۔

ایک بُزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اچھے اَخلاق اَجْنَبِی کو اپنا بنا دیتے ہیں اور بُرے اَخلاق اپنوں کو اَجْنَبِی بنا دیتے ہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، اس مختصر سے جملے میں کتنی قیمتی بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ ہمارے اچھے اخلاق ایک ایسے شخص کو بھی اپنا بنا سکتے ہیں جس کو ہم جانتے بھی نہیں جبکہ اِس کے بر عکس ہمارے بُرے اخلاق ہمارے اپنوں کو بھی ہم سے دُور کر سکتے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں، اگر بُرے اخلاق ہیں تو انہیں اچھے اخلاق میں تبدیل کر لیں کرنے کی کوشش کریں، اللہ پاک کی بارگاہ میں اچھے اخلاق والا بننے کی دُعا کریں، اچھے اخلاق کی اعلیٰ صِفت اپنانے کے لیے بزرگانِ دِین کے حُسنِ اخلاق سے مالا مال واقعات کا مطالعہ کریں۔ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 نیک اعمال میں نیک عمل نمبر 30 میں بھی **مسلمانوں کو سلام کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے** کیونکہ یہ ایسا عمل ہے کہ جو لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتا ہے، نفرتیں مٹاتا ہے اور یہ بات حُسنِ اخلاق کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

بُرے اخلاق کو اچھے اخلاق سے بدلنے کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضرت سہل بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: **سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ تُو اپنے بُرے اخلاق کو اچھے اخلاق سے بدل ڈال۔** (2)

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی ذاتِ مبارکہ کو عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیز گاری، عشقِ رسول اور علوم و فنون میں

1 ... دِین و دنیا کی انوکھی باتیں، صفحہ: 268۔
2 ... حکایتیں اور نصیحتیں، صفحہ: 195۔

کمال حاصل تھا، حُسنِ اَخلاق کے معاملے میں مسلمانوں کی دِل جُوئی، نرمی، عفو و درگزر وغیرہ صِفات بھی آپ میں کامل طور پر پائی جاتی تھیں۔ آپ اپنے طلباء اور مریدین و محبین کی دل جوئی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ

ایک روپیہ انعام

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے سعادت مند شاگرد مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت مولانا محمد ظفر الدِّین بہاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: میں نے سب سے پہلا فتویٰ 1322ھ میں لکھا اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی خدمت میں اصلاح کیلئے پیش کیا حُسنِ اتفاق سے بالکل صحیح نکلا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اس فتویٰ کو لے کر میرے پاس خود تشریف لائے اور ایک روپیہ اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرماتے ہوئے فرمایا: مولانا! سب سے پہلا فتویٰ جب میں نے لکھا تھا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے مٹھائی کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا تھا۔ آج آپ نے جو فتویٰ لکھا یہ پہلا فتویٰ ہے اور مَاشَآءَ اللہ! بالکل صحیح ہے۔ اِس لئے اپنے والد صاحب کی پیروی میں ایک روپیہ آپ کو مٹھائی کھانے کیلئے دیتا ہوں، خوشی کی وجہ سے میری زبان بند ہوگئی اور میں کچھ بول نہ سکا، اس لئے کہ فتویٰ پیش کرتے وقت میں خیال کررہا تھا کہ خدا جانے کہ جواب صحیح لکھا ہے یا غلط، مگر خدا کے فضل سے وہ صحیح اور بالکل صحیح نکلا اور پھر اس پر انعام اور وہ بھی ان الفاظِ کریمہ کے ساتھ کہ میرے والدِ ماجد نے مجھے اوّل فتویٰ پر انعام (*Gift*) دیا تھا، اس لئے میں بھی اوّل فتویٰ صحیح پر انعام دیتا ہوں۔ حق یہ ہے کہ ایک خادم کی وہ عزّت افزائی ہے جس کی حد نہیں اور پھر اس عزّت افزائی کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ (1)

1 …حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد: 1 صفحہ: 154۔

آپ مزید فرماتے ہیں کہ اسی سلسلہ میں یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں جب کبھی ماہِ رمضان شریف میں بریلی شریف میں رہنا ہوا اور ان چھٹیوں میں گھر نہ آیا تو عید الفطر کے دن جس طرح تمام عزیزوں کو عیدی تقسیم فرماتے، مجھے اور دوسرے خاص طلبہ مثلاً مولوی عبد الرشید صاحب، مولوی شاہ غلام محمد صاحب، مولوی محمد ابراہیم صاحب، مولوی محمد نذیر الحق صاحب اور مولوی اسمٰعیل صاحب سب کو اعلیٰ حضرت ان کے مرتبوں کے مطابق عیدی عطا فرماتے۔[1]

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! ذرا غور فرمایئے کہ ہمارے امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے شاگردوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کیسا تھا کہ کیسے دل جُوئی کرکے اپنے شاگرد کا حوصلہ بڑھایا، شاید یہی وجہ ہے کہ یہی شخصیت جب اپنے فن میں کمال تک پہنچی تو ملک العلماء یعنی علماء کے بادشاہ کے لقب سے دنیا میں انہیں پکارا جانے لگا۔

یاد رکھیے! کسی کے جائز اور درست کام پر اس کا حوصلہ بڑھانا اور درست کام کو سراہنا یہ کسی بھی انسان کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ایک گاڑی کے لیے پٹرول ضروری ہے۔ دنیا کے ہر کامیاب شخص کے پیچھے کسی کی تھپکی اور کچھ کر دکھانے کی ترغیب ہوتی ہے جو ناممکن کو بھی ممکن کر دکھاتی ہے۔ کسی کی حوصلہ افزائی کرنا صرف دنیاوی طور پر ہی قابلِ تعریف نہیں بلکہ شریعتِ مطہرہ میں بھی اس عمل کی مثالیں جگہ بہ جگہ نظر آتی ہیں۔

قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے ایک ایسی قوم کی تعریف فرمائی جو طہارت کا خوب خیال رکھتی تھی، صحابۂ کرام کے عمل اور راہِ خدا میں ان کی قربانیوں پر اللہ پاک نے

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1 صفحہ:155۔

قرآنِ کریم میں ان کی تعریف فرمائی، حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اپنا سارا مال رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار کر دیا تو ربِّ کریم نے ان کے لیے سلام بھیجا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے تیر چلانے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

پیارے اسلامی بھائیو! موقع کی مناسبت سے حوصلہ افزائی فرمایئے کہ یہ دین کے معاملے میں بہت بڑی خدمت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ بچے نماز پڑھیں، روزہ رکھیں، تلاوتِ قرآن کریں، درودِ پاک پڑھیں، نعت سنیں اور سنائیں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ اس نیک عمل کو جاری رکھیں۔ کیا خبر کہ آپ کی ہماری طرف سے یہ حوصلہ افزائی ہمارے لیے صدقۂ جاریہ اور آخرت کی نجات کا سبب بن جائے۔ اسی طرح آفیسر اپنے ملازم اور نگران اپنے ماتحت کی حوصلہ افزائی کرے کہ یہ حوصلہ افزائی ان کے دل میں آفیسر کی محبت اور کام میں نکھار پیدا کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ یہی حوصلہ افزائی آفیسر و نگران کے مال میں کثرت کا سبب بن جائے اور ادارہ ترقی کی منازل طے کرتا جائے۔ ہمارے بزرگوں میں بہت سے ایسے بزرگ گزرے ہیں جن کے بڑے کارناموں کا سبب کسی نہ کسی کی حوصلہ افزائی بنی۔ حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تھپکی دی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی جس نے انہیں قَاضِیُ الْقُضَاۃ (*Chief Justice*) کے عہدے پر فائز کیا اور آنے والے وقت کا فقہِ حنفی کا امام بنا دیا۔

امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اَبُو الْھَیْثَم کی حوصلہ افزائی نے جبر و ستم کے سامنے سیسہ پلائی دیوار اور استقامت کا پہاڑ بنا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے جسم پر اتنے کوڑے کھائے کہ اگر ہاتھی کو اتنے کوڑے پڑتے تو وہ بلبلا جاتا۔

مولانا سردار احمد قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو مولانا حامد رضا خاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی حوصلہ افزائی نے

محدثِ اعظم پاکستان بنادیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حوصلہ افزائی نے مولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو صَدْرُ الشَّرِیْعَہ بنادیا۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار، قادری، رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حوصلہ افزائی نے مفتی فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مفتیِ دعوتِ اسلامی بنانے کے ساتھ ساتھ ہزاروں مبلغین تیار کردیے۔

آیئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اخلاقی اوصاف میں سے ایک وصف دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور اپنی ذات پر انہیں مقدم رکھنے کے بارے میں سنتے ہیں:

مسافر کو اپنی رضائی عطا فرمائی

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیلئے نئی رضائی تیار ہو کر آئی۔ اسے اوڑھتے ہوئے ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک رات مسجد میں کوئی مسافر آگیا، اس نے اعلیٰ حضرت سے عرض کی کہ میرے پاس اوڑھنے کیلئے کچھ نہیں ہے، آپ نے وہ نئی رضائی اس مسافر کو عطا فرمادی۔[1] اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ

میری خوشی اسی میں ہے

ایک صاحب نے بہت خوبصورت دولائی (سردیوں میں اوڑھا جانے والا دوہرا کپڑا) پارسل کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں بھیجی، صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جس وقت وہ پارسل بریلی پہنچا، اس وقت میں بھی حاضرِ خدمت تھا۔ سِیل و مہر (*Stemp*) جدا کرنے کے بعد پارسل کھولا گیا اور دولائی برآمد ہوئی، اعلیٰ حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جتنے لوگ اس وقت کاشانۂ

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:176، حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ:129۔

اقدس میں موجود تھے سب نے بہت پسند کیا اور بہت تعریف کی، اور واقعی وہ دولائی ہر حیثیت سے قابلِ تعریف تھی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سب کے اصرار پر اسے اوڑھا اور مَسَہری پر تشریف فرما ہوئے کہ میری زبان سے بے اختیار یہ جملہ نکلا **واقعی بہت عمدہ دولائی ہے، جوانوں کے لائق ہے**۔ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ دولائی مجھے عطا فرمادی کہ تم اسے اوڑھو، حالانکہ میں نے اس غرض سے یہ جملہ نہیں کہا تھا، لیکن اعلیٰ حضرت نے بااصرار مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میری خوشی اسی میں ہے۔[1]

تم ہو سراپا شمعِ ہدایت، مُحیِ سنت اعلیٰ حضرت
تم ہو ضیائے دین و ملت مُحیِ سنت اعلیٰ حضرت
کردی زندہ سنتِ مردہ، دینِ نبی فرمایا تازہ
مولیٰ مجددِ دین و ملت مُحیِ سنت اعلیٰ حضرت[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طلبہ پر شفقت

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ صرف عام لوگوں پر شفقت کرتے بلکہ آپ کے جامعہ کے طلبہ اور آپ کی خدمت میں حاضر رہنے والے آپ کے خادم کی بھی دل جوئی بڑے اہتمام سے فرماتے، آپ اپنے **دارُالعلوم مَنْظَرُ الاِسْلام** کے طلبہ پر شفیق وکریم تھے۔ خوشیوں کے موقعوں پر عید کے دنوں میں ان کیلئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور قسم قسم کے کھانے پکواکر انہیں کھلاتے تھے۔

[1] ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:176، حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ:129۔
[2] ...مناقبِ رضا، منقبت، مفتی اعظم ہند، صفحہ:23۔

عرب طلبہ کیلئے عربی کھانا، روسی طلبہ کیلئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کیلئے بنگالی کھانا، سندھی طلبہ کیلئے سندھی کھانا، پنجابی طلبہ کیلئے پنجابی کھانا، الغرض جن طلبہ کو جو کھانا پسند ہوتا وہ پکوا کر اس کو کھلاتے اور کھلا کھلا کر خوش ہوتے۔[1]

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر حُسنِ اخلاق کے مالک تھے ❁ آپ کے اخلاق سے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی جھلک نظر آتی تھی ❁ آپ کی مال سے محبت اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے کی وجہ سے تھی ❁ اور اولاد سے محبت صلۂ رحمی کا سبب بننے کی وجہ سے تھی ❁ آپ حسد سے پاک تھے ❁ کسی کی طرف سے کی جانے والی تعریف اور مذمت کی پروا نہ کرتے تھے ❁ طلباء پر شفقت کرنے والے ❁ اپنے ماتحت کی حوصلہ افزائی فرمانے والے ❁ اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے والے تھے۔

❁ ہم نے سنا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی تعریف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ❁ حُسنِ اخلاق میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی عمل ❁ اور اس کی بدولت انسان دن میں روزہ رکھنے والے اور رات میں قیام کرنے والا کا درجہ پالیتا ہے ❁ ہم نے سنا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے غریبوں سے محبت کا ارشاد فرمایا ❁ ان کے ذریعے اللہ پاک رِزق دیتا ہے ❁ جو آج غریب کے قریب ہو گا کل بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت کے قریب ہو گا ❁ غریبوں سے محبت انبیائے کرام کی سُنّت ہے ❁ ہم نے سنا کہ بسا اوقات پُر تکلف

1 ... فیضان اعلی حضرت، صفحہ:187، غریبوں کے غمخوار، صفحہ:7۔

دعوتیں قطعِ رحمی کا سبب بن جاتی ہیں اور قطعِ رحمی گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے ❁ یہ ایسا گناہ ہے کہ جس کی سزا دنیا میں جلدی ملتی ہے اور آخرت میں عذاب بھی باقی رہتا ہے ❁ قطعِ تعلق کی بنا پر اللہ پاک کی رحمت سے دُور ہو جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: فجر کے لئے جگائیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے، نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً حِصّہ لیجئے! دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: **فجر کے لئے جگانا**۔ یاد رہے! نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگانا آخری نبی، نبیِّ اُمّی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول سرکارِ عالی وقار مدینے کے تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کے جذبے کے تحت صبح فجر کی نماز سے پہلے گلی گلی جا کر بلند آواز سے درود و سلام پڑھتے اور لوگوں کو بستر چھوڑ کر نمازِ فجر کے لئے چل پڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ بھی اس دینی کام میں حِصّہ لیجئے، صبح جلدی اُٹھئے، اللہ پاک نصیب کرے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے، ذِکر و درود کیجئے، اذانِ فجر کے بعد مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایئے، اس عمل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔

کلمہ پاک کا وِرد کرنے لگے

دیپالپور (ضلع اوکاڑہ، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میرے چچا محمد رفیق عطاری دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے، لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ان کا معمول تھا، صبح جلدی اُٹھ کر دُور دُور تک جاتے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایا کرتے تھے، اس عادت کی بنا پر سارے دیپالپور میں مشہور تھے، ایک مرتبہ فیصل آباد سے واپس گھر آرہے تھے، نمازِ عشاء کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر نماز ادا کی اور دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے، گاڑی اپنی رفتار سے جارہی تھی، اچانک محمد رفیق عطاری نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور فرمایا: سب کلمہ پڑھو، سبھی نے کلمہ پڑھا، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک گاڑی کو زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی کھائی میں جاگری، سب لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر محمد رفیق عطاری کو شدید زخم آئے، سخت تکلیف کے باوُجود ان کی زبان پر کلمہ شریف جاری تھا اور ماشَآءَ اللہ! قسمت دیکھئے! کلمہ پڑھتے پڑھتے ہی دُنیا سے رخصت ہوگئے۔

فضل و کرم جس پر بھی ہوا، لب پر مرتے دَم کلمہ | جاری ہوا، جنت میں گیا، لَآاِلٰہَ اِلَّااللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

"فیضانِ حدیث" موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی مختلف انداز سے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے، اس سلسلے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن بنام **"فیضانِ حدیث"** ***Play Store*** اور ***App Store*** پر پیش کردی گئی ہے۔ پہلے پہل اس ایپلی کیشن میں حدیثِ پاک کی زیادہ پڑھی جانے والی کتاب مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح اور اس کی آسان اُردو شرح مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح شامل کی گئی ہے،

عنقریب اس میں حدیثِ پاک کی مزید کتابیں بھی شامل کی جائیں گی۔

چند اہم خصوصیات: ❁ اس اپلی کیشن کی مدد سے آپ اَحادیثِ کریمہ کو کتابی صُورت میں (یعنی جلدوں کے اعتبار سے) بھی پڑھ سکتے ہیں اور مختلف موضوعات کے اعتبار سے اپنے مطلوبہ موضوع کا بھی مطالعہ کر سکتے ہیں ❁ سرچ آپشن بھی موجود ہے، جس کی مدد سے آپ مکمل کتاب میں یا ایک حدیث میں مختلف الفاظ اور مکمل جملہ بھی سرچ کر سکتے ہیں ❁ اسی طرح حدیثِ پاک کے عربی الفاظ، اس کے ترجمے اور شرح میں الگ الگ بھی سرچ کی جاسکتی ہے ❁ طلبا و عُلَما کے لئے اس میں حدیثِ پاک کا عربی متن اعراب کے ساتھ اور اعراب کے بغیر، دونوں طرح دیکھنے کی سہولت رکھی گئی ہے ❁ مطالعہ کے نوٹس محفوظ کرنے کے لئے پسندیدہ اَحادیث کو *Favorite* کرنے کا آپشن بھی دیا گیا ہے ❁ اسی طرح اس اپلی کیشن میں مختلف فاؤنٹس اور ❁ احادیث شیئرنگ کی سہولت بھی دی گئی ہے۔

آج ہی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کیجئے! خود بھی حدیثِ پاک کا فیضان لوٹیئے! اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا سُنَّت ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: (1): میری اُمَّت کی اَفْضَل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] **(2):** جو رات کو 200 آیات تِلاوت کرے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو 400 آیات کی تِلاوت کرے، اس کے لئے ایک قِنْطار اَجْر لکھ دیا جائے گا، ایک قِنْطار 120 قیراط کے برابر ہے اور ایک قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں: کوئی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کو تلاوت سے نہ روکتی تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم رات کی نماز میں کبھی کبھی پُوری سورۂ بقرہ اور سُورَۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ روزانہ رات کو سُورَۂ سجدہ، سُورَۂ ملک، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ زُمَر، سُورَۂ کافرون، سُورَۂ فلق اور سُورَۂ ناس کی تلاوت کر کے سویا کرتے تھے۔

الٰہی خوب دے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

اللہ پاک ہمیں بھی خوب تِلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ

---

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... شُعَبُ الْاِیمان، باب: تعظیم قرآن، جلد:2، صفحہ:347، حدیث:2004۔
3 ... شُعَبُ الْاِیمان، جلد:2، صفحہ:401، حدیث:2197۔

خَاتَمِ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
سادگی چاہیئے، عاجزی چاہیئے
لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
رب کے در پر جُھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کُھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّین صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور خِدمتِ قرآن

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...لوگوں کی بات کو سچّا کر دیا
- ✿...ایک غیر مسلم کے اعتراض کا جواب
- ✿...کنزالایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟
- ✿...کنزالایمان کی چند خصوصیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

5 اپریل، 1915ء کو سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مقامی اخبار (*Local News Paper*) میں ایک اشتہار چھپوایا، جس میں آپ نے تمام عاشقانِ رسول کو ایک پیغام دیا۔ آپ نے لکھا:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہِ

(یہ درودِ پاک) بعد نمازِ جمعہ، مجمع کے ساتھ (یعنی سب مِل کر)، مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ (یعنی ہاتھ باندھے) کھڑے ہو کر، 100 بار پڑھیں، جو کہیں اکیلا ہو، تنہا ہی پڑھے ❁ جو شخص رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت رکھے گا، جو ان کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دِل میں رکھے گا، جو ان کی شان گھٹانے والوں، ان کے ذِکرِ پاک کو مٹانے والوں سے دور رہے گا، دِل سے بیزار ہو گا، ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھے گا، اس کے لئے بے شُمار فائدے (*Countless Benefits*) معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں، جن میں سے بعض لکھے جاتے ہیں: ❁ اس کے پڑھنے والے پر اللہ پاک اپنی 3 ہزار رحمتیں اُتارے گا ❁ اس پر 2 ہزار بار سلام بھیجے گا ❁ 5 ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا ❁ 5 ہزار گُناہ معاف فرمائے گا ❁ 5 ہزار درجے بلند فرمائے گا ❁ اس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ

منافق نہیں ❁ یہ دوزخ سے آزاد ہے ❁ اسے قیامت کے دِن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا ❁ 5 ہزار مرتبہ فرشتے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! فلاں بن فلاں درود و سلام عرض کرتا ہے ❁ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر بار کے درود و سلام پر فرمائیں گے: فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ پاک کی رحمتیں اور برکتیں ❁ جتنی دَیر درود پڑھنے میں مشغول رہے گا، اللہ پاک کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہے گے ❁ اللہ پاک اس کی 300 حاجتیں پُوری فرمائے گا، ان میں سے 210 حاجتیں آخرت کی اور 90 دنیا کی ہوں گی ❁ اس کے مال میں ترقی ہو گی ❁ اللہ پاک اس کی اولاد اور اولاد در اولاد در برکت رکھے گا ❁ دِلوں میں اس کی محبّت رکھے گا ❁ کسی دِن خواب میں زیارتِ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مشرف ہو گا ❁ ایمان پر خاتمہ ہو گا ❁ اس کا دِل روشن ہو گا ❁ قبر و حشر کی ہولناکیوں سے پناہ میں رہے گا ❁ قیامت کے دِن عرشِ اِلٰہی کے سائے میں ہو گا ❁ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی ❁ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اس کے گواہ ہوں گے ❁ اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گا ❁ قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا ❁ حوضِ کوثر پر حاضِری نصیب ہو گی ❁ پُل صراط پر آسانی سے گزرے گا ❁ قبر و حشر میں اس کے لئے نور ہو گا ❁ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا قرب ملے گا ❁ قیامت کے دِن رسولِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس سے ہاتھ ملائیں گے ❁ اور اللہ پاک اس سے ایسا راضی ہو گا کہ کبھی ناراض نہ ہو گا۔

یہ سارے فضائل و فوائد لکھنے کے بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: احمد رضا قادری نے اپنے سُنّی بھائیوں کو اس مبارک صیغہ (یعنی درودِ رضویہ) کی اجازت (***Permission***)

دی، جب کہ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخوں سے دُور رہیں اور اسے پڑھ کر میرے لئے دِین و دُنیا میں عافیت کی دُعا فرمالیا کریں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! یہ مبارک درود شریف جسے درودِ رضویہ کہا جاتا ہے، اسے پڑھنے کے کیسے کیسے فضائل و برکات ہیں۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ میں نمازِ جمعہ کے بعد یہ درودِ پاک پڑھا جاتا ہے، اس کے عِلاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول اپنی اپنی مساجِد میں بعدِ جمعہ یہ درود شریف مل کر پڑھتے ہیں، آپ بھی یہ درودِ پاک پڑھنے کا معمول بنائیے! مِل کر نہ پڑھ سکتے ہوں تو اکیلے ہی پڑھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

کثرت سے درود ان پہ پڑھو رَبّ نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

اللہ مجھے بخش، نہ ہو حشر میں پُرسِش
کر لطف و کرم از پئے سرکارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔ آئیے! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ مثلاً نیت کیجئے: ❁ نگاہیں نیچی کئے تَوَجُّہ کے ساتھ بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جتنی دیر ہو سکا اَلتَّحِیَّات کی شکل میں (یعنی جس طرح نَماز میں اَلتَّحِیَّات پڑھتے ہوئے بیٹھتے ہیں، اس طرح) بیٹھوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام

1... کلیاتِ مکاتیبِ رضا، ج:2، صفحہ:346-349 بتغیر قلیل۔

2... بخاری، کِتَاب بدءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

کروں گا ❁ ہاتھ ملاؤں گا ❁ اور نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کی بات کو سچّا کر دیا

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد اور خلیفہ حضرت علّامہ حشمت علی خان صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 1337ھ، شعبان کا مہینا تھا، میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر تھا، آپ اس وقت خطوط دیکھ رہے تھے، اس دوران آپ نے ایک خط دیکھا تو اس میں اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ **حافِظ** لکھا ہوا تھا، یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور خوفِ خُدا سے تڑپ کر فرمایا: میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا حشر اُن لوگوں میں نہ ہو، جن کے متعلق اللہ پاک فرماتا ہے:

یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا (پارہ:4، آلِ عمران:188)	ترجمہ کنز العرفان: پسند کرتے ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں۔

اس واقعہ کے بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم حِفْظ کرکے باقاعِدہ حافِظ بن جانے کا پکّا ارادہ کرلیا، چنانچہ روزانہ عشاء کا وُضُو فرمانے کے بعد جماعت ہونے سے پہلے (تقریباً 15 سے 20 منٹ کے دورانیے میں) کوئی شخص ایک پارہ آپ کو سُنا دیتا، آپ بغور سنتے، پھر اسے سُنا دیتے۔ آپ نے شعبان المعظم کے آخری اَیَّام میں قرآنِ کریم حِفْظ کرنا شروع کیا اور 27 رمضان تک مکمل قرآنِ پاک حِفْظ بھی کرلیا اور تراویح میں سُنا بھی دیا۔[1]

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:168 بتغیر قلیل۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کوشش کر کے کلامِ پاک بالترتیب یاد کر لیا اور یہ اس لئے تا کہ (جو میرے نام کے ساتھ حافِظ لکھ دیتے ہیں) ان بندگانِ خُدا کا کہنا غلط ثابت نہ ہو۔[1]

تیرا اُونچا مرتبہ ہے اے امام احمد رضا	مصطفےٰ کی تُو عطا ہے اے امام احمد رضا
کیوں کریں نہ ذِکر تیرا حشر تک پیارے بھلا	تُو تو رحمت کی رِضا ہے اے امام احمد رضا
سُنّیوں کو خوف کیونکر ہو بھلا منجدھار سے	جبکہ تُو ہی ناخُدا ہے اے امام احمد رضا

وضاحت: منجدھار یعنی دریا کا درمیان جہاں پانی بہت تیز اور گہرا ہوتا ہے اور ناخُدا کا معنی ہے: کشتی چلانے والا۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے پیارے امام، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! ہم عاشِقانِ رسول کو دریا میں ڈُوب جانے کا خطرہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ ہماری کشتی کی نگہبانی آپ جیسے عَظِیْمُ الشَّان راہنما فرما رہے ہیں۔

خائفِ کبریا	ہیں رضا ہیں رضا	عاشقِ مصطفےٰ	ہیں رضا ہیں رضا
سُنّیوں کے پیشوا	ہیں رضا ہیں رضا	رہبر و رہنما	ہیں رضا ہیں رضا
صوفیِ باصَفا	ہیں رضا ہیں رضا	صاحبِ اِتّقا	ہیں رضا ہیں رضا
خوبرو خوش ادا	ہیں رضا ہیں رضا	دِلبر و دلربا	ہیں رضا ہیں رضا

مضبوط حافظہ بھی نعمت ہے

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک کا سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کیسا کرم تھا...!! رَبِّ کریم نے آپ کو کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا، جبھی تو آپ نے تقریباً 1 ماہ کے مختصر سے عرصے میں بار بار پڑھ کر نہیں بلکہ صِرف سُن کر پُورا قرآنِ کریم حِفْظ کر لیا۔ اعلیٰ

1... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:169 بتغیر قلیل۔

حضرت کا صدقہ اللہ پاک ہمیں مضبوط حافظہ (*Strong Memory*) نصیب فرمائے۔

یقیناً حافظے کی مضبوطی بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے بہت فائدے ہیں: ❁ حافظہ مضبوط ہو گا تو قرآنی آیات یاد کر پائیں گے ❁ حافظہ مضبوط ہو گا تو احادیث یاد کر سکیں گے ❁ حافظہ مضبوط ہو گا تو دِینی مسائل یاد رکھ سکیں گے ❁ حافظہ مضبوط ہو گا تو بزرگوں کی سیرت یاد رکھ پائیں گے ❁ حافظہ مضبوط ہو گا تو زیادہ سے زیادہ عِلْمِ دین سیکھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہو گی ❁ حافظہ مضبوط ہو گا تو اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِینی کاموں میں بھی مدد ملے گی۔

اللہ پاک ہمیں یہ نعمت نصیب فرمائے، حافظے کی مضبوطی کے لئے ظاہِری اسباب بھی اپنائے جاسکتے ہیں، بہت ساری ایسی غذائیں ہیں، جن سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے، اسی طرح کئی ایک اَوْراد و وَظائِف بھی ہیں، مکتبۃ المدینہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **حافظہ کیسے مضبوط ہو؟** اس میں مضبوط حافظے کے فوائد، مضبوط حافظے والے عُلمائے کرام کے واقعات، حافظہ مضبوط کرنے کے طریقے، اس کے لئے اَوراد و وظائف اور حافظہ کمزور (*Weak*) کرنے کے اسباب (*Reasons*) لکھے ہیں۔ یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤنلوڈ کر لیجئے! اس پڑھیئے اور فائدہ اُٹھائیے!

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں | ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشِد، تم دوائے رنج و غم | مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

لوگوں کے حُسنِ ظَن پر پورا اترئیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے باقاعِدہ ترتیب کے ساتھ

پُورا قرآنِ کریم حِفْظ نہیں کیا تھا، آپ خط دیکھ رہے تھے، خط لکھنے والے نے اپنی معلومات کے مطابق آپ کے نام کے ساتھ حافِظ لکھ دیا تو آپ نے صِرْف اس لئے کہ اس کا لکھنا غلط ثابت نہ ہو، پکّا ارادہ کیا، وقت نِکالا اور پُوری کوشش کے ساتھ قرآنِ کریم حِفْظ کر لیا۔ اس میں ہمارے لئے سبق ہے، وہ یہ کہ لوگ ہمارے ساتھ جو اچھی اُمّیدیں لگاتے ہیں، ہمارے متعلق اچھا گمان رکھتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم اُن کے گمان پر پُورا اُترنے کی کوشش کیا کریں۔ اسے ریاکاری نہیں کہیں گے، بلکہ اسے قُدرت کا اِشارہ سمجھنا چاہئے، صُوفیا فرماتے ہیں: اَلْسِنَةُ الْخَلْقِ اَقْلَامُ الْحَقّ یعنی مخلوق کی زبان حق کا قلم ہوتی ہے۔[1] لوگ خُود کہتے نہیں ہیں، ان سے کہلوایا جارہا ہوتا ہے۔ مثلاً ❁ بندہ نمازی نہیں ہے ❁ لوگ پھر بھی اسے نمازی کہہ رہے ہیں ❁ بندہ روزہ دار نہیں ہے مگر لوگ اسے روزہ دار سمجھ رہے ہیں ❁ بندہ نیک نہیں ہے ❁ گناہوں میں مَصْرُوف رہتا ہے لیکن لوگ اس کے متعلق گمان کرتے ہیں کہ وہ بہت نیک، پارسا، راتوں کو عبادت کرنے والا، متقی، پرہیز گار ہے تو یہ لوگوں کا اس کے متعلق نیک گمان رکھنا، قُدْرت کی جانِب سے ایک تنبیہ ہے کہ ❁ اے بندے! تُو نمازی نہیں ہے، نماز بن جا ❁ تُو نیک نہیں ہے، نیک بن جا ❁ تُو فُلاں نیکی نہیں کرتا، کِیا کر۔ لہٰذا جب لوگ ہمارے متعلق ایسی نیکی کا گمان رکھتے ہوں، جو نیکی ہم نہیں کرتے تو لوگوں کے اس گمان کو قُدرت کا اشارہ سمجھ کر اُن کے گمان کو سچّا کرنے کی بھرپُور کوشش کرنی چاہئے۔

صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی مبارک ادا

اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَا (یعنی نبیوں کے بعد سب سے افضل انسان)، مسلمانوں کے پہلے

1... المقاصد الحسنۃ، صفحہ:107-108، رقم:164 ملتقطاً۔

خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے متعلق روایت ہے، جب آپ کی تعریف کی جاتی تو آپ دُعا کرتے: اے اللہ پاک! تُو مجھے مجھ سے بہتر جانتا ہے اور میں خُود کو ان لوگوں سے بہتر جانتا ہوں۔ اے مالِکِ کریم! لوگ میرے متعلق جیسا گمان رکھتے ہیں، مجھے اس سے بھی بہتر بنا دے۔[1]

یہ پیاری ادا ہے، لوگ ہماری تعریف کریں تو اس پر اللہ پاک سے ڈرنا بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ کوشش بھی کرنی ہے کہ جیسا لوگ ہم سے گمان رکھتے ہیں، ہم اس سے بھی بہتر (*Better*) بن جائیں۔ یقیناً اس میں اچھی نیت بھی کی جائے گی۔ کیا اچھی نیت کرنی ہے؟ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ نے ہمیں یہ بھی سکھا دیا، جب آپ نے خط دیکھا، اس میں اپنے نام کے ساتھ لفظِ حافِظ دیکھا تو آپ کے ذِہن میں فوراً آیتِ کریمہ آئی، اللہ پاک فرماتا ہے:

يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا (پارہ:4، آلِ عمران:188)	ترجمہ کنز العرفان: پسند کرتے ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں۔

یہ آیت سوچ کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہو گیا اور آپ اس فِکْر میں ڈُوب گئے کہ لوگ مجھے حافِظ کہتے ہیں جبکہ میں تو باقاعِدہ حافِظِ قرآن نہیں ہوں، آہ! اللہ نہ کرے! اگر روزِ قیامت اس بات پر پکڑ ہو گئی کہ جو اچھائی تیرے اندر نہیں تھی، لوگ تیری تعریف کرتے تو تُو اس پر خوش ہوتا تھا، تو میرا کیا بنے گا؟ بس ❁ اسی قرآنی آیت پر عَمَل کرنے ❁ خُود کو قیامت کے عذاب سے بچانے ❁ جھوٹی تعریف پر خُوش ہونے سے

---

[1] ...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:30، صفحہ:332۔

بچنے اور ❁ مسلمانوں کا نیک گمان سچ کر دینے کے لئے آپ نے قرآنِ کریم حِفْظ کر لیا۔

ہماری اگر کوئی ایسی تعریف کرے، ایسی خُوبی بتائے جو ہمارے اندر نہیں تو ہم بھی یہی نیتیں کر کے اس نیکی کو اپنا سکتے ہیں۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیک لوگوں کی ادا اپنانے کا بھی ثواب ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو نیکی پر استقامت (*Persistence*) بھی مِل جائے گی۔

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ	گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی
مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو	کر اِخلاص ایسا عطایاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی	کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور قرآن

پیارے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک عظیمُ الشّان ہستی ہیں ❁ آپ امامِ اہلسنت ہیں ❁ عاشقانِ رسول کے امام اور پیشوا ہیں ❁ آپ بہت بڑے عالِم بھی تھے ❁ بہت بڑے محدِّث بھی تھے ❁ مفسر بھی تھے ❁ مفتی بھی تھے ❁ متقی بھی تھے ❁ پیرِ کامِل بھی تھے ❁ ولیِ کامِل بلکہ اپنے دَور میں ولیوں کے سردار بھی تھے۔ غرض کہ بے شُمار خوبیاں ہیں، جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ پاک میں پائی جاتی ہیں، انہی خوبیوں میں سے ایک خُوبی قرآنِ کریم کے ساتھ وابستگی بھی ہے۔ ❁ آپ قرآنِ کریم کے ساتھ بہت گہری محبّت رکھتے تھے ❁ قرآنِ کریم پڑھتے بھی تھے ❁ اسے سمجھتے بھی تھے ❁ اس پر عمل بھی کرتے تھے ❁ اور قرآنِ کریم کا فیضان بانٹا بھی کرتے تھے ❁ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کو دیکھیں تو یُوں لگتا ہے جیسے آپ نے قرآنِ کریم کو

اپنی رُوح میں اُتار لیا تھا۔ آپ کی کتابیں پڑھ کر دیکھیں؛ جگہ جگہ قرآنی آیات نظر آئیں گی آپ کے ملفوظات شریف (یعنی مبارک فرامین) پڑھ کر دیکھیں، لمحہ لمحہ آپ کے ہونٹوں پر قرآنی آیات رہا کرتی تھیں، غرض آپ کے بچپن شریف سے لے کر وِصالِ باکمال تک پُوری کی پُوری زندگی میں قرآنِ کریم کا فیضان اور اس کی نورانی آیات کی روشنی نظر آتی ہے۔

غلط لفظ زبان پر نہ آیا

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ صِرف 4 سال کے تھے، جب آپ نے پُورا قرآنِ پاک ناظِرہ پڑھ لیا تھا۔[1] آپ کے بچپن شریف کا واقعہ ہے: ایک قارِی صاحِب آپ کو قرآنِ کریم پڑھانے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ ویسے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کا حافظہ بہت مضبوط اور دِماغ بہت تیز (***Sharp***) تھا، بہت آسانی سے سارے سبق پڑھ لیا کرتے تھے مگر ایک دِن عجیب معاملہ ہوا: قارِی صاحِب آپ کو قرآنی آیت کا ایک لفظ بار بار پڑھاتے رہے مگر آپ کی زبان پر وہ لفظ نہ آیا، قارِی صاحِب زَبَر پڑھاتے تھے، آپ زَیر پڑھتے تھے۔ آپ کے دادا جان مولانا رضا علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے جب یہ کیفیت دیکھی تو اعلیٰ حضرت کو اپنے پاس بُلایا، پھر قرآنِ کریم منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غلطی سے زَیر کی جگہ زَبَر لکھ دیا تھا، یعنی جو قارِی صاحِب پڑھا رہے تھے، وہ اَصْل میں کاتِب کی غلطی تھی اور جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ پڑھ رہے تھے، وہ بالکل درست تھا۔ آپ کے دادا جان نے پوچھا: بیٹا! جس طرح مولوی صاحِب پڑھاتے تھے، تم اسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عرض کیا: میں اسی طرح پڑھنے کا ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابُو نہیں پاتا تھا (یعنی میری زبان

---

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:85 ملتقطاً۔

سے خُود بخود زَبَر کی جگہ زَیر نکل رہا تھا)۔[1]

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی...!! آپ پیدائشی ولی ہیں، اللہ پاک کا آپ پر خصوصی کرم تھا، اُس رَبِّ قادِر وقیُّوم نے آپ کو قرآنِ کریم کے ساتھ اتنی گہری وابستگی عطا فرمادی تھی کہ غلطی سے بھی کوئی غلط لفظ آپ کی زبان پر نہیں چڑھتا تھا۔

ہر فَن میں بےمِثال ہیں احمد رضا مرے | بچپن سے با کمال ہیں احمد رضا مرے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور خدمتِ قرآن

پیارے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ساری زندگی قرآنِ کریم کی خِدْمت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے جس دور میں آنکھ کھولی تھی، یہ فتنوں کا دَور تھا، ہر طرف سے فتنے سَر اُٹھا رہے تھے ❁ کبھی کوئی بدمذہب اُٹھتا تو قرآنی آیات کا مفہوم بدلنے کی کوشش شروع کر دیتا ❁ کبھی کوئی غیر مسلم سائنس دان (***Scientist***) اُٹھتا اور قرآنی آیات پر اعتراضات کرنے لگتا ❁ یہاں تک کہ بعض مسلمان کہلانے والے گستاخ بھی قرآنی آیات کے غلط معنیٰ کرکے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مَصرُوف تھے، ایسے فتنوں بھرے دَور میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی خُوب خِدْمت کی، جب بھی کسی نے قرآنِ کریم کو اپنا ہدف بنانے کی ناپاک کوشش کی، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فوراً اس کے خِلاف کاروائی کی، غیر مسلم جو قرآنِ کریم پر اعتراضات کرتے تھے، ان کا جواب بھی دیا اور گستاخ بدمذہب جو قرآنی آیات کے معانی

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:112 بتغیر قلیل۔

بدلنے کی کوششوں میں مَصرُوف تھے، ان کے خِلاف بھی خوب قلم چلایا اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے سب کو مُنہ توڑ جواب دے کر ان کی سازشوں کو ناکام کر دیا۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

تھر تھرائے کانپ اُٹھے باغیانِ مصطفےٰ
قہر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

قبر پر ہو بارشِ انوارِ حق تیری سدا
ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا[1]

ایک غیر مسلم کے اعتراض کا جواب

الٹرا ساؤنڈ مشین آج کل تو بہت عام (**Common**) ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے زمانے میں نئی نئی ایجاد (**Invent**) ہوئی تھی، اسے بنیاد بنا کر ایک غیر مسلم نے قرآنِ کریم پر اعتراض کیا، کہنے لگا: قرآن کہتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، اس کا عِلْم صِرف اللہ پاک کو ہے جبکہ ہم نے ایک مشین بنائی ہے، ہم اس کے ذریعے جان لیتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے یا بیٹی، لہٰذا قرآن کی یہ آیت (مَعَاذَ اللہ!) غلط ہے۔

یہ بے بنیاد اعتراض جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ فوراً اس کا جواب لکھا اور قرآنِ کریم کی وہ 7 آیات جن میں اللہ پاک کے عِلْم و قُدرت کا بیان ہے، ان کی ایسی بے مثال وضاحت فرمائی کہ غیر مسلموں کے دانت کھٹے ہو گئے، آپ نے 21 صفحات کے اس مختصر رسالے میں دِکھا دیا کہ سائنس چاہے جتنی مرضی ترقی کر لے، سائنس دان چاہے کروڑوں سال بھی محنت کر لیں، رَبِّ قادِر وقیُّوم کے عِلْمِ پاک کے کروڑ دَر کروڑویں ذَرّے کو بھی ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ الحمد للہ! قرآنِ کریم کی ہر ہر آیت، ہر ہر

1...وسائل بخشش، صفحہ: 525۔

لفظ بلکہ ہر ہر حرف بالکل سچّا اور ہدایت کا نُور ہے۔[1]

سُوْرَۂِ مُمْتَحِنَہ کی ایک آیت کی تفسیر

اسی طرح ایک مرتبہ بعض گمراہ اور بدمذہب لوگوں نے قرآنی آیات کا مفہوم بدل کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے بروقت پکڑ فرمائی اور اَلْمَحَجَّۃُ الْمُؤْتَمِنَہ نامی رسالہ لکھا، یہ رسالہ سورۂ مُمْتَحِنَہ کی صِرْف ایک آیت کی تفسیر ہے، جو بڑے سائز کے 126 صفحات (***Pages***) پر مشتمل ہے، اس میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ قرآنی آیت کی ایسی جاندار، شاندار تفسیر فرمائی کہ دُشمنانِ اسلام کی ساری سازشیں چکنا چُور ہو گئیں۔[2]

تُو نے باطِل کو مٹایا اے امام احمد رضا! | دِین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا!
اَہلِ سُنّت کا چمن سر سبز تھا، شاداب تھا | تازگی تُو اور لایا اے امام احمد رضا!
تُو نے باطِل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا | سُنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوْرَۂِ وَالضُّحٰی کی تفسیر

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ جتنے بڑے عالِم تھے، آپ جتنے عُلوم پر مہارت رکھتے تھے، اگر آپ قرآنِ کریم کی تفسیر لکھتے تو شاید ہزاروں صفحات پر مشتمل بے مثال تفسیر لکھی جاتی مگر آپ فتنوں کو مٹانے اور دِین کی تجدید فرمانے میں اتنے

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:467 خلاصۃً۔

2... فتاویٰ رضویہ، جلد:14، صفحہ:419 خلاصۃً۔

مَصرُوف رہے کہ تفسیر لکھنے کا وقت ہی نہ مل سکا۔ ایک مرتبہ مُحِبِّ رسول شاہ عبد القادِر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عرس شریف کا موقع تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف لائے، اس موقع پر آپ نے سُوْرَۂ وَالضُّحٰی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے پُورے 6 گھنٹے کا خِطاب فرمایا۔ پھر آخر میں فرمایا: میں نے اس سورتِ مبارکہ کی کچھ آیاتِ کریمہ کی تفسیر لکھنی شروع کی تو 80 جُز لکھ کر چھوڑ دیا، اتنا وقت کہاں سے لاؤں کہ پُورے قرآنِ پاک کی تفسیر لکھ سکوں۔ (1)

اَللّٰہُ اَکْبَر! اندازہ کیجئے! سُوْرَۂ وَالضُّحٰی کی صِرْف 11 آیات ہیں، اس کی بھی صِرْف چند آیات کی تفسیر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھی تو 80 جُز ہو گئے، یہ بھی ابھی مکمل نہیں تھے بلکہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بے شُمار دینی مصروفیات کے سبب یہ کام مزید کر نہیں پائے، اس سے اندازہ لگائیے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عُلُومِ قرآن میں کتنی مہارت رکھتے تھے...!!

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا ۔۔۔ فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلِ سنّت نائبِ شاہِ اُمَم ۔۔۔ کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا (2)

اگرچہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دِینی کاموں میں انتہائی مَصرُوف رہتے تھے، پھر بھی آپ نے وقتاً فوقتاً تفسیر پر کام کیا، آپ کی درجن کے قریب کتابیں وہ ہیں، جو کسی نہ کسی آیتِ کریمہ کی تفسیر پر مشتمل ہیں۔

اگلوں نے تو لکھا ہے بہت عِلْمِ دین پر ۔۔۔ جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:357 بتغیر قلیل۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:525 ملتقطاً۔

اعلیٰ حضرت اور ترجمہ کنز الایمان

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی جو بے مثال ولازوال خِدمات کی ہیں، ان میں ایک بہت ہی شاندار خِدمت ترجمۂ قرآن **کنز الایمان شریف** بھی ہے۔

یہ بے مثال ترجمۂ قرآن کسی کرامت سے کم نہیں ہے، یہ ظاہِر میں صِرف ترجمہ ہے لیکن حقیقت (*Reality*) میں دیکھا جائے تو قرآن، حدیث اور 14 صدیوں میں لکھی گئ بڑی بڑی تفاسیر کا خُلاصہ ہے۔ **کنز الایمان** سے پہلے بھی قرآنِ کریم کے کئی ترجمے لکھے جا چکے تھے مگر ان میں کسی نہ کسی اعتبار سے کچھ نہ کچھ کمیاں موجود تھیں لیکن **کنز الایمان** شریف قرآن کریم کا واحِد اُرْدُو ترجمہ ہے کہ جب سے لکھا گیا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک عُلَمائے کرام اس کی خُوبیوں پر کتابیں لکھ رہے ہیں، **ترجمۂ کنز الایمان** پر ***PHD*** ہو رہی ہے، لوگ اس مبارک ترجمے پر مَقالے لکھ کر ڈاکٹریت کی ڈگری حاصِل کرتے ہیں، اَلحمدُ للہ! 100 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، جس نے بھی صاف ذِہن رکھ کر **کنز الایمان شریف** پڑھا ہے یا اس کے متعلق تحقیقات کی ہیں، آخر اس نے یہی کہا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ترجمہ کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اپنے تو اپنے مُخالِف بھی اس بات کا اِقرار کرتے ہیں کہ **ترجمہ کنز الایمان** کا ایک ایک لفظ عین شریعت کے مطابق اور رُوحِ قرآن کی دُرُست عکّاسی کرتا ہے۔

کنز الایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟

ایسا بے مثال ترجمہ کہ جس کی خُوبیوں پر اب تک 100 سے زیادہ کتابیں لکھی جا چکی

ہیں، یہ ترجمہ لکھا کیسے گیا؟ یہ بھی ایک حیران کُن بات ہے۔ جو لوگ کتابوں سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں اندازہ ہو گا کہ عام دِینی کتاب لکھنا بھی کوئی آسان بات نہیں ہے، کتنی کتنی کتابیں پڑھنی پڑتی ہیں، کئی کئی گھنٹے لگاتار بیٹھ کر دِماغ لگانا ہوتا ہے، تحقیق (**Research**) کرنی ہوتی ہے، سوچ بچار کرنی ہوتی ہے، پِھر بھی کئی کئی مہینوں میں صِرْف ایک آدھ کتاب لکھی جاسکتی ہے، یہ تو عام دِینی کتاب لکھنے کی بات ہے، قرآنِ کریم کا ترجمہ لکھنا کتنا مشکل کام ہو گا...؟ عُلَمائے کرام نے لکھا ہے کہ قرآنِ کریم کا ترجمہ یا تفسیر لکھنے کے لئے (صِرْف کتابیں پڑھ لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کام کے لئے) تقریباً 15 عُلُوم پر مکمل مہارت ہونا ضروری ہے،[1] دوسرے لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے کہ جس بندے نے 15 دِینی عُلُوم پر ***PHD*** کی ہوئی ہو، وہ قرآنِ کریم کا ترجمہ لکھ سکتا ہے، کسی عام شخص کے بس کی بات نہیں ہے اور یہ ہے بھی حقیقت (***Reality***)...!! خُود غور فرمالیجئے کہ وہ عظیمُ الشّان کِتاب جو اللہ پاک کا کلام ہے، وہ کتاب کہ جسے پڑھانے کے لئے رَبِّ کریم نے امامُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا، بھلا اس کِتَاب کا ترجمہ کرنا، اس کے معنیٰ اور مفہوم کو کسی دوسری زبان میں ڈھالنا کوئی آسان بات ہو گی؟ اس لئے ترجمۂ قرآن کے لئے کڑی شرائط رکھی گئی ہیں۔ الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان تمام شرائط پر پُورے اترتے تھے، آپ تو وہ بے مثال عالِمِ دِین ہیں کہ صِرْف 15 نہیں بلکہ 100 سے زیادہ عُلُوم پر کامِل مہارت رکھتے تھے۔

خیر! آپ نے **ترجمہ کنز الایمان** کیسے لکھا؟ سنیئے! غالباً 1330ھ کی بات ہے، صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں درخواست پیش کی کہ ایک ایسے ترجمۂ قرآن کی اس وقت ضرورت ہے جو غلطیوں سے پاک ہو، احادیث اور ائمۂ

1 ...الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن والسبعون: فی معرفۃ شروط المفسر وآدابہ، صفحہ:579۔

کرام کے اَقْوال کے مطابق ہو، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صُورت ہوگی؟ باوُضُو کاپیوں کو لکھنا، باوُضُو کاپیوں اور حروف کی دُرُستی کرنا، زَبَر، زَیر پیش اور نقطوں یا علامتوں کو پُوری احتیاط سے پرکھنا کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے، پِھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس میں ہر وقت باوُضُو رہے، غرض کہ چھپنے سے لے کر کتابی صُورت میں تیار ہونے تک ہر کام باوُضُو رہ کر مکمل احتیاط سے کیسے کیا جاسکے گا؟ صدر الشریعہ نے عرض کیا: اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جو باتیں ضروری ہیں ان کو پُوری کرنے کی کوشش کی جائے گی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے درخواست قبول کی اور ترجمے کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس کے لئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آرام کے وقت میں سے کچھ وقت رکھا گیا، یہ تقریباً ایک آدھ گھنٹہ ہوتا تھا، صدر الشریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حاضِر ہوتے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے، صدر الشریعہ لکھتے جاتے، نہ آپ اس کے لئے لغت کی کتابیں دیکھتے، نہ بڑی بڑی تفسیریں دیکھتے بلکہ جیسے ایک مضبوط یادداشت والا حافِظ رَوانی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتا جاتا ہے، ایسے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روانی کے ساتھ ترجمہ لکھواتے جاتے تھے، بعد میں جب صدر الشریعہ اور دیگر عُلَمائے کرام بڑی بڑی تفسیروں کے ساتھ اس ترجمہ کا موازنہ کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا برجستہ اور روانی کے ساتھ لکھوایا ہوا ترجمہ پچھلی صدیوں کی معتبر تفسیروں کے عین مُطابِق ہوتا تھا۔[2]

مقبولِ آستانِ رسولِ کریم ہیں | احمد رضا کا اَرْفع و اعلیٰ مقام ہے

---

1 ...تذکرہ صدر الشریعہ، صفحہ:17-18 بتغیر قلیل۔
2 ...انوارِ کنز الایمان، صفحہ:932 بتغیر قلیل۔

اَہلِ سُنن کا پیشوا، ابن نقی علی
منطق ،مُناظرہ ہو کہ تفسیر ،ترجمہ

عشقِ نبی کے چرخ کا ماہِ تمام ہے
ہر عِلْم میں رضا ہی مکمل امام ہے

سُبْحٰنَ الله! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی علمی شان، آپ کی قرآنِ کریم کے ساتھ کامِل وابستگی...!! اندازہ کیجئے! آپ نے تفسیرِ قرآن پر لکھی ہوئی بڑی بڑی کتابیں کتنی تَوَجُّہ اور محنت کے ساتھ پڑھ کر انہیں یاد رکھا ہوا تھا، جبھی تو آپ کے لکھوائے ہوئے ترجمے کا ایک ایک لفظ بالکل درست ہوتا تھا۔ الحمد للہ! وہ ترجمۂ قرآن جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مختصر سے وقت (*Short Time*) میں لکھوایا تھا، آج 100 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا، اس پاکیزہ ترجمے کے رازوں کو کھولا جارہا ہے، اس کی خوبیوں پر کتابیں لکھی جارہی ہیں مگر اس نِرالے ترجمے کی خُوبیاں ہیں کہ ختم ہوتی ہی نہیں ہیں۔

کنزالایمان کی چند خصوصیات

پیارے اسلامی بھائیو! ترجمہ کنزالایمان کی بے شُمار خوبیوں میں سے ایک خُوبی (*Quality*) یہ بھی ہے کہ اس میں لفظوں کا چُناؤ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، نہایت احتیاط اور خوبصُورتی کے ساتھ کیا گیا ہے، آپ سُوْرۂ فَاتِحَہ سے لے کر سُوْرَۂ وَالنَّاس تک پُورے کا پُورا ترجمہ پڑھ لیجئے! کہیں ایک بھی لفظ ایسا نظر نہیں آئے گا جس میں کسی طرح بے ادبی کا شُبہ بھی نکلتا ہو ❁ الحمد للہ! ترجمہ کنز الایمان وہ عظیم الشان ترجمہ ہے کہ اس میں ایک ایک لفظ اپنی جگہ پر بہت حُسن اور خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا ہے ❁ جہاں اللہ پاک کا ذِکْر آیا تو امامِ اہلسنّت، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ایسے لفظوں کا انتخاب کیا، جن سے اللہ پاک کی شان و عظمت کا اِظْہار ہو ❁ جہاں رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر آیا، وہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا لحاظ رکھ

کر بہت باادب الفاظ استعمال کئے گئے ۞ جہاں دوسرے نبیوں کا ذِکر آیا، وہاں ان کی شان و عظمت کا لحاظ رکھا گیا، غرض کہ آپ پُورے ترجمہ کنز الایمان کو پڑھئے! اس میں شروع سے آخر تک آپ کو ادب ہی ادب نظر آئے گا ۞ اسی طرح کنز الایمان شریف کی ایک یہ خوبی بھی ہے کہ یہ مبارک ترجمہ صِرف ترجمہ نہیں بلکہ بڑی بڑی تفسیروں کا خُلاصہ ہے۔ آپ بڑی بڑی تفاسیر پڑھئے! وہ علمی تحقیقات جو عُلَمائے کرام نے عربی میں سینکڑوں صفحات پر لکھی تھیں، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے ترجمہ کرتے ہوئے ان سینکڑوں صفحات کی تحقیقات کو ایک ایک لفظ میں بیان کر دیا ہے۔

کنز الایمان اور سائنس

پیارے اسلامی بھائیو! کنز الایمان شریف کی خُوبیوں میں سے ایک اَہَم خُوبی یہ بھی ہے کہ یہ مبارَک ترجمہ عظمتِ قرآن کا محافِظ بھی ہے۔ ہم جانتے ہیں، سائنس بہت ترقی (***Progress***) کر چکی ہے اور مزید کرتی جارہی ہے۔ کئی سائنس دان (***Scientist***) ہیں جو قرآنی آیات کو پُوری طرح سمجھتے نہیں ہیں، بَس سرسری طَور پر دیکھتے ہیں، اس آیت کو بظاہِر سائنس کے خِلاف دیکھتے ہیں تو مَعَاذَ اللہ! اس آیت کی بے ادبی کر ڈالتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ غلط رویہ ہے، انہیں چاہئے کہ جس طرح سائنس کو سمجھنے میں ساری زندگی دماغ کھپایا ہے، قرآنی آیت کو سمجھنے کے لئے بھی خُوب تحقیق سے کام لیں۔

خیر! میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ جس طرح بے مثال مفسر ہیں، ایسے ہی باکمال سائنس دان بھی ہیں۔ آپ نے ترجمہ مختصر لفظوں میں کیا مگر اتنی خوبصورتی کے ساتھ کیا کہ وہ اعتراضات جو آئندہ قرآنِ کریم پر کئے جاسکتے تھے، آپ نے ترجمے ہی میں

ان کا جواب بھی دے دیا۔

سُوْرَۂ رَحْمٰن کی ایک آیت کی وضاحت

ایک شخص تھا، جو دُنیوی عُلُوم جانتا تھا، اس نے ایک مرتبہ سُورۂ رحمٰن کی یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْاؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍۚ(۳۳) (پارہ:27، الرحمٰن:33)

اس آیت کا ترجمہ کئی لوگوں نے یُوں کیا ہے: اے گروہِ جنّ و انسان اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں کو) نکل بھاگو تو نکل دیکھو مگر کچھ ایسا ہی زور ہے تو نکل دیکھو (اور وہ تم میں نہ ہے، نہ ہو)۔

اس دُنیوی عِلْم جاننے والے شخص نے جب آیت اور اس طرح کا ترجمہ پڑھا تو اس کے ذِہن میں سُوال اُٹھا: قرآنِ کریم تو کہتا ہے کہ انسان زمین و آسمان کے کِنَاروں سے نکل ہی نہیں سکتا، جبکہ ہم جانتے ہیں کہ سائنس دان چاند پر پہنچے ہیں۔ یہ اگر سائنس کا محض کوئی نظریہ ہوتا تو ہم کہتے کہ سائنس جھوٹی ہے قرآن سچّا ہے مگر یہ نظریہ (*Theory*) نہیں، ایک حقیقتِ واقعیہ (*Ground Reality*) ہے۔

اب اس سُوال کو لے کر اس شخص نے تحقیق کرنی شروع کی، قرآنِ کریم کے بہت سارے ترجمے دیکھے، مُطَالعہ کیا مگر اسے سُوال کا جواب نہ مِلا، آخر اسے **کنز الایمان** شریف مِل گیا، اس نے **کنز الایمان شریف** پڑھا، اس میں آیتِ کریمہ کا ترجمہ یُوں تھا: اے جِنّ اور انسان کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان اور زمین کے کِنَاروں سے نکل جاؤ تو نکل

جاؤ، جہاں تک جاؤ گے، اسی کی سلطنت ہے۔

یہ ترجمہ پڑھتے ہی اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا، وہ سمجھ گیا کہ آیتِ کریمہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کبھی اُونچی اُڑان اُڑ ہی نہیں سکتا بلکہ آیتِ کریمہ کا دُرُست مفہوم یہ ہے کہ انسان جہاں کہیں بھی جاسکے، چلا جائے، وہ جہاں بھی ہو، اللہ پاک کی سلطنت ہی میں رہے گا، رَبِّ کریم کی قُدرت سے باہَر نہیں جاسکتا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمائیے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا لکھا ہوا یہ مبارک ترجمہ جو آپ نے مختصر وقت میں لکھوایا تھا، یہ کیسا بے مثال ترجمہ ہے، قرآنی آیات پر اُٹھنے والے وہ سائنسی سوالات جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے دور میں اُٹھے نہیں تھے، ابھی سالوں بعد اُٹھنے تھے، میری آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ قرآنِ کریم کے ترجمے ہی میں سالوں پہلے ان کے جوابات دے چکے ہیں۔

وہ جس کے زُہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے
کہا یُوں پیشواؤں نے ہمارا پیشوا تم ہو
حقیقت ہے ملے ہیں دین و ایماں آپ کے گھر سے
شریعت کے مُحافظ اے شہِ احمد رضا تم ہو

عِلمِ ارضیات کے ماہِر کی تحقیق

کراچی کی ایک یونیورسٹی کے عِلمِ ارضیات (**Geology**) (یعنی زمین سے متعلق عِلم) کے استاد ہیں، انہوں نے ایک مرتبہ قرآنِ کریم کی یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

---

1 …جہانِ امام احمد رضا، جلد:8، صفحہ:405-406 خلاصۃً۔

وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ (پارہ:30، النّٰزِعٰت:30)

اس آیت کا ترجمہ عموماً لوگوں نے یہ کیا ہے: پھر اس کے بعد زمین کو جما دیا۔

اس آیت کو لے کر ان کے ذہن میں ایک سُوال اُبھرا، سُوال یہ تھا کہ عِلْمِ ارضیات کے ماہِرین کا ماننا ہے کہ ہماری زمین یعنی زمین کا خشکی والا حِصّہ مسلسل پھیل رہا ہے، دُنیا کے تمام بڑے بڑے سمندروں کے نیچے بڑی بڑی خندقیں ہیں جنہیں ***Ocean Trenches*** (اَوشَن ٹرانچز) کہا جاتا ہے، ان خندقوں سے ہر وقت گرم گرم پگھلا ہوا لاوا نکل رہا ہے، یہ لاوا خندق کے سرے پر آکر ٹھنڈا ہو جاتا ہے، پھر نیچے سے نیا لاوا نکلتا ہے، جو پہلے والے لاوے کو ایک طرف دھکیل دیتا ہے، اس عَمَل کی وجہ سے بَرِّاَعظم (یعنی زمین کا خشک حِصّہ) بھی سرکتا ہے اور سمندر پیچھے کو ہٹ جاتا ہے، یُوں ہر براعظم (***Continent***) ہر سال تقریباً 3 سینٹی میٹر سمندر سے اُونچا ہو جاتا ہے۔ اس قدرتی عمل (***Natural Process***) سے زمین برابر پھیل رہی ہے۔ اب سُوال یہ تھا کہ قرآنِ کریم کے ترجمے کے مطابق زمین جمی ہوئی ہے مگر سائنس کہتی ہے کہ زمین اگرچہ تھوڑی تھوڑی ہی سہی مگر پھیل رہی ہے۔ اس سُوال کا جواب کیا ہوگا؟

وہ عِلْمِ ارضیات کے ماہِر استاد صاحِب اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقِ رسول تھے، انہوں نے جب **کنز الایمان شریف** پڑھا تو وہاں اس آیت کا ترجمہ لکھا تھا: اس کے بعد زمین پھیلائی۔ باقی ترجمہ کرنے والوں نے ترجمہ کیا تھا: زمین جمائی۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ترجمہ کیا: زمین پھیلائی۔ بس یہ پڑھ کر انہیں سُوال کا جواب مل گیا، وہ سمجھ گئے کہ زمین جمائی نہیں گئی بلکہ پھیلائی گئی ہے اور اب بھی مسلسل پھیل رہی ہے۔[1]

1 ... جہانِ امام احمد رضا، جلد:8، صفحہ:526-527 خلاصۃً۔

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے
ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے
عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں
ہُوا جس کا شُہرہ ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا، خُدا سے مِلاتا
ہمارا رضا ہے، ہمارا رضا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے **ترجمہ کنز الایمان** کی شان...!! الحمد للہ! قرآنِ کریم کو دُرُست انداز سے سمجھنا ہو تو **ترجمہ کنز الایمان** شریف پڑھیئے! **اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم!** قرآنِ کریم کا نُور نصیب ہو گا۔

دعوتِ اسلامی اور ترجمہ کنز الایمان

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی فیضانِ رضا ہے، دعوتِ اسلامی نے **کنز الایمان** شریف کی بھی بہت خِدْمت کی ہے اور مزید کر رہی ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے آج کے دور میں **کنز الایمان شریف** کو عوام میں مشہور کرنے میں دعوتِ اسلامی نے بڑا کردار ادا کیا ہے، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی اب بھی عادتِ کریمہ ہے کہ آپ اپنے بیانات میں، مدنی مذاکروں وغیرہ میں عموماً آیات کا **ترجمہ کنز الایمان** ہی سے بیان کرتے ہیں۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی ادارے المدینۃ العلمیہ نے **کنز الایمان شریف** پر کام کر کے اسے بہت خوبصُورت انداز میں شائع بھی کیا ہے۔ ❁ **کنز الایمان شریف** چونکہ ایک صدی پہلے لکھا گیا تھا، اُس وقت کی جو اردو تھی، وہ مشکل تھی جبکہ آج کل تو آسان اُردو بھی ہر ایک کو سمجھ نہیں آتی، اس لئے ضرورت تھی کہ **کنز الایمان شریف** کو قدرے آسان کیا جائے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کو یہ سعادت بھی ملی، اللہ پاک کے فضل

وکرم سے اب مکتبۃ المدینہ پر **آسان ترجمہ قرآن کنز العرفان** بھی آچکا ہے ❁ **کنز العرفان** یہ **کنز الایمان شریف** ہی کی تسہیل ہے، اس میں **کنز الایمان شریف** ہی کو آسان کر کے لکھا گیا ہے ❁ آپ بھی ترجمہ **کنز الایمان شریف**، **کنز العرفان شریف** مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے! گھر رکھئے! اسے پڑھیئے! ساتھ میں **تفسیر نُور العرفان**، **تفسیر خزائن العرفان** بلکہ آج کے دَور کی سب سے نئی اور آسان ترین تفسیر **تفسیر صراط الجنان** بھی مکتبۃ المدینہ نے شائع کی ہے، وہ بھی حاصِل کیجئے! انہیں پڑھیئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! قرآنِ کریم کا نُور نصیب ہوگا اور زندگی میں بہار آجائے گی۔

آخری لمحات میں تلاوتِ قرآن

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قرآنِ کریم سے بے انتہا محبّت تھی، آپ نے آخری وقت تک بلکہ قبر مبارک میں اُترنے کے بعد تک قرآنِ کریم سے لگاؤ رکھا۔ جب آپ کا آخری وقت آیا، یہ جمعہ (*Friday*) کا دِن تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار تھے، وقتِ نزع سے چند گھنٹے پہلے آپ نے گھڑی اپنے سامنے رکھوا لی، اس وقت سے جو کام کرتے، پہلے وقت دیکھ لیتے (گویا آپ اپنے وِصال کے لمحہ لمحہ سے باخبر تھے)۔ حالتِ نزع سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا: کارڈ، لفافے، روپیہ، پیسہ کوئی تصویر یہاں نہ رہے، جُنُب یا حائضہ (یعنی وہ مرد یا عورت جو ناپاکی کی حالت میں ہوں)، یہاں نہ آنے پائیں، سورۂ یٰسین اور سورۂ رَعْد بلند آواز سے پڑھی جائے، دَم سینے پر آنے تک اُونچی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا جائے، اس کے بعد آپ نے مزید وصیتیں کیں۔ [1]

---

[1] ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 643-644 خلاصۃً۔

ہند کے وقت کے مطابق 2 بج کر 38 منٹ پر آپ کا وِصال ہوا، اس سے ٹھیک 42 منٹ پہلے آپ نے مولانا حامِد رضا خان صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے فرمایا: وُضو کر آؤ! قرآنِ کریم لاؤ! وہ وُضو کرنے گئے، آپ نے مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے فرمایا: یٰسین شریف اور سورۂ رَعْد کی تِلاوت کرو! تلاوت شروع ہوئی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بغور تِلاوت سنتے رہے، اگر کوئی آیت پُوری توَجُّہ کے ساتھ سننے سے رہ جاتی تو دوبارہ پڑھنے کا حکم فرماتے،تِلاوت کرنے والے سے ایک جگہ اعراب غلط پڑھا گیا، آپ نے فوراً درست بتایا، لِہٰذا اسے درست کرکے پڑھا گیا،تِلاوت سننے کے بعد آپ نے سفر کی دُعائیں پڑھیں، آخر جب دَم سینے پر آیا تو کلمہ طیبہ پڑھا، پھر زبان میں بولنے کی طاقت نہ رہی مگر لب مبارک حرکت کر رہے تھے، کان لگا کر سُنا تو اللہ! اللہ! پڑھ رہے تھے، اُدھر ہونٹوں کی حرکت رُکی، ساتھ ہی چہرہ مبارک پر نُور کی ایک شُعَاع چمکی اور وَلِیِّ کامِل، حافِظِ قرآن، مفسرِ قرآن، وقت کے بےمثال محدث، بےمثال عالِم، بےمثال مفتی، سچّے عاشِقِ رسول، سچّے عاشِقِ قرآن اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ جب رُوح مبارک قبض ہوئی، یہ نمازِ جمعہ کا وقت تھا، مسجدوں سے حَیَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ کی آوازیں آرہی تھیں اور خطیب حضرات منبروں پر پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

اے اللہ! اس کی مدد کر جس نے تیرے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی مدد کی اور ہمیں بھی ان کی ہمراہی کا شرف عطا فرما۔[1]

1... فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:446 خلاصۃً۔

برابر تلاوتِ قرآن جاری رہی

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر مسلسل 3 دِن اور 3 راتیں تِلاوت کی جائے۔ مولانا عرفان علی بیسل پُوری فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس وصیت پر عمل کیا گیا، مسلسل 3 دِن اور 3 راتیں تِلاوت جاری رہی، ایک دِن ظہر کا وقت تھا، میں مزارِ پاک کے قریب بیٹھا تِلاوت کر رہا تھا، اتنے میں ظہر کی جماعت کا وقت ہو گیا، اب مجھے پریشانی ہوئی کہ ایک طرف نماز ہے، دوسری طرف اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وصیت ہے، اگر تِلاوت جاری رکھتا ہوں تو جماعت چھوٹتی ہے اور نماز کے لئے جاتا ہوں تو اعلیٰ حضرت کی وصیت پُوری نہیں ہو پائے گی، کچھ دَیر کے لئے تِلاوت رُک جائے گی۔ میں اسی پریشانی میں مبتلا تھا کہ حکیم سلامت صاحِب تشریف لائے، مجھ سے فرمایا: آپ ظہر پڑھنے جائیے! میں نمازِ ظہر پڑھ چکا ہوں، اب میں تِلاوت کرتا ہوں۔ یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت ہے کہ میں نے جماعت سے نماز بھی پڑھی اور مزار شریف پر برابر تِلاوت بھی جاری رہی، ایسے شخص کو بھیجا جو ظہر پڑھ چکا تھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قرآنِ کریم سے کیسی محبّت رکھتے تھے، شروع سے لے کر آخر تک بلکہ مزار شریف میں اُترنے کے بعد تک آپ نے تِلاوت کرنا، سننا جاری رکھا۔ کاش! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی قرآنِ کریم سے ایسی محبّت ہو جائے، ہم بھی تِلاوت کرنے والے، خُوب توجہ کے ساتھ تِلاوت سننے والے، قرآنِ کریم کو سمجھنے والے، قرآنِ کریم پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:442 خلاصۃً۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

الحمدللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی فیضانِ رضا ہے، اللہ پاک کے فضل سے دعوتِ اسلامی ہمیں با عَمَل، نیک اور نمازی مسلمان بناتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کے ساتھ وابستہ (*Linkup*) ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

12 دِینی کاموں میں سے ایک دینی کام مدنی قافلہ بھی ہے ❀ **نیکی کی دعوت دینا، اس راہ میں مشقت اُٹھانا سُنّتِ انبیاء ہے:** ❀ دِین کا کام مشکلات اُٹھا کر، قربانیاں دے کر ہی ہوتا ہے ❀ انبیائے کرام ❀ صحابۂ کرام ❀ نیک لوگ نیکی کی دعوت دینے کے لئے گھروں سے نکلتے ❀ دور دُور علاقوں میں جاتے ❀ ہجرت کرتے اور ❀ مشقت اُٹھا کر دِین کا پیغام عام کیا کرتے تھے ❀ پہلوں کی قربانیوں ہی سے ہم تک دِین پہنچا ہے ❀ **عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اسی راہ پر ہے:** ❀ دُنیا بھر میں دِین کا پیغام عام کرنے کے لئے لاکھوں عاشقانِ رسول مدنی قافلے کی صُورت میں مُلک مُلک، شہر شہر، گاؤں گاؤں جاتے اور نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں ❀ مدنی قافلوں کی برکت سے کئی کافِر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں ❀ لاکھوں کی زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئی ہے ❀ الحمدللہ! 3 دِن، 12 دِن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے قافلے سَفَر کرتے رہتے ہیں ❀ **آپ بھی مدنی قافلے میں سَفَر کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم !** بہت برکتیں ملیں گی ❀ مدنی قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❀ سنتیں سکھائی جاتی ہیں ❀ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❀ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❀ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❀ مشکلات ٹلنے ❀ بیماریوں سے

شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ مدنی قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا ❁ ہم مدنی قافلے میں سَفَر کریں، کیا معلوم ہم پر بھی کرم ہو جائے۔ کم از کم ہر ماہ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سَفَر کی نِیّت کر لیجئے!

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عَیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے سمجھاتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، فجر کے لئے جگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔[1]

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو ۔۔۔ داغ سارے دُھلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کلامِ اعلیٰ حضرت ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے

1... برکاتِ مکہ و مدینہ، صفحہ: 18۔

ایک موبائل ایپلی کیشن جارِی کی گئی ہے، جس کا نام ہے: *Kalam e ala hazrt* (کلامِ اعلیٰ حضرت)۔ یہ ایپلی کیشن Android ڈیوائسز سے ڈاؤنلوڈ کر کے استعمال کی جا سکتی ہے، اس ایپلی کیشن میں ❁ اردو حروفِ تہجی کی ترتیب کے حساب سے کلام شامل کیے گئے ہیں ❁ ایپلی کیشن میں کسی بھی کلام کو تلاش کرنے کی بھی سہولت موجود ہے۔ خود بھی یہ ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے! اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے!

ماہِ میلاد کی تیاری کر لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعٰلَمِین! جُھوم جائیے! جلد ہی ماہِ ربیع الاوّل آنے والا ہے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جشنِ وِلادت کی دُھوم مچانے کے لئے تیّار ہو جائیے۔

تم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ | اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں جشنِ عید میلاد النبی کی دھومیں مچانے اور پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کو بڑھانے کے لئے 12 ربیع النور کی رات اجتماعِ میلاد اور اس مبارک دن میں جلوس میلاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ذمے داران سمیت تمام اسلامی بھائی نیت کیجئے! اجتماع میلاد، جلوس میلاد اور ہفتہ وار مدَنی مذاکرے کے ساتھ ساتھ ماہ ربیع النور میں ہونے والے 12 مدنی مذکروں میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ (سوال جواب شروع ہونے سے کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ) شرکت کریں گے۔ اور نیت کیجئے! ماہِ میلاد کا چاند نظر آنے سے پہلے پہلے اپنے گھر، دکان وغیرہ پر مدنی پرچم لہرائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: اپنی مسجد، گھر، دُکان، کارخانے وغیرہ پر 12 ورنہ کم از کم ایک مَدَنی پرچم ربیع الاوَّل شریف کی چاند رات سے لے کر 12 ربیع الاوَّل تک لہرائیے۔ ہر طرف مَدَنی پرچموں

کی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔ اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے نیز اپنے محلے میں بھی 12 دن تک اور اپنی مسجد پر وہاں کے عرف کے مطابق (شرعی احتیاط کے ساتھ) چراغاں (یعنی لائٹنگ) کیجئے۔ سارے علاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سجا کر دُلہن بنا دیجئے۔

ہم نہ کیوں روشن کریں گھر گھر دیئے میلاد کے	خود کرے جب حق چراغاں عیدِ میلادُ النّبی
خوب جھومو اے گنہگارو! تمہاری عید ہے	ہو گیا بخشش کا ساماں عیدِ میلادُ النّبی
یانبی! اپنی وِلادت کی خوشی میں اپنا غم	دیجئے طیبہ کے سلطاں عیدِ میلادُ النّبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!	جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا“ سُنّت ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): میری اُمّت کی اَفضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] **(2):** جو رات کو 200 آیات تِلاوت کرے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو 400 آیات کی تِلاوت کرے، اس کے لئے ایک قِنطار اَجر لکھ دیا

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... شُعَبُ الْاِیمان، باب: تعظیم قرآن، جلد:2، صفحہ:347، حدیث:2004۔

جائے گا، ایک قِنْطار 120 قیراط کے برابر ہے اور ایک قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: کوئی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تِلاوت سے نہ روکتی تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رات کی نماز میں کبھی کبھی پُوری سورۂ بقرہ اور سُوْرَۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ روزانہ رات کو سُوْرَۂ سجدہ، سُوْرَۂ ملک، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ زمر، سُوْرَۂ کافِرون، سُوْرَۂ فلق اور سُوْرَۂ ناس کی تلاوت کرکے سویا کرتے تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی خوب تِلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

الٰہی خوب دے شوق قرآں کی تلاوت کا | شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

مختلف سُنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سُنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سُنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو | خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جھکیں، اِلتجائیں کریں | بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہم سب کو سنتوں کا عامل بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، جلد:2، صفحہ:401، حدیث:2197۔

اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...کشتی کنارے کیسے لگی...؟ (کرامتِ اعلیٰ حضرت)

✿...اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث میں علمی و فنی مہارت

✿...احادیث پڑھنے، یاد کرنے میں اعلیٰ حضرت کا انداز

✿...فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کامِل یقین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کرکے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کرلینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی ضمناً جائِز ہوجائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

درودِ پاک کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔ (1)

عجب کرم ہے کہ خود مُجرِموں کے حامی ہیں | گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم اَوسط، جلد:1، صفحہ:497، حدیث:1835۔

2 ... سامانِ بخشش، صفحہ:141-142 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے! بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❀ اللہ پاک کی رضا کے لئے توجہ سے پورا بیان سُنوں گا ❀ جو سُنوں گا اس پر عمل کی کوشش کروں گا ❀ جتنا یاد رہا، دوسروں تک پہنچاؤں گا ❀ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک سن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مخلص بنا، کر عفو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کشتی کِنارے کیسے لگی...؟ (کرامتِ اعلیٰ حضرت)

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد اَمْجَد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو بہارِ شریعت کے مُصَنِّف ہیں، ان کا بیان ہے کہ ایک روز ہم بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں حاضِر تھے اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیثِ پاک کا دَرْس لے رہے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا علمی، ذوق وشوق والا، عشقِ رسول والا ماحول ہو گا کہ دَرْسِ حدیث دینے والے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں اور دَرْس سننے والے کون ہیں؟ ماہِرِ عالِمِ دِین مفتی اَمجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور آپ کے دیگر رُفقاء۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ حدیث شریف پڑھاتے وقت کسی جانِب توجہ نہیں فرماتے

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

تھے، پُوری توَجُّہ کے ساتھ، باوُضُو، باادب بیٹھ کر، حدیثِ پاک کی اہمیت دِل میں رکھ کر لگن اور شوق کے ساتھ حدیثِ پاک پڑھایا کرتے تھے۔ مفتی اَمْجَد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے: آج (جب ہم اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے درسِ حدیث لے رہے تھے، بڑا عجیب مُعَاملہ ہوا:) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ خِلافِ عادَت درسِ حدیث کے دوران مَسْنَد شریف سے اُٹھے اور کہیں تشریف لے گئے، 15 منٹ کے بعد واپس تشریف لائے تو چہرے پر پریشانی کے آثار تھے، یُوں لگ رہا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں ہیں۔ مزید حیرت کی بات یہ تھی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ہاتھ مبارک اور آستین (یعنی بازُو) پانی سے تَر تھے، مجھے (یعنی مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو) فرمایا: دوسرا خشک کرتہ لے آیئے!

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اندر ہی اندر حیران تو ہو رہے تھے کہ آخِر ماجرا کیا ہے؟ مگر ظاہِر ہے اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت ہیں، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کے استاد بھی ہیں، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کے پِیر بھی ہیں، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا کمال ادب کیا کرتے تھے، اس لئے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بہر حال! آپ جلدی سے گئے، خشک کرتہ لا کر حاضِر کیا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے کرتہ پہنا اور دوبارہ حدیثِ پاک پڑھانی شروع کر دی۔

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یہ عجیب بات مجھے اندر ہی اندر کھٹک رہی تھی، چُنَانچِہ میں نے وہ دِن، تاریخ اور وقت لکھ لیا۔ اس واقعہ کے ٹھیک 11 دِن بعد کچھ لوگ آئے، اُن کے پاس تحفے تحائف تھے، وہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، تحائف پیش کئے، کچھ دیر خِدمت میں حاضِر رہے، پھر واپس چلے گئے۔ جب وہ لوگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن سے حال اَحوال پوچھا، کہاں سے آئے ہیں؟ کیسے

آئے تھے؟ کیا کام تھا؟ وغیرہ یُوں اُن سے سُوال کئے تو انہوں نے بتایا: فُلاں تاریخ کو ہم کشتی میں سُوار تھے، اچانک تیز ہَوا چلنے لگی، جس سے دریا کی لہروں میں تیزی آئی، ہماری کشتی ہچکولے لینے لگی، قریب تھا کہ کشتی اُلٹ جاتی اور ہم ڈُوب کر ہلاک ہو جاتے، اسی وقت ہم نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا کی: یااللہ پاک! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا صَدقہ ہمیں طُوفان سے نجات عطا فرما۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے مَنّت بھی مانی۔

بَس دُعا مانگنے کی دَیر تھی، ہم پر کرم ہو گیا، اچانک ایک شخص نمودار ہوا، اُس نے کشتی کو پکڑا اَور کھینچ کر کنارے پر پہنچا دیا۔ الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وسیلے سے اللہ پاک نے ہمیں ڈُوبنے سے بچا لیا۔ وہ جو ہم نے مَنّت مانی تھی، آج وہی مَنّت پُوری کرنے کے لئے حاضِر ہوئے تھے۔(1)

تیرا اُونچا مرتبہ ہے اے امام احمد رضا
مصطفےٰ کی تُو عطا ہے اے امام احمد رضا

کیوں کریں نہ ذِکر تیرا حشر تک پیارے بھلا؟
تُو تو رحمت کی رِضا ہے اے امام احمد رضا

سُنّیوں کو خوف کیونکر ہو بھلا مَنجدھار سے
جبکہ تُو ہی ناخُدا ہے اے امام احمد رضا

وضاحت: مَنجدھار یعنی دریا کا درمیان جہاں پانی بہت تیز اور گہرا ہوتا ہے اور ناخُدا کا معنی ہے: کشتی چلانے والا۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے پیارے امام، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! ہم عاشِقانِ رسول کو دریا میں ڈُوب جانے کا خطرہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ ہماری کشتی کی نگہبانی آپ جیسے عَظِیْمُ الشَّان راہنما فرما رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:3، صفحہ:255 مفصلاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر کی آمد آمد ہے، عاشِقوں کے امام، عاشقوں کی آن، بان، شان، عاشقانِ رسول کی پہچان، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا یومِ عُرس تشریف لانے والا ہے۔ الحمد للہ! دُنیا بھر میں عاشقانِ رسول ذوق شوق سے، دُھوم دھام سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک مناتے ہیں۔

حاضِری احمد رضا کے دَرْ کی جا کیجئے!	عاشقو! خوشیاں دِلانے عُرسِ رضوی آ گیا
عاشقانِ مصطفےٰ تم ناز قسمت پر کرو	بختِ خَوابِیدہ جگانے عُرسِ رضوی آ گیا

عُرسِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی مناسبت سے آج ہم اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! ذِکرِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کرنے سننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ آج بیان کا موضوع ہے: **اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث**۔

حَدِیث کسے کہتے ہیں...؟

بنیادی طَور پر ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کو، رسولِ پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ افعال اور مبارک اَحْوال کو حدیث کہتے ہیں۔ البتہ بعض دفعہ صحابۂ کرام علیہمُ الرضوَان اور تابِعِین (یعنی حالتِ ایمان میں صحابۂ کرام علیہمُ الرضوَان کی زیارت کرنے والے خوش نصیبوں) کے فرامین کو بھی حدیث کہہ دیا جاتا ہے۔ حدیثِ پاک کا باقاعِدَہ عِلْم ہے، اسے سیکھا جاتا ہے، مَدرسوں میں پڑھا جاتا ہے، پڑھایا جاتا ہے، ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کو اَحادیث پڑھنے کا کتنا شوق تھا؟ آپ اَحادیث سمجھنے، اَحادیث سے مَسَائِل نکالنے میں کتنی مہارت رکھتے تھے؟ پھر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ دوسروں تک اَحادیث پہنچانے کا کیسا

ذوق و شوق رکھتے تھے؟ اس بارے میں آج ہم کچھ مدنی پھول سننے اور سمجھنے کی سَعَادت حاصِل کریں گے۔

عِلْمِ حدیث کے متعلق ایک وضاحت

اَصْل مَوْضُوع پر گفتگو سے پہلے یہ مدنی پھول اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا لیجئے کہ ❁ دِینی عُلُوم میں قرآنِ کریم کے بعد سب سے بڑا، سب سے اَہَم اور سب سے اَفْضَل عِلم **عِلْمِ حدیث** ہے، جو عالِمِ دِین ہے، جو مفتی ہے، جو اسلام کے متعلق کسی قسم کی تحقیق کرنا چاہتا ہے، اس کے لئے لازِم اور ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کا بھی عِلْم رکھتا ہو اور کسی ماہِر عاشِقِ رَسُول عالِمِ دِین سے باقاعِدہ حدیثِ پاک کا بھی عِلْم حاصِل کر چکا ہو ❁ اللہ پاک نے ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ شان عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ عِلْم و حکمت کا گہرا سمندر ہے۔ زبانِ مصطفےٰ وہ مبارک زبان ہے کہ اس زبان سے جو کچھ ادا ہوتا ہے، وہ صِرْف حق، حق اور حق ہی ہوتا ہے، حق کے سِوا اِس مبارک زبان سے کبھی کچھ ادا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ﴿۴﴾ (پارہ27، سورۃ النجم:3تا4)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے مفہوم کو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یُوں بیان کیا:

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا | چشمۂ عِلْم و حکمت پہ لاکھوں سلام (1)

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:302۔

وضاحت: یعنی وہ پاکیزہ اور مبارک منہ جس سے نکلنے والی ہر بات وَحْی ہوتی ہے، عِلْم و حکمت کے اس چشمے پر لاکھوں سلام ہوں۔

❁ عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام عِلْمِ حدیث سیکھنے میں ایک عشق کا پہلو بھی ملحوظ رکھتے ہیں، وہ یہ کہ حدیثِ پاک ہمارے محبوب آقا، سرورِ انبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں، یہ وہ الفاظ ہیں جن میں دَہَنِ مصطفےٰ کی مہک ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جن میں زبانِ مصطفےٰ کی چاشنی بسی ہوئی ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیں جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اندازِ گفتگو کی یاد دلاتے ہیں۔

لٰہذا عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام اپنے سینے کو یادِ مصطفےٰ سے آباد کرنے کے لئے، عِشْقِ رسول میں اضافے کے لئے شوق و ذَوق کے ساتھ عِلْمِ حدیث سیکھتے بھی تھے اور اسے آگے پھیلایا بھی کرتے تھے۔

اس تعلق سے جب ہم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شخصیت کو دیکھتے ہیں تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِر تَرِین مفتی بھی ہیں، بے مثال عالِمِ دین بھی ہیں اور آپ صِرف عاشِقِ رسول نہیں بلکہ عاشِقانِ رسول کے امام ہیں، اس لئے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **اعلیٰ حضرت** ہونا ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ عِلْمِ حدیث میں کمال مہارت رکھنے والے ہَوں۔ چنانچہ جب ہم سیرتِ اعلیٰ حضرت پڑھتے ہیں تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ واقعی حدیث کے ماہر عالم نظر آتے ہیں۔

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزن تحریر میں	جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا
حَشْر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا	فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلسنت نائبِ شاہِ اُمَم	کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا [1]

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 525 بتقدم و تاخر۔

سیرتِ اعلیٰ حضرت اور عِلْمِ حدیث کے 3 پہلو

اگر ہم اس موضوع پر غور کریں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث میں کیسی مہارت رکھتے تھے تو بنیادی طور پر سیرتِ اعلیٰ حضرت کے 3 پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں: (1): علمی اور فَنّی اعتبار سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ حدیث میں کیسی مہارت تھی؟ یعنی حدیثِ پاک کے جو درجات ہیں، حدیثِ پاک کی مختلف اَقْسام عُلَمائے کرام نے مقرر کی ہیں، ان درجات اور اقسام کو سمجھنے میں، حدیثِ پاک کا معنیٰ اور مفہوم سمجھنے میں، حدیثِ پاک سے عِلْم کی باتیں اَخَذ کرنے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کیسی مہارت تھی؟ (2): احادیث پڑھنے میں، احادیث یاد کرنے، یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انداز کیا تھا؟ (3): اور تیسرا پہلو یہ کہ اپنے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث پر عمل کرنے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انداز کیسا تھا؟

آیئے! ان تینوں پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک سنتے ہیں۔

(1): عِلْمِ حدیث میں علمی و فنی مہارت

وہ عُلَمائے کرام جنہوں نے باقاعِدَہ عِلْمِ حدیث کو سیکھا، اَحادِیث کو سمجھا، یاد کیا اور اس میں مہارت حاصِل کی، ان عُلَمائے کرام کے مختلف طبقات اور درجے ہیں، کسی کو **مُحَدِّث** کہا جاتا ہے، کسی کو **حافِظُ الحدیث** کہتے ہیں، کسی کو **حُجَّت** کہا جاتا ہے، کوئی **شَیْخُ الحدیث** ہوتے ہیں۔ اسی طرح حدیثِ پاک کے عُلَمائے کرام کا ایک درجہ ہے: اَمِیْرُ الْمُؤْمنین فِی الْحَدِیث۔ عِلْمِ حدیث کا وہ عالِم جو اپنے زمانے کے تمام عُلَمائے کرام میں سب سے زیادہ حدیثِ پاک کا ماہِر ہو، اسے اَمِیْرُ الْمُؤْمنین فِی الْحَدِیث کہا جاتا ہے۔ الحمد للہ!

ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ جس طرح اپنے زمانے کے سب سے بڑی مفتی ہیں، سب سے بڑے مُفَسِّر ہیں، بلند رُتبہ صُوفی ہیں، اعلیٰ درجے کے سائنس دان ہیں، زبردست ریاضی دان ہیں، اسی طرح عِلْمِ حدیث کے مُعَاملے میں آپ اَمِیْرُ الْمُؤمنین فِی الْحَدِیث ہیں۔

مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ کا فرمان

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ کے دَوْر مبارک کے ایک بہت بڑے مُحَدِّث ہیں: عَلّامہ وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ۔ یہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ کے دوست بھی تھے، وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ نے 40 سال حدیثِ پاک کی خِدْمت کی اور حدیثِ پاک کی سب سے معتبر کتاب **بخاری شریف** ان کو زبانی یاد تھی، اتنے پائے کے مُحَدِّث تھے۔

مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ کے ایک شاگرد ہیں: سید محمد اشرفی میاں جیلانی رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ۔ یہ خود بھی بعد میں بہت بڑے مُحَدِّث بنے اور مُحَدِّث اعظم ہند کہلائے۔

ایک بار مُحَدِّثِ اعظم ہند سید محمد اشرفی میاں رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ اپنے استادِ محترم مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ کی خِدْمت میں حاضِر تھے، انہوں نے سُوال پوچھا: عالی جاہ! آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ کا ذِکْر بہت کَثْرت سے کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ شاگرد کا یہ سُوال سُن کر ان کی **آنکھوں میں آنسو آگئے** اور جوشِ عقیدت میں تڑپ کر فرمایا: میں اور میرا خاندان الحمد للہ! پہلے سے مسلمان ہیں مگر جب سے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ عَلَيْہِ سے ملنے لگا ہوں، مجھے ایمان کی حَلَاوت مل گئی ہے، بَس جن کے صدقے سے ایمان کی حَلَاوت نصیب ہوئی ہے، ان کی یاد سے اپنے دِل کو تسکین دیتا رہتا ہوں۔

سُبْحٰنَ اللہ! مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عقیدت دیکھئے اور آپ کے الفاظ پر ذرا غور کیجئے! وقت کا ایک بہت بڑا عالِم، جنہوں نے 40 سال عِلْمِ حدیث کی خِدْمت کی ہے، جنہیں سینکڑوں احادیث زبانی یاد ہیں، وہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق فرمارہے ہیں کہ مجھے ایمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت سے نصیب ہوئی ہے، لہٰذا میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذِکْر سے اپنے دِل کو تسکین دیتاہوں۔

مُحَدِّث اعظم ہند سید محمد اشرفی میاں رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: استادِ محترم مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ ایمان افروز جواب سُن کر میں نے عرض کیا: عالی جاہ! کیا اعلیٰ حضرت عِلْمِ حدیث میں آپ کے برابر ہیں؟ مُحَدِّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے برجستہ فرمایا: ہرگز نہیں۔ پھر فرمایا: شہزادے! آپ کچھ سمجھے کہ اس **ہرگز نہیں** کا کیا مطلب ہے؟ سنئے! اعلیٰ حضرت **اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث** ہیں، اگر میں سالہاسال اعلیٰ حضرت سے عِلْمِ حدیث سیکھتا رہوں، ان کی شاگردی اختیار کروں، تب بھی میں ان کے قدموں کے برابر نہیں پہنچ سکوں گا۔ (1)

تو محدث تو محقق تو مجدد لا جواب | اہلسنت کی اماں اے کُشْتَۂ عِشْقِ رسول

وضاحت: اے ہمارے اعلیٰ حضرت! اے بلند رُتبہ عاشقِ رسول! آپ مُحَدِّث بھی ہیں، آپ مُحقق بھی ہیں، آپ لاجواب مُجَدِّد بھی ہیں اور آپ ہی کے در پر اہلسنت کو پناہ نصیب ہوئی۔

ماہِرِیْنِ عِلْمِ حدیث کے لئے اجازتِ سَنَد

عِلْمِ حدیث کا ایک قاعِدہ ہے کہ مُحَدِّثِیْن کرام اپنے شاگردوں کو یا جن کو حدیث پاک

1 ...ماہنامہ المیزان بمبئی، صفحہ: 247 بتغیر قلیل۔

بیان کریں، اُن کو سَنَدِ حدیث کی اجازت دیتے ہیں اور یہ اُصول ہے کہ جس کو یہ اجازت حاصِل نہ ہو، وہ اُس حدیثِ پاک کو اپنی سَنَد سے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ ایک اُصول کی بات ہے اور اس اُصول کی تفصیلات ہیں، جنہیں عُلَمائے کرام ہی سمجھتے ہیں۔

دوسرے حج کے موقع پر جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے تو آپ جانتے ہیں کہ حج کے موقع پر دُنیا کے کونے کونے سے مسلمان آتے ہیں، عُلَمائے کرام کا بھی ایک بڑا اِجْتماع ہوتا ہے۔ جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حج کے لئے گئے، اس وقت بھی مِصر سے، شام سے اور کئی ملکوں سے عُلَمائے کرام حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔

الحمدللہ! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے شُہرت عطا فرمائی ہے، جب ان عُلَمائے کرام کو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے ہوئے ہیں تو یہ عُلَمائے کرام جُوق دَر جُوق اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہونے لگے، ان میں کئی عُلَما تھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عِلْمِ دِین کے بعض مشکل مسائِل سمجھے، کئی وہ تھے جنہوں نے بعض عُلُوم حاصِل کئے اور اُس وقت کے بڑے بڑے مُحَدِّثِین کی ایک تعداد تھی جنہوں نے اس موقع پر باقاعِدہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیثِ پاک کی سَندیں بھی حاصِل کیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! عَرَب کے بڑے بڑے عُلَما، مُحَدِّثین اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیثِ پاک کی اجازتیں حاصِل کر رہے ہیں، گویا یہ بڑے بڑے مُحَدِّثِین زبانِ حال سے یہ اعلان کر رہے تھے کہ آج کے دَور میں وہ عَظِیْم ہستی جنہیں **اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث** کا لقب دیا جا سکتا ہے، وہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:450بتغیر قلیل۔

حَرَم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ | جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نُما تم ہو

وضاحت: قبلہ نُما یعنی قبلے کی سَمت معلوم کرنے کا آلہ۔ اسے کمپاس بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے آقا اعلیٰ حضرت! آپ کو مکہ و مدینہ کے عاشقانِ رسول عُلما، بڑے بڑے مفتیانِ کرام نے بھی اپنا قبلہ و کعبہ مانا ہے، آپ وہ ہیں کہ آپ کی برکت سے مسلمان اپنا قبلہ دُرُست کرتے یعنی اپنے عقائد، اَعمال میں آپ کی راہنمائی پر چلتے ہیں۔

پیلی بھیت میں 3 گھنٹے کا بیان

1303 ہجری میں مُحَدِّث وَصِی اَحْمَد سُورتی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پِیْلی بِھیت میں مَدرسۃُ الْحَدِیث کی بنیاد رکھی، اس موقع پر مُحَدِّث سُورتی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مُلک کے بڑے بڑے عُلَمائے کرام کو دعوت دی، عَظِیْمُ الشَّان اِجْتِماع کا اِنْعِقاد کیا گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، مُحَدِّث سُورتی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں بیان کرنے کی درخواست پیش کی، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ منبر پر تشریف لائے اور آپ نے مُلک کے بڑے بڑے عُلَما، مُحَدِّثِین، مُفَکِّرِین کی مَوْجُودگی میں عِلْمِ حدیث کے موضوع پر 3 گھنٹے کا بیان فرمایا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث کے موضُوع پر زبردست علمی نِکات بیان فرما رہے تھے اور انہیں سُن کر اِجْتِماع میں موجود بڑے بڑے عُلَما حیران ہو رہے تھے، جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان ختم کیا تو مُحَدِّث سہارنپوری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے بے ساختہ اُٹھے اور آگے بڑھ کر جلدی سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔[1] گویا کہ مُحَدِّث سہارنپوری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے نے زبانِ حال سے یہ اعلان کیا کہ:

---

1 ...جامع الاحادیث، جلد:1، صفحہ:407 تا 408 خلاصۃً۔

عِلْمِ خبر کی شاہی تم کو رضا مُسَلَّم | جس سمت آگئے ہو سِکّے بٹھا دیئے ہیں

وضاحت: عِلْمِ خبر یعنی عِلْمِ حدیث۔ یہ داغ دہلوی کا شعر ہے، داغ دہلوی نے **مُلکِ سُخَن کی شاہی** لکھا تھا، موقع کی مُنَاسبت سے اس میں تبدیلی کی گئی ہے۔

(2): اعلیٰ حضرت اور حدیثِ پاک کا مُطَالعہ

اے عاشقانِ رسول! یہ تو تھی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی اور فنی اعتبار سے عِلْمِ حدیث میں مہارت کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ علمی اعتبار سے، فنی اعتبار سے **اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث** ہیں اور یہ خطاب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُس دَور کے ماہِر مُحَدِّثین نے دِیا۔ اب آیئے! یہ دیکھتے ہیں کہ اَحادِیث پڑھنے، احادیث یاد کرنے اور دوسروں تک اَحادیث پہنچانے کے معاملے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انداز کیا تھا؟

اعلیٰ حضرت نے حدیثِ پاک کی کتنی کتابیں پڑھیں؟

ایک بار سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ نے حدیثِ پاک کی کون کون سی کتابیں دَرْس کی (یعنی پڑھی، پڑھائی) ہیں؟ اس پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پہلے تو عِلْمِ حدیث کی چند کتابوں کے نام گنوائے مثلاً **بُخاری، مُسْلِمْ، اَبُوْدَاوٗد، تِرْمَذِی، نِسَائِی، اِبْنِ مَاجَہ،** یُوں 31 کتابوں کے نام گنوانے کے بعد فرمایا: (یہ اور ان سمیت) عِلْمِ حدیث کی 50 سے زائِد کتابیں میرے دَرْس وتَدْرِیس اور مُطَالعہ میں رہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! 50 سے زائِد کتابیں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرْس وتَدْرِیس اور مُطَالعہ میں رہی ہیں۔ بظاہِر شاید مَحْسُوس ہو رہا ہو کہ صِرْف 50 کتابیں...! اگر ان کتابوں کی

1...اظہار الحق الجلی، صفحہ: 24 بتغیر قلیل۔

تفصیلات میں جائیں تو یہ صِرْف نہیں ہے، 50 کتابوں کا مطلب ہے: ہزاروں صفحات اور لاکھوں حدیثیں۔ ان میں سے صِرْف ❁ **بُخاری شریف کے صفحات**: 1 ہزار 823 ہیں اور اس میں احادیث ہیں: 7 ہزار 563 ❁ **مسلم شریف کے صفحات** ہیں: 1 ہزار 157، اس میں احادیث ہیں: 3 ہزار 33 ❁ **ابوداؤد کے صفحات**: 820، احادیث: 5 ہزار 273 ❁ **ترمذی کے صفحات**: 884، احادیث کی تعداد: 3 ہزار 958 ❁ **نسائی کے صفحات**: 905، احادیث کی تعداد: 5 ہزار 769 ❁ **اِبْنِ ماجہ**: صفحات: 705، احادیث کی تعداد: 4 ہزار 341۔

یُوں ہی ان 50 کتابوں میں سے صِرْف 20 کتابوں کی جلدیں، ان کے صفحات اور ان میں ذِکْر کی گئی احادیث کی تعداد دیکھی گئی تو یہ یہ ٹوٹل: 49 جلدیں بنیں، ان کے کل صفحات تھے: 29 ہزار 903 اور ان میں کل احادیث ہیں: 1 لاکھ 34 ہزار 811۔

یہ ابھی حدیثِ پاک کی صرف 20 کتابوں کی تفصیل ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مطالعہ میں کتنی کتابیں رہی ہیں؟ 50 سے زائد کتابیں۔ اگر ان تمام کتابوں کی تفصیلات پر نگاہ کی جائے تو اندازہ کیجئے! یہ کتنے ہزار صفحات ہوں گے، کتنے لاکھ حدیثیں ہوں گی جو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرْس وتَدْرِیس میں شامِل تھیں۔

پھر یہاں یہ مدنی پھول بھی ذہن میں رکھنے کا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ ایک سُوال کا جواب دے رہے تھے، لہٰذا اِجْمالاً فرمایا: 50 سے زائِد کتابیں۔ اس **زائِد** سے کیا مراد ہے؟ 55 کتابیں، 60 کتابیں، 70 کتابیں، 50 سے کتنی زائِد کتابیں؟ اس بارے میں تحقیق کی گئی، بعض عاشقانِ اعلیٰ حضرت عُلَمائے کرام نے 8 سال محنت کی، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی 350 کتابیں جمع کیں، انہیں پڑھا، ان 350 کتابوں میں اعلیٰ حضرت

رحمۃُ اللہِ علیہ نے جتنی اَحادیث ذِکْر فرمائی ہیں، ان اَحادیث کو الگ کیا گیا تو یہ کل 10 ہزار حدیثیں جمع ہو گئیں، پھر حدیثِ پاک کی اَصْل کتابوں میں ان احادیث کو تلاش کیا گیا تو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان 350 کتابوں میں جو اَحادیث ذِکْر فرمائی ہیں وہ حدیثِ پاک کی 400 کتابوں سے لی گئی ہیں یعنی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ حدیثِ پاک کی 400 کتابیں ہیں جو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی نظر میں رہا کرتی تھیں، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ انہیں دیکھتے تھے، ان سے اَحادیث پڑھتے تھے اور تحریر کے دوران نقل فرمایا کرتے تھے۔

پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ جو تحقیق کی گئی ہے، یہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی صِرْف 350 کتابوں پر کی گئی ہے جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی لکھی ہوئی کتابیں 1000 سے زیادہ ہیں، اگر تمام کتابوں سے احادیث جمع کی جائیں تو اندازہ کیجئے حدیث پاک کا کتنا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

یہ ہے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا **حدیثِ پاک** کے ساتھ لگاؤ، احادیث پڑھنے کا شوق و ذوق۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ کمال دیکھئے! **عِلْمِ حدیث** ایک عِلْم ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ صِرْف عِلْمِ حدیث کے ماہِر نہیں ہیں بلکہ 100 سے زائِد عُلُوم میں آپ پُوری مہارت رکھتے تھے یعنی یہ اتنا مطالعہ صِرْف ایک عِلْم کے متعلق ہے تو 100 سے زائِد عُلُوم میں ہر عِلْم کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کتنا مطالعہ کرتے ہوں گے؟ کتنی کتابیں آپ پڑھتے ہوں گے؟ پھر اس کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی ہیں، فتوے بھی لکھے جاتے ہیں، اعلیٰ حضرت پیرِ کامِل بھی ہیں، مُرِید بھی حاضِر ہوا کرتے تھے، ان کی تربیت بھی کی جاتی تھی، اعلیٰ حضرت استاد بھی ہیں، مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے، اُمَّت کے مَسَائِل بھی

حل فرمایا کرتے تھے، ان تمام مَصْرُوفیات کے باوُجود اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جتنا مطالعہ فرماتے تھے، اس سب کو دیکھ کر عقل دَنگ رہ جاتی ہے اور جھنجھلا کر کہتی ہے:

مرے رسولِ پاک کے ہیں بے شُمار معجزے	انہی میں ایک معجزہ مرا رضا، مرا رضا
بریلی کی زمین پر نہ پیدا ہوتا وہ اگر	بھٹکتے ہم ادھر اُدھر، ذلیل ہوتے دَر بہ دَر
خُدا کا ہو گیا کرم، کرم نے رکھ لیا بھرم	ہمارے بیچ آگیا، مرا رضا مرا رضا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تبلیغِ حدیث

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حدیثِ پاک سے لگاؤ، اَحادیث پڑھنے کا شوق و ذوق۔ بے شک اَحادیث پڑھنا، انہیں سمجھنا بڑے کمال کی بات ہے، پھر اس سے بھی بڑا کمال ہے: اَحادیث کو یاد رکھنا، انہیں دوسروں تک پہنچانا۔ الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ احادیث پڑھتے بھی تھے، انہیں یاد بھی رکھتے تھے اور دوسروں تک پہنچایا بھی کرتے تھے۔ آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ اپنی گفتگو میں احادیث پڑھا کرتے، جو بات کہتے اسے قرآنی آیات یا اَحادیث سے ثابت کیا کرتے تھے، آپ سے سُوال ہوتا تو اس کے جواب میں کَثْرت سے احادیث ذِکْر کرتے، اُن اَحادیث کے مَعَانی بیان فرماتے، اَحادیث کی شَرْح بیان کیا کرتے تھے۔

❁ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا: سجدۂ تعظیمی (یعنی کسی کو خُدا سمجھ کر نہیں بلکہ اسے بندہ سمجھ کر صِرْف اس کی تعظیم کے لئے، اسے سجدہ کرنا) جائِز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنی آیات اور 40 احادیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ غیرِ خُدا کی تعظیم کے

لئے سجدہ کرنا پہلی شریعتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں حرام ہے ❁ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خدمت میں سُوال ہوا: لوگ کہتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دَافِعُ الْبَلَا (یعنی مصیبت دُور کرنے والے) کہنا شِرْک ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس کے جواب میں 300 احادیث ذِکْر کر کے بتایا کہ الحمد للہ! ہمارے آقا، اللہ پاک کی عطا سے دافِعِ رنج وبلا ہیں ❁ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خدمت میں سُوال ہوا: بعض لوگ کہتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اگر تمام نبیوں سے افضل ہیں تو اس پر قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس سُوال کا ایمان افروز جواب لکھا اور 100 احادیث سے ثابت کیا کہ اللہ پاک کے فضل سے ہمارے آقا، تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

فرشتوں کی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟ اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے 24 احادیث ذِکْر فرمائیں، ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت شفاعت فرمائیں گے، اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے 40 احادیث ذِکْر کیں، داڑھی کی ضرورت و اہمیت پر 56 احادیث، والدین کے حُقُوق کے متعلق 91 احادیث، اسی طرح اور بے شُمار مَوْضُوعات پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے سینکڑوں احادیث ذِکْر فرمائیں، ان احادیث سے مسائل اَخْذ فرمائے، ان احادیث کے مَعانی بیان کئے، پھر یہ نہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے صِرْف حدیث بیان کر دی، بلکہ آپ جب بھی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں، اس حدیثِ پاک کا حوالہ بھی لکھتے ہیں، جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی کتابوں سے احادیث جمع کی گئیں تو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے 350 کتابوں میں

اندازاً 10 ہزار اَحادیث نقل فرمائی ہیں۔[1]

علم میں بَحْرِ رَواں احمد رضا خاں قادری | دین میں گوہَر فشَاں احمد رضا خاں قادری
تیرا علم و فضل شان و شوکت و جاہ و حشم | شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری
ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں | اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

وضاحت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عِلْم کے بہت بڑے سمندر ہیں، آپ عِلْمِ دِین کے نایاب موتی تقسیم فرماتے ہیں، آپ کا عِلْم، آپ کی فضیلت، آپ کی شان و شوکت ہر طرف واضح اور نمایاں ہے، عرب شریف کے عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام جن کی سارا زمانہ تعریف کرتا ہے، وہ ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعریفیں کرتے ہیں۔

(3): اعلیٰ حضرت اور احادیث پر عمل کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث میں کیسی اعلیٰ مہارت رکھتے تھے، احادیث پڑھنے، یاد کرنے، یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کا کیسا شوق رکھتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی فیضانِ اعلیٰ حضرت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اب آیئے! یہ سنتے ہیں کہ احادیث پر عمل کرنے کے مُعَاملے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انداز کیسا تھا؟

بارِش میں طوافِ کعبہ

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسری مرتبہ جب حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے تو

[1] ...فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 485-487، ملتقطاً۔

وہاں آپ سخت بیمار ہو گئے، کئی دِن تک طبیعت ناساز رہی، مُحَرَّمُ الحرام کے آخری دِنوں میں طبیعت بہتر ہوئی، آپ نے غُسْل فرمایا، جب غسل خانے سے باہر تشریف لائے تو دیکھا: آسمان پر بادل ہیں، آپ جلدی سے حرمِ پاک میں حاضِر ہوئے، مَسْجِدُ الحرام شریف تک پہنچتے پہنچتے بارش شروع ہو چکی تھی، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حدیثِ پاک یاد آئی کہ "جو بارش میں طواف کرے، وہ رحمتِ اِلٰہی میں تیرتا ہے۔"

بَس اپنے آقا و مولیٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک فرمان یاد آیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دِل جھوم گیا، حدیثِ پاک میں بیان کی گئی فضیلت حاصِل کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فوراً حجرِ اَسْود کے پاس حاضِر ہوئے، حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیا اور بارش ہی میں طواف کرنا شروع کر دیا۔

اللہُ اَکْبَر! تصور کیجئے! بارِش برس رہی ہے، وقت کے امام، سچے عاشقِ رسول، اللہ پاک کی محبت سے سرشار سینہ لئے کس شوق و ذوق کے ساتھ خانہ کعبہ شریف کے گِرد چکر لگا رہے ہوں گے...! سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے طواف کے 7 چکر پُورے کئے اور رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

اب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت تو پہلے ناساز تھی، بُخار سے آرام آیا ہی تھا کہ آپ نے حدیثِ پاک پر عمل کرنے کے لئے بارش میں طواف کر لیا، چنانچہ بُخار لوٹ آیا۔ مکہ مکرمہ کے جو عاشقانِ رسول عُلَما تھے، وہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے، جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دوبارہ بُخار ہوا تو انہیں صدمہ ہوا، ایک عاشقِ رسول عالِم دین نے دُکھ کی کیفیت میں کہا: ایک ضعیف حدیث پر عمل کے لئے آپ نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی؟

حدیثِ ضعیف مُحَدِّثِین کی ایک اِصْطلاح ہے، ضعیف حدیث بھی فرمانِ مصطفےٰ ہی ہے مگر اس کو روایت کرنے والے راویوں میں کچھ شرائط کی کمی ہوتی ہے۔ خیر! اُن عالِم صاحب نے کہا کہ بارش میں طواف کی فضیلت والی حدیث ضعیف ہے اور آپ نے اس ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے لئے اپنی طبیعت کا خیال نہیں کیا؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جو جواب ارشاد فرمایا، اسے دِل کے کانوں سے سنئے! فرمایا: حدیث ضعیف ہے مگر الحمدللہ! اُمّید قَوِی (یعنی پختہ) ہے۔(1)

مطلب یہ کہ حدیث ضعیف ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ حدیث کے راوی میں شرائط پُوری نہیں ہیں مگر یہ ہے تو فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی اور میں نے فرمانِ مصطفےٰ پر ہی عَمَل کیا، مجھے اللہ پاک کی رحمت سے پختہ امید ہے کہ اللہ پاک میری نیت کا اَجْر مجھے ضرور عطا فرمائے گا۔

جس کے جلوے سے اُحُد ہے تاباں، مَعْدَنِ نُور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں، دِلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں (2)

وضاحت: ہمارے پیارے پیارے، نُور والے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہ ہیں جن کے جلوے سے اُحُد چمک اُٹھا بلکہ اُحُد نُور کی کان بَن گیا، ہم بھی ان نُور والے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ہو کر اپنے دِل کو نُور بناتے ہیں۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

1300 ہجری کی بات ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عمر مبارک اس وقت 27 سال

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:209، خلاصۃً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:113۔

اور کچھ ماہ تھی، گرمی کا موسم تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کسی علمی تحقیق کے لئے باریک الفاظ میں لکھی ہوئی کتابیں مسلسل دیکھنی پڑیں، اس مسلسل محنت کی وجہ سے آنکھوں پر کچھ اَثر ہوا، ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ علمی کام میں مَصْرُوف تھے، دوپہر کے وقت آپ کو گرمی محسوس ہوئی تو آپ نے غسل فرمایا، جیسے ہی سَر پر پانی ڈالا تو یُوں لگا جیسے سَر سے کوئی چیز اُتر کر آنکھ میں آگئی ہے۔

بعد میں ایک ماہِر ڈاکٹر کو آنکھ دکھائی گئی، ڈاکٹر صاحب نے بغور مُعَائنہ (*Inspection*) کر کے کہا: کثرت سے کتابیں دیکھنے کی وجہ سے خشکی آگئی ہے، 15 دِن تک کتاب نہ پڑھیے۔ اب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی شخصیت، پُوری دُنیا سے مسلمان دِینی مسائل کا حل پوچھتے ہیں، فتوے مانگتے ہیں، ڈاکٹر صاحب 15 دِن کتابیں نہ پڑھنے کا کہہ رہے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو 15 منٹ بھی کتاب نہیں چھوڑ سکتے تھے، خیر! ایک حکیم صاحب نے مُعَائنہ کیا، انہوں نے کہا: نُزُولِ آب (یعنی پانی اُترنے) کے آثار ہیں، اللہ نہ کرے 20 سال بعد پانی اُتر آئے گا (یعنی موتیا کے مرض کی وجہ سے بینائی جاتی رہے گی)۔

بظاہر یہ سخت پریشانی کی بات تھی، کتاب چھوڑی نہیں جا سکتی، تحریری کام کرنے ہی کرنے ہیں ورنہ اُمَّت کی دِینی راہنمائی کون کرے گا؟ اور اگر خدانخواستہ بینائی میں مسئلہ ہو گیا تو یہ بھی سخت تکلیف دِہ ہو گا۔

اللہُ اَکْبَر! مشکل کے وقت ایک سچے عاشِقِ رسول کی توجہ کس طرف ہوتی ہے؟

سُبْحٰنَ اللہ! دُنیا میں ایک ہی تو دامنِ رحمت ہے جہاں غُلام پناہ لیتے ہیں:

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں | تہ دامن مجھے لے لو پناہِ بے کساں تم ہو (1)

---

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:159۔

عاشقوں کے امام اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی دامنِ مصطفےٰ میں پناہ لی، ایک حدیثِ پاک ذِہن میں آئی کہ جو بندہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً

پڑھنے والا اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے موتیے کی بیماری والے ایک شخص کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھ لی اور دِل سے مطمئن ہو گئے۔

اِس واقعہ کو 16 سال گزر گئے، 16 سال بعد ایک ماہِر ڈاکٹر کے سامنے اس بات کا ذِکر ہوا، اس نے بھی آنکھ کا مُعائنہ (Inspection) کیا اور پُورے اعتماد کے ساتھ کہا: 4 سال بعد واقعی آنکھ میں پانی اُتر آئے گا۔ مگر قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے محبوب آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد پر اتنا کچا اعتماد نہیں کہ طبیبوں (ڈاکٹروں) کے کہنے سے معاذ اللہ میرا یقین مُتَزَلزِل ہو جائے۔ الحمد للہ! 20 سال تو کیا اب 30 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر چُکا، نہ میں نے کتاب پڑھنے میں کبھی کمی کی، نہ آنکھ میں کوئی تکلیف ہوئی۔ (1)

اپنے دِل کا ہے اُنہی سے آرام، سونپے ہیں اپنے انہی کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اُس دَر کے غُلام چارۂ دَرْدِ رضا کرتے ہیں (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر کتنا پختہ یقین

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 70 تا 71، خلاصۃً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 114۔

تھا۔ اللہ پاک اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے صدقے ہمیں بھی پختہ یقین نصیب فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

سیرتِ رضا سے ملنے والے 2 اہم مدنی پھول

اے عاشقانِ رسول! ہم نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سیرتِ پاک کے بعض پہلو سننے کی سعادت حاصِل کی، آج کے بیان میں بالخصوص 2 مدنی پھول ہمیں سیکھنے کو ملے:

(1): اَحادیث پڑھنے، یاد کرنے اور سمجھنے کا شوق۔

(2): فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کامِل یقین رکھنا۔

دل میں احادیث پڑھنے کا شوق پیدا کیجئے!

ذرا غور کریں! حدیثِ پاک ہے کیا؟ ہمارے آقا، ہمارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے، جن سے ہم شفاعت کی اُمّید رکھتے ہیں، جن کے صدقے دُنیا بنی، جن کے صدقے ہم دُنیا میں آئے، جن کا صدقہ ہم کھاتے ہیں، ہمارے وہ آقا صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو اللہ پاک کے بعد سب سے بزرگ ہستی ہیں، وہ آقا صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو سب سے زیادہ عِلْم دیا گیا، وہ آقا صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو مخلوق میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں، ان پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے فرامین کو حدیث کہا جاتا ہے (ہاں! کبھی صحابۂ کرام اور تابِعین رَضِیَ اللہُ عنہم کے فرمان کو بھی حدیث کہہ دیا جاتا ہے)۔ اب غور کیجئے! ہم مسلمان ہیں، ہم آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھتے ہیں، کیا ہمارا حق نہیں بنتا؟ کہ ہم حُضُور، پُرنور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو پڑھیں، انہیں سمجھیں، ان پر عمل کریں۔ یقیناً ہمارا حق بنتا ہے۔ احادیث ہمارے آقا صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں، اَحادیث کا ایک ایک لفظ عِلْم و حکمت کا سمندر رہے، ان لفظوں میں قیامت تک آنے والوں کے لئے روشنی ہے، نُور ہے، ہدایت ہے۔ مُفَسّرِ قرآن، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اسلام میں کلامُ اللہ (یعنی قرآنِ کریم) کے بعد کلامِ رسول اللہ (یعنی حدیثِ پاک) کا درجہ ہے۔ قرآنِ کریم گویا سمندر ہے، حدیثِ پاک اس سمندر کا جہاز ہے، قرآنِ کریم رُوحانی کھانا ہے، حدیثِ پاک رحمت کا پانی ہے، جس طرح پانی کے بغیر کھانا تیار نہیں ہو سکتا، اسی طرح حدیثِ پاک کے بغیر نہ قرآنِ کریم کو سمجھا جا سکتا ہے، نہ اُس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔[1] ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ** میں تمہارے درمیان 2 چیزیں چھوڑ رہا ہوں **لَنْ تَضِلُّوْ مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا** جب تک ان دونوں کو تھامے رکھو گے، کبھی گمراہ نہ ہو گے، (1): **كِتَابَ اللهِ** (اللہ پاک کی کتاب یعنی قرآنِ کریم) (2): **وَ سُنَّةَ نَبِيِّهٖ** (اور اللہ کے نبی کی سُنّت یعنی حدیثِ پاک)۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: جس نے دِین کے متعلق 40 احادیث سیکھیں، اللہ پاک روزِ قیامت اسے عُلَما اور فقہا کے زُمرے میں اُٹھائے گا۔[3]

ایک حدیث سننے کے لئے سال بھر روزے رکھے

آہ! افسوس! اب اَحادیث پڑھنے، سننے کا شوق بالکل کم ہوتا جا رہا ہے۔ **مَاشَآءَ اللہ!** پہلے کے مسلمانوں میں اَحادیث پڑھنے کا، احادیث سننے کا، احادیث یاد کرنے کا کمال شوق ہوا

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:1، صفحہ:2 ملتقطاً۔
2 ... جامع بیانُ العلم وفضلُہ، باب معرفۃ اصول العلم...الخ، جلد:1، صفحہ:606۔
3 ... جامع بیانُ العلم وفضلُہ، باب قولہ من حفظ علی امتی...الخ، جلد:1، صفحہ:195۔

کرتا تھا، امام جلالُ الدین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بار مِصر گئے اور وہاں کے مُحَدِّث حضرت ابو حامِد مِصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: حُضُور! مجھے **حدیثِ خالِد بن ولید** سُنا دیجئے۔ حضرت ابو حامِد مِصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے ایک سال کے روزے رکھو۔

اللہ! اللہ! اندازہ لگایئے! حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا گھر بار چھوڑا، سَفَر کیا، آج کے دَور میں بھی سَفَر مشکلات سے بھرپُور ہوتا ہے، اُس وقت تو کاریں، جہاز وغیرہ بھی نہیں ہوتے تھے، مشکلات کے باوُجُود آپ مِصر پہنچے، کیوں؟ صِرْف ایک حدیثِ پاک سننے کے لئے۔ پھر جب وہاں کے مُحَدِّث صاحب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے، حدیثِ پاک سنانے کی درخواست پیش کی تو انہوں نے پُورے سال کے روزے رکھنے کا حکم دے دیا، اب انہوں نے بہانے نہیں بنائے، دِل میں خدشات نہیں لائے کہ میں اتنی دُور سے آیا ہوں، گھر بھی جانا ہے، کام کاج بھی کرنا ہے وغیرہ وغیرہ، انہوں نے کوئی بہانہ نہیں کیا بلکہ صِرْف ایک حدیثِ پاک سننے کے لئے آپ نے پُورا سال روزے رکھے، پھر حاضِرِ خِدْمت ہوئے، تب حضرت ابو حامِد مصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں وہ حدیثِ پاک سنائی۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اَحادِیث پڑھیں، اَحادیث سُنیں، اَحادیث سیکھیں، انہیں یاد کریں، احادیث کو سمجھیں اور کوشش کر کے دوسروں تک پہنچانے کی بھی سَعَادَت حاصِل کریں مگر ہاں! یاد رہے! حدیثِ پاک کو دُرُست سمجھنا اور اس سے مَسَائِل اَخذ کرنا ماہِر ترین عُلَمَا کا کام ہے، ہم نے بَس عاشقانِ رسول عُلَمَا کے پیچھے پیچھے

1 ...جامع الاحادیث، جلد:7، صفحہ:405، حدیث:14922، ملتقطاً۔

چلنا ہے۔ آج کل بعض نادان اپنی ناقِص عقل سے قرآنی آیات اور اَحادیث کی وضاحتیں کرتے رہتے ہیں، یہ سخت نقصان دِہ بات ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّار جس نے میری طرف وہ بات منسوب کی جو میں نے نہ کہی تھی، وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔[1]

اَحادِیث پڑھنے سمجھنے کے آسان ذرائع

❁ الحمد لله! دعوتِ اسلامی نے شہر شہر میں جامعات المدینہ بنا دیئے ہیں، وقت نکالئے! درسِ نظامی یعنی عالِم کورس میں داخلہ لے لیجئے! ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی کے ذریعے آن لائن دَرْسِ نظامی کر لیجئے ❁ الحمد لله! دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة (اسلامک ریسرچ سنٹر) نے حدیثِ پاک کی بہت ساری اُردو کتابیں تیار کر دی ہیں ❁ یہ حدیثِ پاک جس کے لئے حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک سال روزے رکھے، اس حدیثِ پاک اور اس کی تفصیلی وضاحت پر مشتمل مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ہے: اعرابی کے سوالات اور عربی آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات ❁ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کتاب ہے: فیضانِ رِیاضُ الصّالحین۔ اس میں 1 ہزار 8 سو 96 اَحادیث ہیں، ان احادیث کے آسان ترجمہ و تشریح پر کام جاری ہے، اس کی 6 جلدیں آچکی ہیں ❁ مکتبۃ المدینہ کی ایک کتاب ہے: اَنْوَارُ الْحدیث ❁ اسی طرح 40 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مختصر رسالہ ہے ❁ شیخِ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک نیا رسالہ اسی سال مُحَرَّمُ الْحَرَام میں تشریف لایا: فیضانِ اہلِ بیت۔ اس میں اہل بیتِ اطہار کی شان میں 40 احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ❁ اسی طرح امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک رسالہ ہے: ہر صحابیٔ نبی،

1 ...بخاری، کتابُ العلم، باب اثم من کذب علی النبی، صفحہ: 102، حدیث: 109۔

جنتی جنتی، اس میں صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شان و عظمت پر 40 اَحادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس کے عِلاوہ حدیثِ پاک کی اور بھی کافی کتابیں ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ کی ایک موبائل اپیلی کیشن ہے: Islamic Ebook Library اس میں مکتبۃ المدینہ کی تمام کتابیں موجود ہیں، اس اپیلی کیشن کے ذریعے کتابیں پڑھی بھی جاسکتی ہیں اور ڈاؤنلوڈ بھی کی جاسکتی ہیں۔ یہ موبائل اپیلی کیشن انسٹال کرلیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے، دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

غرض: آج کل اَحادیث پڑھنے، سمجھنے کے بہت سارے ذرائع موجود ہیں، اگر ہم ذِہن بنائیں تو بہت سارے رستے نکل سکتے ہیں۔ بَس دِل میں شوق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اُس شخص کو تروتازہ رکھے، جو میری حدیث سُنے، اسے یاد کرے اور دوسروں تک پہنچائے۔(1)

حضرت زکریا بِن عدّی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَاصَنَعَ اللہُ بِكَ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا: طَلَبِ حدیث کے لئے سَفَر کے سبب اللہ پاک نے میری مغفرت فرمادی۔(2)

فرامینِ مصطفےٰ پر یقین رکھنا جانِ ایمان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا مدنی پھول جو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک سے سیکھنے کو ملا، وہ ہے: فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کامِل یقین رکھنا۔

---

1 ...ابوداؤد، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، صفحہ:580، حدیث:3660۔
2 ...تاریخِ مدینہ دمشق، رقم:3555، عبداللہ بن مبارک...الخ، جلد:32، صفحہ:484۔

یہ تو ہمارے ایمان کا تقاضا ہے بلکہ اَصْل ایمان ہی یہی ہے۔ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایمان کی حقیقت ہے: اللہ و رسول پر اعتماد ہونا۔ مزید فرماتے ہیں: سچ پوچھو تو ایمان کی جان تو یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خبر پر اپنے حواس (آنکھ، کان، عقل وغیرہ) سے زیادہ اعتماد ہو، اگر ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دِن ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اس وقت رات ہے تو ہماری آنکھ جھوٹی ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سچے ہیں۔ ہماری آنکھ ہزار دفعہ غلطی کر جاتی ہے مگر ان کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوتا۔(1)

عِلْمِ حدیث کے بہت بڑے امام، امام نَوَوِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک مرتبہ دمشق کے ایک بڑے مُحَدِّث صاحب کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور ان سے اَحادیث سیکھنے لگے، یہ محدث صاحب منہ پر کپڑا ڈال کر پڑھایا کرتے تھے، امام نَوَوِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کافِی عرصہ ان کے پاس پڑھتے رہے، ایک روز انہوں نے امام نووی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے سامنے اپنے چہرے سے کپڑا اہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا منہ گدھے جیسا ہے۔ اُن مُحَدِّث صاحب نے امام نَوَوِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو نصیحت کرتے ہوئے بتایا: میں نے حدیثِ پاک پڑھی کہ "جو شخص امام سے پہلے سَر اُٹھاتا ہے، کیا اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ پاک اس کا سَر گدھے جیسا کر دے۔(2) مُحَدِّث صاحب فرماتے ہیں: یہ حدیثِ پاک میری عقل میں نہ آئی، میں نے جان بوجھ کر امام سے سَبَقت کی (یعنی رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سَر اُٹھالیا) تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔(3)

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:3، جلد:1، صفحہ:128 ملتقطاً۔
2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النہی عن سبق الامام، صفحہ:167، حدیث:427۔
3 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:560، حصہ:3 بتغیر قلیل۔

اللہ پاک ہمیں کامِل ایمان نصیب فرمائے، اَحادیث پڑھنے، سننے، سیکھنے، سمجھنے کا شوق عطا فرمائے اور حدیثِ پاک پر کامِل یقین رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت پانے، عِلْمِ دین سیکھنے، عَمَل کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، 12 دینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: مدنی مذاکرہ۔ الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عِشَاء کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ فرماتے یعنی عاشقانِ رسول کے سُوالوں کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ بھی مدنی مذاکرے میں ضرور شرکت کیا کیجئے۔

اسلام کی حقانیت دِل میں گھر کر گئی

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے مدنی مذاکرے کے متعلق اپنے تاثرات دیتے ہوئے کہا: میں پہلے غیر مسلم تھا، ایک بار رمضان المبارک میں مجھے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے دیکھنے، سننے کی سعادت ملی، الحمد للہ! مدنی مذاکروں کی برکت سے اسلام کی حقانیت میرے دِل و دماغ میں گھر کرتی چلی گئی، آخر میں نے اسلام قبول کرلیا۔

امیر اہلسنت آپ کی ہمت کا کیا کہنا | جو بد کو نیک کر دیتی ہے اس دعوت کا کیا کہنا

جو صحبت میں تری آئے وہ عشقِ مصطفےٰ پائے | میرے محسن تری مجلس، تری صحبت کا کیا کہنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سُنَّت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے [2]

امت سے ہمدردی سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک نے مجھے 3 سوال عطا فرمائے، میں نے دوبار (تو دنیا میں) عرض کرلی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری عرض اس دن (قیامت) کے لئے بچار کھی ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! امت سے ہمدردی سُنّت مصطفےٰ ہے ❀ جان کائنات بزم کائنات صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ولادتِ باسعادت کے وقت بھی ہم امتیوں کو یاد فرمایا ❀ شبِ معراج بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں یاد رکھا ❀ وصال شریف کے بعد قبرِ انور میں اتارتے ہوئے

---

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:115۔
3 ...مسلم، کتاب المسافرین، باب بیان ان القرآن..الخ، صفحہ:294، حدیث:820۔

بھی مبارک ہونٹوں پر امت کی نجات و بخشش کی دعائیں تھیں ❀ آرام دہ راتوں میں جب سارا جہاں آرام کر رہا ہوتا، وہ پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنا بستر مبارک چھوڑ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں ہم گناہگاروں کے لئے دعائیں فرمایا کرتے ہیں ❀ قیامت کے دن سخت گرمی کے عالم میں شدید پیاس کے وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدے میں رکھیں گے اور امت کی بخشش کی درخواست کریں گے ❀ امتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں گے ❀ کہیں پل صراط سے سلامتی سے گزاریں گے ❀ کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے ❀ کبھی جہنم میں گرے ہوئے امتیوں کو نکال رہے ہوں گے ❀ کسی کے درجات بلند فرمارہے ہوں گے ❀ خود غمگین ہوں گے ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے ❀ اپنے نورانی آنسوؤں سے امت کے گناہ دھوئیں گے۔[1]

پیشِ حق مُژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے	آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو	جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے پیارے آقا، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتیوں سے ہمدردی کریں، مسلمانوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں، ان کے دُکھ دَرد میں کام آئیں، ان کے لئے دُعائیں کریں، ان کی بھلائی چاہیں، جتنی ہوسکے مسلمانوں کی خیر خواہی کیا کریں، اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین

بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:164، جلد:2، صفحہ 87 ملتقطاً۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:155-156۔

اعلیٰ حضرت کا شوقِ عِلمِ دین

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...کتاب چھوڑنا گوارا نہ کیا

✿...ایمان کی جان کیا ہے؟

✿...رسمِ بسم اللہ کے وقت کی حَسِین یاد

✿...کونسا عِلم سیکھنا فرض ہے...؟

✿...علما کے لئے رزق کا غیبی انتظام

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰه

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں لکھا رہے گا، فرشتے لکھنے والے کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔(1)

عجب کرم ہے کہ خود مُجرِموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں(2)

وضاحت: یہ کیسا نرالا کرم ہے کہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اپنے گنہگار اُمّتیوں کی بخشش کروانے خود تشریف لائیں گے، ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے دُنیا میں ایک کاغذ پر درود لکھا ہو گا، سرورِ عالَم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کا لکھا ہوا یہ درودِ پاک اس کے نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیں گے، جس کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا اور اس گنہگار کو بخش دیا جائے گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...معجم اَوسَط، جلد:1، صفحہ:497، حدیث:1835۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ:93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کتاب چھوڑنا گوارا نہ کیا

1300 ہجری کی بات ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کی عمر مبارک اس وقت 27 سال، کچھ ماہ تھی، گرمی کا موسم تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کو کسی علمی تحقیق کے لئے باریک الفاظ میں لکھی ہوئی کتابیں مسلسل دیکھنی پڑیں، اس مسلسل محنت کی وجہ سے آنکھوں پر کچھ اَثر ہوا، ایک روز اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ علمی کام میں مَصرُوف تھے، دوپہر کے وقت آپ کو گرمی محسوس ہوئی تو آپ نے غسل فرمایا، جیسے ہی سَر پر پانی ڈالا تو یُوں لگا جیسے سَر سے کوئی چیز اُتر کر آنکھ میں آگئی ہے۔

بعد میں ایک ماہِر ڈاکٹر کو آنکھ دکھائی گئی، ڈاکٹر صاحب نے بغور مُعائنہ (*Inspection*) کر کے کہا: کثرت سے کتابیں دیکھنے کی وجہ سے خشکی آگئی ہے، 15 دِن تک کتاب نہ پڑھئے۔ اب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ جیسی شخصیت...!! ہزاروں، لاکھوں مسلمان دِینی

1... مسند فردوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

مسائل کا حل پوچھتے ہیں، فتوے مانگتے ہیں، ڈاکٹر صاحِب 15 دِن کتابیں نہ پڑھنے کا کہہ رہے ہیں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو 15 منٹ بھی کتاب نہیں چھوڑ سکتے تھے، خیر! ایک حکیم صاحِب نے مُعَائنہ کیا، انہوں نے کہا: نُزُولِ آب (یعنی پانی اُترنے) کے آثار ہیں، اللہ نہ کرے 20 سال بعد پانی اُتر آئے گا (یعنی موتیا کے مرض کی وجہ سے بینائی جاتی رہے گی)۔

بظاہر یہ سخت پریشانی کی بات تھی، کتاب چھوڑی نہیں جاسکتی، تحریری کام کرنے ہی کرنے ہیں ورنہ اُمَّت کی دِینی راہنمائی کون کرے گا؟ اور اگر خدانخواستہ بینائی میں مسئلہ ہو گیا تو یہ بھی سخت تکلیف دِہ ہو گا۔

اَللہُ اَکْبَر! مشکل کے وقت ایک سچے عاشِقِ رسول کی توجہ کس طرف ہوتی ہے؟ **سُبْحٰنَ اللہ!** دُنیا میں ایک ہی تو دامنِ رحمت ہے جہاں غُلام پناہ لیتے ہیں:

تیرے قدموں میں جو ہیں، غیر کا منہ کیا دیکھیں | کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا[1]

عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی دامنِ مصطفےٰ میں پناہ لی، ایک حدیثِ پاک ذِہن میں آئی کہ جو بندہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

تو پڑھنے والا اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔[2] اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے موتیے کی بیماری والے ایک شخص کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھ لی اور دِل سے مطمئن ہو گئے۔

اِس واقعہ کو 16 سال گزر گئے، 16 سال بعد ایک ماہِر ڈاکٹر کے سامنے اس بات کا ذِکر ہوا، اس نے بھی آنکھ کا مُعَائنہ کیا اور پُورے اعتماد کے ساتھ کہا: 4 سال بعد واقعی آنکھ میں

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 16۔
2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذارای مبتلی، صفحہ: 790، حدیث: 3431۔

پانی اُتر آئے گا۔ مگر قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے میرے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد پر اتنا کچا اعتماد نہیں کہ طبیبوں (ڈاکٹروں) کے کہنے سے مَعَاذَ اللہ! میرا یقین ڈگمگا جائے۔ الحمد للہ! 20 سال تو کیا اب 30 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر چکا، **نہ میں نے کتاب پڑھنے میں کبھی کمی کی، نہ آنکھ میں کوئی تکلیف ہوئی۔**[1]

اپنے دِل کا ہے اُنہیں سے آرام، سونپے ہیں اپنے اُنہیں کو سب کام
لَو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غُلام، چارۂ دَرْدِ رضا کرتے ہیں[2]

وضاحت: میرے دل کا آرام و سکون رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ہیں اسی لئے اپنے تمام کام ان کے سپرد کر دیے ہیں۔ امید لگ گئی ہے کہ اب اُن کے در کے غلام بھی میری پریشانی میں میرا ساتھ دیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ پر کامِل یقین

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں ہمارے لئے سیکھنے کی بہت باتیں ہیں؛ سب سے پہلے تو یہ دیکھئے! اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمانِ مصطفےٰ پر ایمان کیسا پختہ تھا، ایک طرف حدیثِ پاک ہے، دوسری طرف ڈاکٹر کی بات ہے مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کیا فرما رہے ہیں: **میرا فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایسا کچا ایمان نہیں کہ ڈاکٹر کے کہنے سے ڈگمگا جائے۔**

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:70-71 خلاصۃً۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:114۔

سیرتِ رضا کا ایک راز

یہ سیرتِ اعلیٰ حضرت کا ایک راز ہے۔ویسے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ ہمہ جہت شخصیت ہیں ❁ آپ بے مثال عالِم بھی ہیں ❁ بے مثال مُحَقِّق بھی ہیں ❁ بے مثال مُحَدِّث بھی ہیں ❁ ولیِٔ کامِل بھی ہیں ❁ وقت کے مُجَدِّد بھی ہیں، غرض اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کو جس پہلو سے دیکھئے! یہاں کمال ہی کمال نظر آتا ہے، البتہ اگر کہا جائے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی تقریباً 68 سالہ زِندگی مبارک کو چند لفظوں میں بیان کیا جائے تو اس کا جواب قرآنِ کریم کی اس مبارک آیت میں ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ (پارہ:28، سورۂ مجادلہ:22)	ترجمہ کَنزُالایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے خُود اپنا سَنِ تاریخ اس آیت سے نِکالا ہے،[1] عِلْمُ الْاَعداد کے اعتبار سے اس آیتِ کریمہ کے اَعداد بھی 1272 بنتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کا سالِ وِلادت بھی 1272 ہے۔اس سے پتا چلتا ہے کہ اس آیتِ کریمہ کا جو مضمون ہے، وہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرتِ پاک کا خُلاصہ ہے اور وہ کیا ہے؟ 2 باتیں: (1): ان کے دِل پر ایمان لکھ دیا گیا (2): ان کی غیب سے مدد کی جاتی ہے۔

بارش برسنے لگی

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں ایک نجومی حاضِر تھا، سیدی اعلیٰ

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:410۔

حضرت نے اس سے فرمایا: کہئے! آپ کے حِساب سے بارِش کب آنی چاہئے؟ اب نجومی نے حِساب لگانا شروع کیا، لکیریں کھینچی، زائچہ بنایا، ستاروں کی چال وغیرہ دیکھ کر بولا: اس مہینے میں پانی نہیں ہے، بارِش آئندہ ماہ ہو گی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ کا کامِل ایمان صَدْ مرحبا...!! آپ نے فرمایا: اللہ پاک ہر بات پر قادِر ہے، وہ چاہے تو آج ہی بارش برسادے۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے نجومی کو اپنی یہ بات عَمَلی طور پر (*Practically*) سمجھائی، دِیوار پر گھڑی لگی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: بتایئے! کتنے بجے ہیں؟ نجومی نے گھڑی دیکھ کر کہا: سوا گیارہ۔ فرمایا: 12 بجنے میں کتنی دیر ہے؟ نجومی بولا: پونا گھنٹہ (یعنی 45 منٹ)۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے فرمایا: پَونے گھنٹے (یعنی 45 منٹ) سے پہلے 12 بج سکتے ہیں یا نہیں؟ نجومی بولا: نہیں، پَونا گھنٹہ گزرے گا، تو ہی 12 بجیں گے۔ یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ اُٹھے اور گھڑی کی سُوئی گھما دی، فوراً ہی ٹَن ٹَن 12 بجنے لگے۔ آپ نے نجومی کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ تو کہتے تھے کہ پونے گھنٹے سے پہلے 12 بج ہی نہیں سکتے، یہ کیسے بج گئے؟ نجومی بولا: آپ نے سُوئی گھما دی ورنہ اپنی رفتار پہ تو پَونے گھنٹے کے بعد ہی 12 بجتے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے فرمایا: (یہی میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں) کہ اللہ پاک قادِر ہے، وہ جس ستارے کو جس وقت چاہے، جہاں چاہے پہنچا دے، آپ کہتے ہیں کہ بارِش اگلے مہینے ہو گی مگر میں کہتا ہوں کہ میرا ربّ چاہے تو آج اور ابھی بارِش ہونے لگے۔

بَس اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ کی زبانِ پاک سے یہ الفاظ نکلنے کی دَیر تھی کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا چھا گئی اور جھوم جھوم کر بارِش برسنے لگی۔[1]

اے عاشقانِ رضا! دیکھئے! یہاں بھی اِنہی دونوں باتوں کا ظہور ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ

1...انوارِ رضا، صفحہ:375۔

اللہ علیہ کو اپنے رَبِّ کریم کی قدرت پر یقین کتنا پختہ ہے، نجومی زائچے بنا کر دِکھا رہا ہے مگر آپ فرماتے ہیں: **میرا ربّ چاہے تو ابھی بارش ہو جائے۔** پھر غیب سے تائید بھی دیکھئے! جیسے ہی آپ کی مبارک زبان سے یہ جملہ نکلا، ادھر بارش ہونا شروع ہو گئی۔

غرض اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی پُوری سیرت پڑھ لیجئے! جگہ جگہ آپ کو یہ دونوں باتیں ملیں گی؛ (1): اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کا پختہ ایمان (2): اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی غیب سے تائید۔

کاش! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے میں ہمیں بھی پختہ یقین نصیب ہو جائے۔

ایمان کی جان کیا ہے؟

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایمان کی حقیقت ہے: اللہ و رسول پر اعتماد ہونا۔ مزید فرماتے ہیں: سچ پوچھو تو ایمان کی جان تو یہ ہے کہ رسول ُاللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خبر پر اپنے حواس سے زیادہ اعتماد ہو، اگر ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دِن ہے اور نبی کریم (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ اس وقت رات ہے تو ہماری آنکھ جھوٹی ہے اور نبی کریم (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سچے، ہماری آنکھ ہزار دفعہ غلطی کر جاتی ہے مگر ان کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوتا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِلْم کا ڈنکا بجا دیا

اے عاشقانِ رسول! اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ کی شہرت کی کئی وُجُوہات ہیں، مثلاً ❁ آپ کی وِلایت آپ کی وجہِ شہرت ہے ❁ آپ کی کرامات

1 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:3، جلد:1، صفحہ:128 ملتقطاً۔

بھی آپ کی وجہِ شہرت ہیں ❁ آپ کا عشقِ رسول ❁ آپ کی نیکی کی دعوت وغیرہ بہت ساری وُجُوہات ہیں، **ان میں سے ایک اَہَم ترین وجہِ شہرت عِلْمِ دِین ہے۔**

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے جس عظیم خاندان میں آنکھ کھولی، وہ پُورا خاندان ہی اَہْلِ عِلْم کا ہے۔ **اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ کے دادا جان مولانا رضا علی خان** بہت بڑے عالِم تھے، آپ کی علمی شان و شوکت کے دُور دُور تک چرچے تھے، پھر **اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ کے والِدِ محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللهِ علیہ** بھی بہت بڑے عالِمِ دین تھے، آپ کو رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن (یعنی عِلْمِ عقائد کے ماہِر عُلَما کے سردار) کہا جاتا ہے، اسی اَہْلِ عِلْم خاندان کے چشم و چراغ بن کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ تشریف لائے اور آپ نے دُنیا بھر میں علم کے ایسے ڈنکے بجائے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

تُو نے باطِل کو مٹایا اے امام احمد رضا!
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا!

زورِ باطِل کا، ضَلالت کا تھا جس دم ہِند میں
تُو مُجَدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا!

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا![1]

بچپن سے عِلْمِ دین کا شوق

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ کو بچپن ہی سے عِلْمِ دِین کا بہت شوق تھا، آپ کی ہمشیرہ محترمہ فرماتی ہیں: اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے کبھی پڑھنے میں ضِد نہیں کی، خُود ہی برابر پڑھنے تشریف لے جاتے تھے، آپ نے جمعہ کے دِن بھی چاہا کہ پڑھنے کو جائیں مگر والِد صاحِب کے منع فرمانے سے رُک گئے۔[2]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:525 ملتقطاً۔
2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:113 بتغیر قلیل۔

رسمِ بسم اللہ کے وقت کی حَسین یاد

قرآنِ کریم سکھانے کے لئے جو بنیادی قاعِدہ پڑھایا جاتا ہے، جیسے آج کل بچوں کو مدنی قاعدہ پڑھاتے ہیں، اس کے پہلے سبق میں بچوں کو عربی کے مُفْرد حُرُوف (یعنی عربی کے حُرُوفِ تہجی *Alphabets*) سکھائے جاتے ہیں اور دوسرے سبق میں مُرکبات (یعنی 2 حروف کی آپس میں ملی ہوئی شکلوں) کی پہچان کروائی جاتی ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی رَسْمِ بسم اللہ کا موقع تھا، آپ کے والِد صاحِب، دادا جان اور خاندان کے دیگر افراد موجود تھے، اُستاد صاحِب نے حسبِ دستور بسم اللہ شریف پڑھائی، پھر قاعدے کی پہلی تختی سے **اَلِف، با، تا** وغیرہ حُرُوفِ تہجی پڑھانا شروع کئے، اُستاد صاحِب جیسے پڑھاتے گئے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ پڑھتے گئے، جب دوسری تختی پر پہنچے تو اُستاد صاحِب نے مُرَکَّب حُرُوف پڑھاتے ہوئے فرمایا: کہو! **لَام، اَلِف**۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ خاموش ہو گئے۔ اُستاد صاحِب نے دوبارہ کہا: میاں صاحبزادے! کہو: **لَام، اَلِف**۔ اعلیٰ حضرت نے کہا: یہ دونوں حُرُوف تو میں پڑھ چکا ہوں۔ **اَلِف** بھی پڑھ لیا، **لَام** بھی پڑھ لیا، اب یہ دوبارہ کیوں پڑھائے جا رہے ہیں؟ اس پر آپ کے دادا جان نے فرمایا: بیٹا! اُستاد کا کہا مانو...!! دادا جان کی بات سُن کر اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور اُستاد کے پڑھانے کے مطابق پڑھ لیا لیکن ساتھ ہی دادا جان کے چہرے پر ایک سوالیہ نگاہ ڈالی۔ آپ کے دادا جان سمجھ گئے تھے کہ ننھے شہزادے نے بات تو مان لی مگر دِل مطمئن نہیں ہوا، اگرچہ اس گہرے سُوال کا جواب ننھے بچے کو سمجھانا مشکل تھا مگر آپ ایمانی فراست سے سمجھ چکے تھے کہ شہزادے کی عمر اگرچہ ننھی سی ہے مگر عقل و شُعُور ننھا نہیں ہے، آج کا یہ ننھا بچہ کل کو عِلْم و فن کا تاجدار ہو گا، چنانچہ آپ نے ننھے شہزادے کو مخاطب کر کے فرمایا: بیٹا! **اَلِف** ہمیشہ ساکِن (*Silent*)

ہوتا ہے، اسے اکیلے پڑھنا ممکن نہیں، پہلے آپ نے جو پڑھا، وہ **اَلِف** نہیں بلکہ ہمزہ تھا، اب لَام کے ساتھ مِلا کر **اَلِف** پڑھایا جارہا ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے دوبارہ سوال کیا: اگر یہی بات تھی تو بَا، **اَلِف** یا جیم، **اَلِف** پڑھالیا جاتا، **اَلِف** کو لَام کے ساتھ ہی کیوں ملایا گیا ہے؟ ننھی سی عمر میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ سُوال سُن کر آپ کے داداجان نے جوشِ مَحبّت میں آپ کو گلے لگالیا اور دُعائیں دے کر فرمایا: بیٹا! لَام اور **اَلِف** کی آپس میں گہری مُناسبت ہے۔ ہم جب لَام لکھتے ہیں تو اس کا درمیانی حرف **اَلِف** ہوتا ہے، اسی طرح جب **اَلِف** لکھتے ہیں تو اس کا درمیانی حرف لَام ہوتا ہے، گویا **اَلِف**، لام کا دِل ہے اور لَام، **اَلِف** کا دِل ہے۔ یُوں **اَلِف** اور لَام گویا 2 جسم ایک جان ہیں، اس لئے **اَلِف** کو لَام کے ساتھ مِلا کر پڑھایا جاتا ہے۔[1]

اَللہُ اَکْبَر! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! 4 سال کا بچہ کتنا ذہین ہوتا ہے، ہمارے ہاں تو 4 سالہ بچوں کو حُرُوفِ تہجی بھی درست پڑھنے نہیں آرہے ہوتے بلکہ آج کل تو 4 سال کے بچے فیڈر پی رہے ہوتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ ہر جہت سے ہی باکمال ہیں، صِرْف 4 سال کی عمر میں عِلْم کے وہ بند دروازے کھول رہے ہیں جن تک آج بڑے بڑوں کی رسائی نہیں ہوتی۔

اے امامِ اہلِ سنّت نائبِ شاہِ اُمَم | کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا[2]

علمی بچپن کی چند جھلکیاں

اے عاشقانِ رسول! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑے ہو کر جو عِلْم کے دریا بہائے، وہ تو بہائے ہی ہیں، آپ کے مبارک بچپن کو بھی دیکھا جائے تو عالمانہ کمال نظر آتا ہے

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:110 بتغیر۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:525۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کو بچپن ہی سے عِلْمِ دین سیکھنے کا بہت شوق تھا آپ اپنے والِدِ محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں بیٹھا کرتے، ان سے جو بھی دِینی مسائل سنتے، انہیں اپنے دِماغ میں محفوظ کرتے رہتے تھے، پھر جب کسی کو اس کے خِلاف کرتا دیکھتے تو فوراً بڑی جُرْءَت سے فرما دیتے کہ یہ مسئلہ یُوں نہیں بلکہ یُوں ہے[1] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ خود فرماتے ہیں: میرے اُستادِ محترم جن سے میں ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے تو میں ایک دو مرتبہ کتاب دیکھ کر بند کر دیتا، جب اُستاد صاحِب سبق سنتے تو حرف بہ حرف سنا دیتا تھا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر اُستاد صاحِب کو تعجب ہوتا، ایک دِن مجھ سے کہنے لگے: **احمد میاں! یہ تو بتاؤ کہ تم آدمی ہو یا جن؟** مجھے پڑھانے میں دَیر لگتی ہے، تمہیں یاد کرنے میں دیر نہیں لگتی۔[2] میں نے کہا: **خدا کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں! اللہ پاک کا فضل و کرم شامِلِ حال ہے**[3] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ صِرف ساڑھے 3 سال کی عمر مبارک میں ایک عربی شخص سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی[4] ساڑھے 4 سال کی عمر میں آپ نے ناظرہ قرآنِ کریم ختم فرمایا[5] 6 سال کی عمر شریف میں ربیع الاول کے مہینے میں منبر پر جلوہ افروز ہو کر بہت بڑے مجمعے کے سامنے تقریر فرمائی[6] آپ نے 8 سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا، جسے دیکھ کر آپ کے والِد

1 ...فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 84۔
2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد: 1، صفحہ: 112۔
3 ...تذکرۂ امام احمد رضا، صفحہ: 5۔
4 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد: 1، صفحہ: 106 خلاصۃً۔
5 ...تذکرۂ امام احمد رضا، صفحہ: 3 بتغیر قلیل۔
6 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 30، صفحہ: 16 بتغیر قلیل۔

صاحِب نے فرمایا: اس جیسا فتویٰ کوئی بڑا آدمی لکھ کر دکھائے تو ہم جانیں....!![1]

دَرْسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کے دوسرے یا تیسرے درجے میں هِدَايَةُ النَّحو نامی عربی کی ایک کِتاب پڑھائی جاتی ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے 8 سال کی عمر مبارک میں اس کتاب کی عربی میں شرح لکھی[2] 10 سال کی عمر مبارک میں آپ اُصُولِ فقہ کی بہت مشکل کتاب مُسَلَّمُ الثُّبُوت پڑھی اور اس کی تحقیقی شرح لکھنے کی سعادت پائی۔[3] مُسَلَّمُ الثُّبُوت آج کل تَخَصُّص فِي الْفِقْه (یعنی 8 سالہ درسِ نظامی کے بعد مفتی کورس) میں پڑھائی جاتی ہے اور آج کل اسے پڑھنا تو دُور کی بات پڑھانے والے بھی بہت کم ملتے ہیں 13 سال 10 ماہ، 4 دِن کی عمر مبارک میں آپ نے مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل فرمائی، اسی عمر شریف میں پہلا باقاعدہ فتویٰ لکھا اور مفتی کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔[4]

علم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں | جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا

حالتِ مرض میں علمی خِدمات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو عِلْمِ دِین کا ایسا شوق تھا کہ بیماری کی حالت میں بھی کتابوں سے دُور رہنا گوارا نہیں فرماتے تھے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو اَکْثَر بُخار، دَردِ سَر اور دَرْدِ کمر رہا کرتا تھا، اس کے باوُجُود آپ کی علمی مَصْرُوفیات میں کبھی کمی نہیں آئی۔ آپ تقریباً 68 سال دُنیا میں رہے، ان میں سے آخری سالوں میں مختلف جسمانی اَمراض کا سامنا رہا، آپ کی اِن

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:323 ملتقطاً۔
2... فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:17 بتغیر قلیل۔
3... فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:17 بتغیر قلیل۔
4... فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:17 بتغیر قلیل۔

آخری سالوں کی بھی علمی خدمات پر نظر دوڑائیں تو عقل دھنگ رہ جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کو عِلْمِ دِین پڑھنے، پڑھانے، عِلْمِ دِین کے ڈنکے بجانے کا کیسا شوق تھا جو کسی حالت میں کم ہوتا ہی نہیں تھا۔

آخری 10 سالوں کی چند علمی خدمات

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کے آخری 10 سال جن میں عموماً جسمانی امراض کا سامنا رہا، ان سالوں میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بہت ساری کتابیں لکھیں مثلاً انہیں سالوں میں ❁ قرآنِ کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان تحریر فرمایا ❁ سُورۂ مُمْتَحِنَه کی چند آیات کی تفسیر و وَضاحت پر مشتمل 126 صفحات کا نہایت علمی و تحقیقی رسالہ اَلْمُحَجَّةُ الْمُؤْتَمِنَه انہیں سالوں کی تحریر ہے ❁ ایک سائنس دان کے رَد میں لکھا گیا 140 صفحات کا خالِص سائنسی رسالہ فوزِ مُبین ❁ سجدۂ تعظیمی کی حُرمت سے متعلق 113 صفحات کا رسالہ اَلزُّبْدَةُ الزَّکِیَّه اور اس کے عِلاوہ بہت سارے رسائل و فتاویٰ جات انہی آخری سالوں کی تحریرات ہیں۔

ایک ہی وقت میں 4 اَفراد کو لکھواتے

مولانا حسین صاحِب میرٹھی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ایک مرتبہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کی طبیعت مبارک ناساز تھی، ڈاکٹروں نے لوگوں سے ملنے، باتیں کرنے اور تحریری کام کرنے سے منع کر دیا۔

ڈاکٹروں کی اس درخواست پر عَمَل کا یہ طریقہ رکھا گیا کہ ان دِنوں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے شہر سے باہَر ایک گھر میں رہائش کا انتظام کر دیا گیا۔ وہاں عام لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں تھی، مولانا حُسَین میرٹھی صاحِب فرماتے ہیں: میں وہاں حاضِر ہوا؛ اعلیٰ

حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے مغرِب کی نَماز ادا کی، پھر اپنے پلنگ پر تشریف فرما ہو گئے، قریب ہی کرسیاں رکھ دی گئیں، 4 اَصحاب: مولانا مصطفےٰ رضا خان، مفتی امجد علی اعظمی اور مولانا حشمت علی لکھنوی اور ایک اَور صاحِب رَحمۃُ اللہِ علیہم حاضِر ہوئے اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے خطوط کا ایک بنڈل نکالا اور مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ کو دیتے ہوئے فرمایا: آج 30 خطوط آئے تھے، ایک میں نے دیکھ لیا، 29 یہ ہیں۔ مفتی امجد علی اعظم رَحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک خط کا لفافہ کھولا، کئی صفحات پر مشتمل چند سُوالات تھے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک سُوال سُنا اور جواب میں ایک جملہ بولا، مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ وہ جملہ لکھنے لگے، مفتی امجد علی صاحِب جملہ لکھ رہے تھے کہ درمیان میں دوسرے صاحِب نے دوسرا خط سنانا شروع کیا، ساتھ ہی اعلیٰ حضرت نے دوسرے سُوال کا جواب لکھوانا شروع کر دیا، ان دوسرے صاحِب کو ایک جملہ لکھوایا، یہ لکھنے میں مَصرُوف ہوئے تو تیسرے صاحِب نے اپنا خط سنانا شروع کیا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کا خط سُن کر ان کا بھی جواب لکھوانا شروع کر دیا، انہیں ایک جملہ لکھوایا، وہ جملہ لکھنے میں مَصرُوف تھے کہ چوتھے صاحِب نے اپنا خط سنانا شروع کر دیا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کا بھی جواب لکھوانا شروع کیا، اب ترتیب یہ تھی کہ اعلیٰ حضرت ایک جملہ لکھواتے، ایک صاحِب وہ جملے لکھنے لگتے، اتنے میں دوسرے صاحِب سوال سناتے، جب وہ پہلے صاحِب جملہ مکمل کر لیتے تو کہتے: جی حُضُور! اب دوسرے صاحِب خاموش ہو جاتے، اعلیٰ حضرت ان پہلے کو دوسرا جملہ لکھواتے، وہ جتنی دیر میں جملہ لکھتے، اتنی دیر میں دوسرے صاحِب کو جملہ لکھوایا جاتا، جب یہ جملہ لکھ لیتے تو کہتے: جی حُضُور! اب ان دو شخص کے جی **حُضُور!** کہنے کے درمیان میں جتنا وقت تھا، اس وقت میں تیسرے صاحِب کو جملہ لکھوا دیا جاتا، جب یہ جملہ لکھ لیتے

تو کہتے: جی حُضُور! ان تینوں کے جی حُضُور! کہنے کے درمیان میں جتنا وقت تھا، اس میں آپ چوتھے صاحِب کو فتویٰ لکھواتے۔ اسی درمیان میں ایک شخص حاضِر ہوا اور اس نے شرعی مسائِل پوچھنا شروع کر دیئے، اب سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ ایک ہی وقت میں 4 افراد کو فتویٰ لکھوا بھی رہے تھے اور پانچویں کو زبانی جوابات بھی دے رہے تھے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے 29 خطوط کے جوابات لکھوا دیئے۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ لگایئے! یہ کیسا شوق ہے، عِلْمِ دین سے کیسی محبّت ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ بیمار ہیں، ڈاکٹروں نے درخواست کی ہے کہ لوگوں سے ملنا بھی نہیں ہے، زیادہ باتیں بھی نہیں کرنی اور زیادہ کام بھی نہیں کرنا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ نے ان کی صِرْف اتنی درخواست مانی کہ عام لوگوں سے ملاقات نہ ہو گی، دِن کے وقت خُود لکھوں گا اور رات کو لکھوایا کروں گا، یہ ڈاکٹروں کی اس درخواست پر عمل کا انداز ہے کہ آپ ایک وقت میں 4 فتوے لکھوا بھی رہے ہیں اور پانچویں کو زبانی جواب بھی دے رہے ہیں۔

اے امامِ اہلِ سنت نائبِ شاہِ اُمَم ... کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا
عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں ... جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا
حَشْر تک جاری رہے گا فیضِ مُرشد آپ کا ... فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا[2]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللهِ علیہ عِلْمِ دِین سیکھنے کے کتنے شوقین تھے۔ کاش! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہ کے صدقے ہمیں بھی شوقِ عِلْمِ دِین نصیب ہو جائے۔

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 225-226 خلاصۃً۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 525۔

عِلْمِ دِین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے

صحابیِ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْبَحْرِ عِلْمِ دِین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور طالِبِ عِلْم (دِین) کے لئے ہر چیز یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دُعا کرتی ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین سیکھنے کی کیسی عظیم برکات ہیں کہ طالِبِ عِلْمِ دین اپنے کاموں میں مشغول ہوتا ہے، عِلْم سیکھتا ہے، دِینی کتابیں پڑھتا ہے، قرآنی آیات اور احادیث یاد کر رہا ہوتا ہے اور دُنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دُعا کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ کیسی خوش بختی ہے...!! سُبْحٰنَ اللہ!

کونسا عِلْم سیکھنا فرض ہے...؟

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی، اس میں فرمایا گیا کہ عِلْم حاصِل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس حدیثِ پاک میں کونسا عِلْم مراد ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی علم مُراد ہے۔ لِہٰذا ❁ سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے ❁ اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے، اس کا سیکھنا) ❁ پھر رَمَضانُ الْمُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کے لئے روزوں کے ضَروری مسائل ❁ جس پر

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:325، حدیث:5266۔

زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل ❁ اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے ❁ نکاح کرنا چاہے تو نکاح کے ❁ تاجر کو تجارت کے ❁ خریدار کو خریدنے کے ❁ نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے ❁ غرض ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔

❁ اِسی طرح ہر ایک کے لئے حلال و حرام کے مسائل بھی سیکھنا فرض ہے ❁ مسائلِ قلب (باطِنی مسائل) یعنی باطِنی فرائض مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ ❁ اسی طرح باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، وغیرہ اوران کا علاج سیکھنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے ❁ اسی طرح مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکہ، ایذائے مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جاسکے۔(1)

خدایا ہم اسلامی اَحکام سیکھیں | بچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

دُنیوی عِلْم سیکھنے کی شرائط

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل دُنیوی عُلوم سیکھنے کا رُجحان بہت بڑھ گیا ہے، بہت سارے مسلمان اپنے دُنیوی مستقبل کو سنوارنے کی خاطر طرح طرح کے دُنیوی عُلوم سیکھتے اور اس کے لئے بہت محنت و مشقت اُٹھاتے ہیں۔ بے شک دُنیوی عِلْم سیکھنے کے دُنیوی طَور پر فائدے بھی ہیں اور دُنیوی عِلْم سیکھنے کو مطلقاً ناجائز بھی نہیں کہا جاسکتا، البتہ دُنیوی عِلْم سیکھنے کے لئے

1 ...نیکی کی دعوت، صفحہ: 136۔

کچھ شرائط ہیں، انہیں پُورا کرنا ضروری ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ وہ عُلُوم جن میں کفریات کی تعلیم ہو، ان کا پڑھنا حرام ہے ❀ ہاں! جائز عُلُوم (جن میں اسلامی عقائد و تعلیمات کے خِلاف باتیں نہ ہوں، وہ عُلُوم) جائز نوکری کے لئے پڑھنا جائِز ہے ❀ جبکہ ان میں ایسا مشغول نہ ہو کہ دِین کا ضروری عِلْم نہ سیکھ پائے، ورنہ وہ دُنیوی عِلْم جو فرض عِلْمِ دِین سیکھنے سے باز رکھے، حرام ہے ❀ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے دِین واَخْلاق پر اَثَر نہ پڑے ❀ اسلامی عقائد و خیالات پر ثابِت قدم اور مسلمانی وَضْع پر قائِم رہے، یہ سب شرائط پائی جائیں تو جائِز رِزْق حاصِل کرنے کے لئے جائِز دُنیوی عِلْم سیکھنے میں حرج نہیں۔ (1)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: ہر شخص جس حالت میں ہے، اس کے متعلق شرعی اَحْکام سے واقِف ہو، یہ فرضِ عین ہے، جب تک یہ عِلْم حاصِل نہ کرلے جغرافیہ، تاریخ وغیرہ (دُنیوی عُلوم) سیکھنے میں وقت ضائع کرنا جائِز نہیں۔ (2)

لِہٰذا جو دُنیوی عِلْم سیکھتے ہیں، ان پر لازِم ہے کہ پہلے ضروری دِینی عِلْم سیکھیں، صِرف وہی عُلُوم پڑھیں جو قرآن و حدیث اور اسلامی تعلیمات کے مُخَالِف نہ ہوں، جن عُلُوم میں دِین کے مُخَالِف باتیں ہوں، وہ عُلُوم ہرگز نہ پڑھیں اور اس کے ساتھ ساتھ دُنیوی عِلْم پڑھتے ہوئے بھی اسلامی اَخْلاق اور اسلامی حُلْیَہ (مثلاً داڑھی وغیرہ) برقرار رکھیں۔ ان شرائط کے ساتھ جائِز دُنیوی عِلْم سیکھنا جائِز ہے۔

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:708-709۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:647۔

خدایا ہم اسلامی اَحکام سیکھیں | بچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عُلَمائے کرام کے درجات بلند کئے جاتے ہیں

پارہ28، سورۂ مُجَادَلہ آیت:11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ	ترجمہ کنزُ الایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

صحابیِ رسول، سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عُلَمائے کرام عام مؤمنین سے 700 درجے بلند ہوں گے اور ان کے ہر 2 درجوں کے درمیان 500 سال کی مسافت (یعنی دُوری) ہو گی۔(1)

عِلْم، دِین کا قُطب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! عِلْمِ دین کی کیسی بلند شان ہے کہ عُلَمائے کرام کو روزِ قیامت عام لوگوں سے بہت اُونچے درجات ملیں گے۔ حُجّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِلْم کامیابی کی بنیاد اور دِین کا قُطب ہے۔(2)

عِلْم زندگی اور جہالت موت ہے

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیا و آخرت میں کوئی کمال عِلْمِ دین کے بغیر حاصِل نہیں ہو سکتا اور یہاں تک کہ عِلْمِ دین کے بغیر ایمان بھی

1…قُوْتُ الْقُلُوب، جلد:1، صفحہ:241۔
2…فیضانِ علم و علما، صفحہ:7۔

ناقِص رہتا ہے۔ اسی لئے عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ بَابُ اللهِ الْاَقْرَب یعنی عِلْم اللہ پاک کی بارگاہ تک پہنچنے کا سب سے قریب ترین دروازہ ہے وَالْجَهْلُ اَعْظَمُ حِجَابٌ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الله یعنی اور جہالت تمہارے اور اللہ پاک کے درمیان سب سے بڑا حِجاب (یعنی پردہ) ہے۔

مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللهِ علیہ مزید فرماتے ہیں: عِلْم زِندگی اور جہالت موت ہے۔[1]

طالِبِ عِلْمِ دین پر کرم ہو گیا...

حضرت یحییٰ بن یحییٰ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ مفتیٔ مدینہ، حضرت مالِک بن اَنَس رَحمۃُ اللهِ علیہ کے شاگرد ہیں، فرماتے ہیں: پہلے دِن جب میں حضرت امام مالِک بن اَنَس رَحمۃُ اللهِ علیہ کی خدمت میں پڑھنے کے لئے حاضِر ہوا، آپ نے میرا نام پوچھا، پھر فرمایا: اللہ! اللہ! اے یحییٰ! عِلْمِ دین سیکھنے میں خوب کوشش کرو...! تمہاری ترغیب کے لئے میں تمہیں ایک واقعہ سُناتا ہوں۔ ایک مرتبہ مُلکِ شام سے تمہاری ہی عمر کا ایک نوجوان مدینۂ منورہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے آیا، وہ ہمارے ساتھ پڑھتا تھا، دورانِ طالبِ علمی ہی اسے موت آ گئی، میں نے اس نوجوان کے جنازے جیسا کسی کا جنازہ نہیں دیکھا، مدینۂ منورہ کا کوئی عالِم، کوئی طالِبِ عِلْم ایسا نہیں تھا جو ان کے جنازے پر نہ آیا ہو، اس وقت کے بہت بڑے عالِمِ دین حضرت ربیعہ رَحمۃُ اللهِ علیہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر حضرت ربیعہ، حضرت زید بن اسلم، حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت ابنِ شِہاب رَحمۃُ اللهِ علیہم (یعنی اس وقت کے بہت بڑے بڑے عُلمائے کرام) نے انہیں قبر میں اُتارا۔

اس خوش نصیب طالِبِ عِلْم کی وفات کے تیسرے دِن ایک شخص نے انہیں خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہے: ایک خوبصورت نوجوان ہے، اس نے سفید لباس پہنا ہے، سبز

1 ...فیضانِ علم و علما، صفحہ: 7-8۔

عمامہ سر پر سجایا ہے اور ایک خوبصورت گھوڑے پر بیٹھا آسمان سے اُتر رہا ہے، خواب دیکھنے والے نے اس کا یہ مقام و مرتبہ دیکھ کر حیرانی سے پوچھا: اے نوجوان! تم اس مقام پر کیسے پہنچے؟ نوجوان نے کہا: مجھے میرے عِلْمِ دِین نے یہاں تک پہنچایا، عِلْم کا ہر وہ باب جو میں نے سیکھا تھا، اللہ پاک نے ہر باب کے بدلے مجھے جنّت میں ایک درجہ عطا فرمایا، پس عِلْمِ دین کی برکت سے مجھے درجات ملتے گئے، ملتے گئے، اگرچہ میں طالِبِ عِلْم تھا مگر اللہ پاک کے فضل و کرم سے عُلَمائے کرام کے درجے تک پہنچا دیا گیا، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا: میرے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے وارثوں کے درجات بلند کرو! بے شک میں نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لازِم کیا ہے کہ جو بھی عالِمِ دین ہو یا طالِبِ عِلْمِ دِین ہو، اُن سب کو ایک ہی درجے میں رکھا جائے گا۔ وہ خوش نصیب طالِبِ عِلْم بولا: میں بھی طالِبِ عِلْمِ دین تھا، پس اللہ پاک نے مجھے بلند درجات عطا فرمائے، یہاں تک کہ میرے اور رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان صِرْف 2 درجات کا فاصلہ رِہ گیا، ایک درجہ وہ جہاں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور دوسرا درجہ وہ جہاں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور پچھلے نبیوں پر ایمان لانے والے موجود ہیں، ان 2 درجات کے بعد جو درجہ ہے وہ عُلَمائے کرام اور طُلَبائے عِلْمِ دِین کے لئے ہے۔ طالِبِ عِلْمِ دین نے اللہ پاک کی عنایات کا مزید ذِکْر کرتے ہوئے کہا: میں جب عُلَمائے کرام والے درجے میں پہنچا تو وہاں موجود عُلَمائے کرام نے میرا خوب اچھے طریقے سے اِستقبال کیا، پھر اللہ پاک نے ہمیں خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: اے گروہِ عُلَما...! یہ میری جنّت ہے، یہ میں نے تمہیں عطا کی، یہ میری رِضا ہے، بے شک میں تم سے راضی ہوا، میں تمہیں عطا فرماؤں گا، جس کی تم خواہش کرو گے اور جس جس کی تم شفاعت کرو گے، میں تمہاری

شفاعت قبول فرماؤں گا۔

یا خُدا! میری مغفرت فرما
باغِ فردوس مَرحَمت فرما!
تُو گُناہوں کو کر معاف اللہ
میری مقبول معذرت فرما!
مصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر
تُو عنایت مُدَاوَمَت فرما!
موت ایماں پہ دے مدینے میں
اور محمود عاقبت فرما!
سرفراز اور سُرخُرو مولیٰ
مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما![1]

علّامہ اِبْنِ بَطّال رَحمۃُ اللہِ علیہ یہ ایمان افروز واقعہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ تمام فضائِل اُن کے لئے ہیں جو صرف و صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے عِلْمِ دین سیکھیں اور اپنے عِلْم پر عَمَل بھی کریں۔[2]

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی زبانی بارگاہِ رسالت میں اِسْتِغاثہ پیش کرتے ہیں:

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم!
پر سگِ دربار ہوں کر دو کرم!
آہ! پلّے کچھ نہیں حُسنِ عَمَل
مفلس و نادار ہوں کر دو کرم!
ناقص و بیکار ہوں کر دو کرم![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:75 ملتقطاً۔
2 ...شرح صحیح بخاری لابن بطال، کتاب العلم، جلد:1، صفحہ:134-135۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:256 ملتقطاً۔

عِلْم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارَبّ!

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! خوش نصیب طالِبِ عِلْم کو عِلْمِ دین کے لئے گھر بار چھوڑنے، خوب اِخْلاص اور محنت و لگن کے ساتھ طلبِ عِلْمِ دین میں مَصْرُوف رہنے کی کیسی برکات نصیب ہوئیں، ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! یہ نوجوان کیسا خوش بخت تھا، اس نے عِلْمِ دین سیکھنے کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑا، ماں باپ اور عزیز رشتے داروں سے جُدائی اختیار کی، مُلکِ شام سے مدینۂ طَیِّبہ حاضِر ہوا، عِلْمِ دین سیکھتے سیکھتے اسے موت آئی تو اِنعام کیا ملا، وقت کے تمام بڑے بڑے عُلَما اس کے جنازے میں شریک ہوئے، وقت کے آئمہ کرام نے اسے قبر میں اُتارا، کرم بالائے کرم یہ کہ اللہ پاک نے اسے جنّت میں بلند درجات عطا فرمائے، اسے عُلَمائے کرام کے درجے میں مقام عطا فرمایا۔ سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی عِلْمِ دین سیکھنا نصیب فرمائے۔

زِندگی ہو مری پروانے کی صُورت یارَبّ!
عِلْم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارَبّ!

عُلَما انبیا کے وارِث ہیں

حضرت کَثِیر بن قَیْس رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں دِمَشْق کی مسجد میں صحابیٔ رسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں حاضِر تھا، اس وقت آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس نے عرض کیا: اے ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک حدیث بیان فرماتے ہیں، میں وہ حدیثِ پاک سیکھنے کے لئے مدینۂ منورہ سے آیا ہوں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا تم تجارت کے لئے نہیں آئے؟

عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تجارت کے عِلاوہ (دِمَشْق میں) تمہیں کوئی اور کام ہو، جس کے لئے تم آئے ہو؟ عرض کیا: نہیں (میں تو صِرف حدیثِ رسول سیکھنے کے لئے اتنی دور سے حاضِر ہوا ہوں، اس کے عِلاوہ میرا کوئی اور مقصد نہیں ہے)۔ اس پر حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ نے طالِبِ عِلْمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: ❁جو عِلْم (دِین) سیکھنے کے لئے کسی رستے پر چلے، اللہ پاک اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے ❁بے شک فرشتے طالِبِ عِلْم (دِین) سے خوش ہو کر، اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں ❁بے شک زمین و آسمان کی تمام مخلوق، یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی طالِبِ عِلْم (دین) کے لئے دُعائے مغفرت کرتی ہیں ❁بے شک عالِم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر ❁**بے شک عُلَمَا انبیا کے وارِث ہیں،** بے شک اَنبیائے کرام علیہم السَّلام ورثے میں دِرْہم و دِینار (یعنی مال و دولت) نہیں چھوڑتے، اَنبیائے کرام علیہمُ السَّلام تو ورثے میں صِرف عِلْم چھوڑتے ہیں، **پَس جس نے عِلْمِ (دین) حاصِل کیا، اس نے بڑا حِصّہ حاصِل کر لیا۔**[1]

عِلْمِ دین سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! طالِبِ عِلْمِ دین کی کیسی بلند شان ہے، طالِبِ عِلْمِ دین کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے، طالِبِ عِلْمِ دین کے لئے فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، طالِبِ عِلْمِ دین کے لئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق، فرشتے، درخت، پتھر، چرند، پرند، یہاں تک کہ مچھلیاں بھی دُعائے مغفرت کرتی ہیں اور اَہَم ترین فضیلت

1...ابنِ ماجہ، مقدمہ، باب فضل العلم، صفحہ: 49، حدیث: 223۔

یہ کہ عُلَمائے دِین انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے وارِث ہیں۔ حُجَّةُ الْاِسْلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح نبوت سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اسی طرح نبوت کی وراثت (یعنی عِلْمِ دین) سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں۔ (1)

عِلْمِ دین سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصِل کرو! کیونکہ ❁ اللہ پاک کی رضا کے لئے عِلْم سیکھنا خوفِ خُدا ہے ❁ عِلْم کی تلاش عبادت ہے ❁ عِلْم کی تکرار کرنا (یعنی سبق یاد کرنے کے لئے بار بار پڑھنا) تسبیح ہے ❁ بے عِلْم کو عِلْم سکھانا صدقہ ہے ❁ عِلْم کو اس کے اَہْل پر خرچ کرنا نیکی ہے ❁ عِلْم حلال و حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے ❁ عِلْم اَہْلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے ❁ عِلْم باعِثِ راحت ہے ❁ عِلْم رفیقِ سفر ہے ❁ عِلْم تنہائی کا ساتھی ہے ❁ عِلْم تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے ❁ عِلْم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے ❁ عِلْم دوستوں کے نزدیک زینت ہے ❁ اللہ پاک عِلْم کے ذریعے قوموں کو بلندی عطا فرماتا ہے ❁ اللہ پاک عِلْم کے ذریعے سے قوموں کو امام بنا دیتا ہے، پھر ان کی پیروی کی جاتی ہے ❁ عُلَما کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے ❁ فرشتے عُلَما کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں ❁ عُلَما کے لئے ہر خشک و تَر، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور، سب دُعائے مغفرت کرتے ہیں ❁ عِلْم دِل کی زِندگی ہے ❁ عِلْم اندھیرے میں آنکھوں کا نور ہے ❁ عِلْم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازِل کو پالیتا ہے ❁ عِلْم عَمَل کا امام ہے ❁ عَمَل عِلْم کے تابع ہے ❁ خوش نصیبوں کے دِل میں عِلْم

---

1 ...احیاءُ العلوم مترجم، جلد:1، صفحہ:45۔

ڈال دیا جاتا ہے ✿ جبکہ بدبختوں کو عِلْم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علما کے لئے رزق کا غیبی انتظام

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ دِین کی سمجھ بوجھ حاصِل کرتا ہے، اللہ پاک اس کے غموں اور پریشانیوں کو کافِی ہو جاتا ہے اور اسے **ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے، جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔**[2]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ ہمت کریں، نفس سستی دِلاتا ہے، شیطان وسوسے ڈالتا ہے، یہ دونوں ہمارے دُشمن ہیں، ان کی ایک نہ سُنیں، اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک فرمان پر دھیان لگائیں، عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصْرُوف ہو جائیں، پریشانیاں آئیں گی، مشکلات آئیں گی، قربانیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں مگر کوئی بات نہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک ان غموں اور پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا اور رِزْق کا بھی ایسی جگہ سے انتظام فرما دے گا، جہاں سے ہمارا وَہم و گمان بھی نہیں ہو گا۔

دعوتِ اسلامی اور فروغِ عِلْمِ دین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا نُور دُنیا بھر میں پھیلانے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے۔

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب العلم، صفحہ:42-43، حدیث:8 ملتقطاً۔
2 ... جامع بیان العلم وفضلہ، جلد:1، صفحہ:199، حدیث:216۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک ہزاروں جامعاتُ المدینہ چل رہے ہیں، جہاں اسلامی بھائیوں و اسلامی بہنوں کو الگ الگ جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی (یعنی عالِم و عالِمہ کورس) کروایا جاتا ہے۔ الحمدللہ! جامعۃ المدینہ میں **عِلْمِ تفسیر و اُصولِ تفسیر، عِلْمِ حدیث و اُصولِ حدیث، عِلْمِ فقہ و اُصولِ فقہ، عِلْمِ کلام، مختلف عُلُومِ لغت مثلاً عِلْمِ نحو، عِلْمِ صرف، عِلْمِ بیان، عِلْمِ بدیع، عِلْمِ معانی** وغیرہ تقریباً 15 عُلُوم و فُنون سکھائے جاتے ہیں، اب تو اللہ پاک کے فضل اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے دعوتِ اسلامی کا اپنا **تعلیمی بورڈ کنز المدارس** بھی بَن چکا ہے، جامعۃ المدینہ میں امتحانات کنز المدارس بورڈ کے تحت ہی دلوائے جاتے ہیں اور **M.A** اسلامیات کی ڈگری بھی دی جاتی ہے۔

جامعۃُ المدینہ میں داخلے جاری ہیں، داخلہ لیجئے! اپنے بچوں کو، بچیوں کو داخِل کروایئے! اپنے عزیز رشتے داروں اور دوست احباب کا ذِہن بنایئے، انہیں بھی جامعۃ المدینہ میں داخِل کروایئے! الحمدللہ! جامعۃ المدینہ کے تحت پاکستان کے کچھ شہروں میں نائٹ جامعۃ المدینہ بھی چل رہے ہیں۔ جس میں جاب ہولڈرز، یونیورسٹی و کالجز کے سٹوڈنٹس اور کاروباری مصروفیات رکھنے والوں کے لئے درس نظامی کی ساڑھے 3 گھنٹے کی اور 2 سالہ کورس کی رات کو 2 گھنٹے کی کلاسز ہوتی ہیں آپ بھی درس نظامی یا 2 سالہ کورس میں داخلہ لے لیجئے اور عِلْمِ دین سیکھئے اور دین کی خِدمت میں مَصرُوف ہو جایئے! اللہ پاک ہم سب کو عالِمِ باعَمَل بن کر دوسروں کو بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

اے عاشقانِ رسول! عِلْمِ دِین سیکھنے کا ایک آسان ترین ذریعہ **مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشا کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (Live) **مدنی مذاکرہ** فرماتے یعنی دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول کے پوچھے گئے سوالوں کے عِلْم و حکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام بھی ہے۔ دُنیا اور آخرت کی بہتریاں پانے، اولیائے کرام کا فیضان حاصِل کرنے، دِل میں عشقِ رسول بڑھانے، عِلْمِ دِین کے نُور سے آراستہ ہونے اور نیک نمازی بننے کے لئے **مدنی مذاکرے** میں شرکت کیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے!

آیئے! ترغیب کے لئے **مدنی مذاکرے** کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

بچے بھی نمازی بن گئے

تحصیل تَلہ گنگ (ضلع چکوال، صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے: پہلے میں معاشرے کا بہت بگڑا ہوا انسان تھا۔ سگریٹ، چرس، شراب جو ملتا اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیتا، ایک بار مجھ پر کرم ہوا اور میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے، روزانہ رات کو مدنی چینل پر **مدنی مذاکرہ** دیکھنا بھی نصیب ہو گیا، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت بھری باتوں نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا، الحمد للہ! میں نے گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور چہرے کو داڑھی شریف سے سجا لیا، پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرنے لگا، مجھے نمازیں پڑھتا دیکھ کر میرے 12 سالہ بیٹے اور 10 سالہ بیٹی نے بھی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ بیٹا تو باجماعت نماز کی

ادائیگی کے لئے میرے ساتھ مسجد جاتا ہے۔[1]

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ | اخلاق کا تہذیب کا طریقت کا خزینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن مع تفسیر اپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی عِلْمِ دین سیکھنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Quran with Tafseer*** (قرآن مع تفسیر)۔ یہ اپلی کیشن ***Android*** اور ***IOS*** دونوں طرح کی ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ کر کے استعمال کی جا سکتی ہے، اس اپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، آقائے نعمت، اِمامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان ❁ دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نہایت آسان ترجمہ، ترجمۂ کنز العرفان اور ❁ آسان انداز میں لکھی گئی، اُردُو کی سب سے جدید (***Latest***) تفسیر صراط الجنان شامل ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں، اس اپلی کیشن کی مدد سے قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر بآسانی سمجھ بھی سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات کو، ترجمہ اور تفسیر کو وٹس ایپ (***What's App***)، فیس بُک (***Facebook***) وغیرہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کر سکتے ہیں۔ اس اپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، عِلْمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فیضان مدنی مذاکرہ، صفحہ: 72۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** یعنی جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا" سُنَّت ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: (1): میری اُمَّت کی اَفْضَل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] **(2):** جو رات کو 200 آیات تِلاوت کرے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو 400 آیات کی تِلاوت کرے، اس کے لئے ایک قِنْطار اَجر لکھ دیا جائے گا، ایک قِنْطار 120 قیراط کے برابر ہے اور ایک قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ حضرت

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ...شُعَبُ الْاِیْمان، باب: تعظیم قرآن، جلد:2، صفحہ:347، حدیث:2004۔

3 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، جلد:2، صفحہ:401، حدیث:2197۔

عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: کوئی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کو تِلاوت سے نہ روکتی تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وآلِہٖ وَسَلَّم رات کی نماز میں کبھی کبھی پُوری سورۂ بقرہ اور سُورَۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ روزانہ رات کو سُوْرَۂ سجدہ، سُورَۂ ملك، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ زمر، سُوْرَۂ کافرون، سُوْرَۂ فلق اور سُوْرَۂ ناس کی تلاوت کرکے سویا کرتے تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی خوب تِلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وآلِہٖ وَسَلَّم۔

الٰہی خوب دے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

مختلف سُنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سُنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سُنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جُھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہم سب کو سنتوں کا عامل بنائے۔ آمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامِل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...ایک دروازہ پکڑو! مضبوط پکڑو...!

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیرِ کامِل کی نگاہ میں

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نائبِ غوثِ اعظم ہیں

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قُطبُ الارشاد ہیں

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے مریدوں کو نصیحتیں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، بے شک تمہارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت والے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔[1]

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے سَو درودیں فدا، ہزار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[3] اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آئیے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں

1 ...جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171۔
3 ...مسند فردوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 10 شوّالُ المکرم کو ہمارے آقا، ولیٔ کامل، پیرِ طریقت، رَہبرِ شریعت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ وِلادت ہے۔

یقیناً اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بابرکت ذات دُنیائے اسلام کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ جب کافِر اسلام کے خِلاف سازشیں کررہے تھے، بدمذہبی عُرُوج پکڑ رہی تھی، بِدْعتیں عام ہو رہی تھیں، مَعَاذَ اللہ! قرآنی آیات کے مفہوم بدلنے کی ناپاک کوششیں کی جارہی تھیں، اسلامی تعلیمات کو بدلنے کی جسارت ہو رہی تھی، اس فتنوں کے وقت میں اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صُورت میں دُنیائے اسلام کو ایک عظیم نعمت سے نوازا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّد بَن کر تشریف لائے اور الحمدللہ! آپ نے فتنوں کا سَر قلم کر دیا، کافِروں کی سازشوں کو ناکام بنایا، بدمذہبی کا زَور توڑا، بدعقیدگی کا خاتمہ کیا، اَصْل اسلامی عقائد کی دُرُست تشریح فرمائی، اسلامی عقائد پر، اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر، قرآن کی عِزّت و حُرمت پر، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و نامُوس پر پہرا دیا، بدعتوں کو مٹایا، سنتوں کو عام کیا، معاشرے کی اِصلاح فرمائی، لوگوں کو عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے اور الحمد للہ! فتنوں کو مٹا کر دِیْن کا پرچم بلند فرمادیا۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

تھرتھرائے کانپ اُٹھے باغیانِ مصطفےٰ
قہر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

قبر پر ہو بارشِ انوارِ حق تیری سدا | ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ الحمد للہ! ہَمہ جِہَت شخصیت ہیں یعنی آپ کی سیرتِ پاک کو جس پہلو سے دیکھا جائے،بَس کمال ہی کمال نظر آتا ہے، جس طرح اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے مُفَسِّر ہیں، زبردست مُحَدِّث ہیں، بے مثال عالِم ہیں، باکمال مفتی ہیں، عابِد ہیں، زاہِد ہیں، اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک **ولیٔ کامِل اور پیرِ کامِل** بھی ہیں۔ آج بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لاکھوں کروڑوں مرید دُنیا میں موجود ہیں اور جتنے عطاری ہیں وہ تو الحمد للہ! ہیں ہی رَضوی کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے واسطے سے ہی سلسلہ قادریہ میں بیعت کرتے ہیں۔ اور جو عاشقانِ رسول اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سلسلے میں بیعت نہیں ہیں، وہ بھی عاشقِ اَعلیٰ حضرت تو یقیناً ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عشقِ رسول کی، سُنِّیت کی پہچان ہیں۔

چونکہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پیر ہیں، ہر عاشِقِ رسول کے دِل کی دھڑکن ہیں۔ لہٰذا آج ہم **اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامِل** کے عنوان سے سیرتِ رَضا کے چند پہلو سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہم سب کو مَسْلَکِ اعلیٰ حضرت پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، عشقِ رضا پر، محبتِ اَوْلیا پر اور بالخصوص عشقِ مصطفےٰ پر استقامت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر استِقامت دو | بنوں خدمت گزارِ اہلِ سنّت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:525۔

ایک دروازہ پکڑو! مضبوط پکڑو...!

سَیِّد اَیُّوب علی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد بھی ہیں اور عموماً اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر بھی رہا کرتے تھے، سیرتِ اعلیٰ حضرت پر سب سے پہلے کام کرنے کی سَعَادت بھی سَیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہی نصیب ہوئی۔

انہی (سید اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا بیان ہے: ایک دِن میں اور میرے بھائی سَیِّد قناعت علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرِ دولت پر حاضِر تھے اور کسی علمی کام میں مَصْرُوف تھے، صبح کے 9 یا 10 بجے کا وقت تھا، ایک نوجوان آیا اور سلام کر کے ایک طرف خاموش بیٹھ گیا۔ ہم نے پوچھا: کہاں سے آئے ہیں؟ بولا: میرَٹھ کا رہنے والا ہوں۔ ہم نے پوچھا: کیسے تکلیف فرمائی (یعنی کس کام سے آنا ہوا)؟ اس سُوال پر وہ نوجوان بے اختیار رَونے لگا۔ ہم نے بار بار پوچھا مگر اُس نے کوئی جواب نہ دِیا۔ آخر بہت اِصْرار کے بعد کہا: میں حُضُور اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا مُرِید ہوں۔ اس سال مجھے خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عُرسِ پاک میں حاضِری کی سَعَادت ملی، وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بظاہِر کوئی بزرگ ہستی نظر آرہا تھا، میں نے اُس کے پاؤں چومے، ادب بجالایا۔

وہاں موجود کچھ لوگوں نے مجھے کہا: تم ان کے مرید ہو جاؤ! میں نے کہا: میں تو پہلے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید ہوں۔ اس پر لوگوں نے کہا: **وہاں تم شریعت میں بیعت ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔** بَس لوگوں کی اس طرح کی باتیں سُن کر میں اُن صاحِب کا مرید ہو گیا۔ مُرِید ہونے کے بعد میں اپنی قیام گاہ پر آیا، کچھ دیر آرام کے لئے لیٹا اور سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، چہرۂ اَنْور پر جلال

واضح تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لا ہمارا شجرہ واپس کر دے۔ اتنا ہی فرمایا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ بَس اسی دِن سے میری طبیعت کسی کام میں نہیں لگتی، سکول پڑھا کرتا تھا، وہ بھی چھوڑ دیا، ہر وقت یہی دِل کرتا ہے کہ بس دھاڑیں مار مار کر روتا رہوں۔

سَیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نوجوان کی باتیں سُن کر ہم نے اسے تسلی دِی اور کہا: آپ گھبرائیں نہیں، ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) تشریف لائیں گے، نماز کے بعد عرض کر دیجئے گا کہ میں تجدیدِ بیعت کے لئے حاضِر ہوا ہوں۔ ہماری بات سُن کر اس نوجوان کو کچھ سکون ہو گیا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) **خِلافِ معمول** اپنے کمرے سے باہَر تشریف لائے اور اُس نوجوان سے فرمایا: آپ کیسے آئے؟ اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے یہ الفاظ سُن کر ہمیں تعجب ہوا، کیونکہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی آتا تو اس سے پوچھتے: آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟ (یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عادت سے ہٹ کر اُس نوجوان سے یُوں پوچھنا کہ آپ کیسے آئے؟ یہ الفاظ ہی بتا رہے تھے کہ آپ اُس نوجوان سے سخت ناراض ہیں)۔

خیر! اُس نوجوان پر غم کا غلبہ تھا، اُس نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس سُوال پر رونا شروع کر دیا اور کوئی جواب نہ دے پایا۔ تھوڑی دیر بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہئے! یہ فرمان سُن کر اُس نوجوان نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کی تمام رُوداد سُن کر فرمایا: میرے پاس کس لئے آئے ہیں؟ وہ نوجوان پھر رونے لگا، غم کے غلبے کی وجہ سے اُسے اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر سکتا۔ خیر! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ قیام کریں، مجھے

کام کرنا ہے۔ یہ کہہ کر آپ واپس تشریف لے گئے۔

سید اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃ فرماتے ہیں: ہم نے پھر اس نوجوان کو تسلی دی اور کہا: آپ ڈریں نہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃ نمازِ ظہر کے لئے تشریف لائیں گے، اس وقت تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دینا۔ مختصر یہ کہ ظہر کے وقت جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃ تشریف لائے تو نماز کے بعد اُس نوجوان نے ہمت کر کے تجدید بیعت کے لئے عرض کر دیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃ نے فرمایا: جب آپ وہاں بیعت ہو چکے ہیں، پھر مجھ سے کیوں کہہ رہے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا: حُضُور! مجھ سے قصور ہوا، لوگوں کے بہکانے میں آگیا تھا، اپنے قصور کی معافی چاہتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃ نے فرمایا: خوب غور کرلو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں مگر یہ کہ لوگ صِراطِ مستقیم پر قائم رہیں (یعنی میں صِرف اس لئے لوگوں کو مرید کرتا ہوں کہ لوگ سیدھے راستے پر رہیں، اس کے لئے عِلاوہ مرید کرنے میں مجھے کوئی لالچ نہیں ہے، مزید فرمایا:) یہ ٹھیک نہیں کہ آج اس دروازے پر کھڑے ہیں، کل اس دروازے پر۔ **یَک دَرْ گِیر مُحکَم گِیر** (یعنی ایک دروازہ پکڑو! مضبوط پکڑو...!)۔ اس پر نوجوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا: حُضُور! ایسا ہی ہو گا، خُدا کے لئے اب میرا قُصُور مُعَاف فرمادیجئے۔ اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃ نے اس نوجوان کو دوبارہ بیعت فرمایا اور وہ نوجوان خوش خوش اپنے گھر چلا گیا۔[1]

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں | ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشِد، تم دوائے رنج و غم | مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...حیات اعلیٰ حضرت، جلد:3، صفحہ:195 بتغیر۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بہت ساری مَصرُوفیات کے باوُجُود اپنے مُرِیدوں پر کیسی نگاہ رکھتے تھے۔ یہ شخص جس کے ہاتھ پر اُس نوجوان نے بیعت کی، شاید یہ کوئی اچھا آدمی نہیں تھا، تبھی تو اس کے آس پاس کے لوگوں نے یہ کہا: **وہاں تم شریعت میں بیعت ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔**

یہ بہت بڑی گمراہی ہے۔ اب بھی بعض لوگ طریقت کو شریعت سے جُدا سمجھتے ہیں، حالانکہ شریعت اور طریقت 2 جُدا چیزیں نہیں ہیں، طریقت شریعت ہی کا حِصّہ ہے۔ پیرانِ طریقت جو واقعی سچے اور کامِل پیر ہوتے ہیں وہ تو خُود بھی کَثرت سے عبادت کرتے ہیں اور اپنے مُرِیدَوں کو بھی خُوب عبادت و ریاضت حتّٰی کہ نفل نمازوں اور روزوں کی بھی تلقین فرماتے ہیں جبکہ یہ نادان جو شریعت و طریقت میں فرق کرتے ہیں، یہ فرض نمازیں بھی پُوری نہیں پڑھتے، شرعی احکام کو ضروری نہیں سمجھتے بلکہ بعض تو مَعَاذَ اللہ! شریعت کا مذاق بھی اُڑاتے ہیں، اس لئے ایسے کو پیر بنانا ہرگز ہرگز دُرُست نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنے مُرِید پر نَظَرِ کرامت فرمائی، آپ کا مُرِید اجمیر شریف میں تھا، اس نے وہاں غلطی کی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو بریلی میں رہتے ہوئے بطورِ کرامت اس کی خبر بھی ہو گئی اور آپ نے فوراً ہی خواب میں تشریف لا کر ناراضی کا اِظْہار فرما کر اپنے مُرِید کی اِصلاح کا سامان بھی کر دیا۔

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشِد، تم دوائے رنج و غم مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر بنانے کا ایک بڑا فائدہ

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیر بنانا بہت فائدے کی بات ہے، اس کا ایک بہت بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ جس کا پیر کامل ہو، وہ اپنے مُرید کو کبھی بھٹکنے نہیں دیتا۔ دیکھئے! اُس نوجوان نے پیرِ کامل اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھ میں ہاتھ دِیا تھا، لہٰذا وہ گمراہی سے اور گمراہوں کے ہتھے چڑھنے سے بچ گیا۔ آج کل فتنوں کا دَور ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ باشرع، جامعِ شرائط پیرِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے لیں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گمراہی سے بھی بچ جائیں گے اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہو جائے گا۔

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا | فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلِ سنّت نائِبِ شاہِ اُمَم | کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا [1]

بیعت بہت پیاری سُنّت ہے

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیعت بے شک سُنّتِ محبوبہ (یعنی بہت پیاری سُنّت) ہے۔[2]

ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ، دوجہاں کے داتا، امامُ الانبیا صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت مرتبہ بیعت لی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔ ان میں سے ایک بیعت کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ رَبُّ العالمین قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:525 ملتقطاً۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:586۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پارہ:26، سورۂ فتح:18)

ترجَمہ کنزُ الایمان: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔

جس کا کوئی پیر نہیں، اس کا پیر شیطان ہے

فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:575 پر ہے (جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے): ایک حدیث روایت کی جاتی ہے: مَنْ لَّا شَیْخَ لَهٗ فَشَیْخُهُ الشَّیْطٰن جس کا کوئی پیر نہیں، شیطان اس کا پِیر ہے۔ اس روایت کے پُورے پُورے مِصْدَاق وہ لوگ ہیں جو مشائِخ کرام کو مانتے ہی نہیں ہیں۔[1]

نیک پرہیز گار بھی پیر بنائیں

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کو وَسْوَسہ آتا ہے کہ مجھے پیر بنانے کی ضرورت نہیں ہے، میں نمازیں بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، نفلی عبادات بھی کرتا ہوں، باطنی گُناہوں سے بھی بچتا ہوں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کی باتیں سوچ کر لوگ پِیر بنانے سے مَحْرُوم رہتے ہیں۔

ایسوں کی خِدمت میں عرض ہے کہ اَوَّل تو اپنے آپ کو اچھا سمجھنے والی سوچ ہی اچھی نہیں ہے، اس میں خود پسندی کی بُو ہے، دوسرے نمبر پر یہ یاد رکھئے! کہ کوئی کتنا ہی پہنچا ہوا ہو، وہ بھی پیرِ کامِل کی تلاش کرے، پیر بنائے، سچی نسبت حاصِل کرے کیونکہ سچّی نسبت کے بغیر معرفت کے درجات طے ہو پانا بہت دُشوار بلکہ ناممکن ہے۔ دیکھئے! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں متقی لوگوں کو وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیا، ارشاد ہوتا ہے:

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:575 خلاصۃً۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:35)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں تقویٰ کے بعد وسیلے کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ پاک تک پہنچنے کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اَعْمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔[1]

پیرِ کامِل کی چار شرائط

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیعت کے لئے لازِم ہے کہ پیر 4 شرطوں کا جامِع ہو: (1): صحیح العقیدہ سُنّی ہو (2): اتنا عِلْم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نِکال سکے (3): فاسِقِ مُعْلِن (یعنی اِعلانیہ گُناہ کرنے والا) نہ ہو (4): اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تک مُتَّصِل (یعنی مِلا ہوا) ہو۔ جہاں ان شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہے، بیعت جائز نہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیرِ کامِل کی نگاہ میں

1294 ہجری کا واقعہ ہے، اس وقت اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک 22 سال

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ:35، جلد:6، صفحہ:394و402 خلاصۃً۔

2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:568۔

تھی، ایک روز سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کچھ سوچ کر رونے لگے اور روتے روتے ہی سَو گئے، خواب میں دیکھا کہ آپ کے دادا جان حضرت مولانا مفتی رضا علی خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی دے کر فرمایا: عنقریب وہ شخص آنے والا ہے جو تمہارے دَرْدِ دِل کی دَوا کرے گا۔

اگلے ہی دِن حضرت مولانا شاہ عبد القادِر بدایونی رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کو ساتھ لے کر مارہَرہ چلے گئے، مارہَرہ شریف کے اسٹیشن پر پہنچتے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے فرمایا: **شیخِ کامِل کی خوشبو آرہی ہے۔**(1)

سُبْحٰنَ الله! مُرِیدِ کامِل کی کیفیت دیکھئے! ابھی مُرِید ہوئے نہیں ہیں، پیرِ کامِل کی خوشبو پہلے ہی سے آرہی ہے۔ اسٹیشن ہی پر ایک سرائے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے غسل فرمایا، نئے کپڑے پہنے، پھر خانقاہِ برکاتیہ میں حاضِر ہوگئے۔

جب خانقاہِ برکاتیہ کے شیخِ کامِل، تاجدارِ مارہرہ، امام الاولیا حضرت مولانا شاہ آلِ رسول مارہروی رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کی خِدمتِ بابرکت میں پہنچے تو شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے دیکھتے ہی فرمایا: **آیئے! ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں۔**(2)

اللهُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! مُرِیدِ کامِل کو اسٹیشن ہی سے پیرِ کامِل کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے اور پیرِ کامِل ہیں کہ کئی روز سے انتظار فرما رہے ہیں۔ خیر! شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کو بیعت کیا اور اسی وقت سلسلہ عالیہ قادریہ، سلسلہ چشتیہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ نقشبندیہ غرض تمام سلسلوں کی اجازت و خِلافت عطا

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:315۔
2 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:316۔

فرما دی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو تبرکات بزرگوں سے چلتے آرہے تھے، وہ بھی سب عطا فرمائے، ایک صندوقچی بھی عطا کی جسے **وظیفہ کی صندوقچی** کہتے تھے۔

اب یہاں غور فرمائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی پیرِ کامِل کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تھے، ابھی بیعت کی ہی ہے کہ پیرِ کامِل نے آپ پر ایسی عنایات فرمائیں۔ پہلی ہی ملاقات میں شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اتنی عنایات دیکھ کر سارے مُرِیدِین حیران تھے، اس وقت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جانشین اور پوتے سَیِّد ابو الحسین احمد نُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی موجود تھے، انہوں نے دادا جان کی خِدمت میں عرض کیا: حُضُور! آپ کے یہاں خِلافت و اجازت اتنی عام نہیں ہے، آپ سالہا سال ریاضت کرواتے ہیں، رفتہ رفتہ منزلیں طَے کرواتے ہیں، پھر کہیں جاکر کسی کو اس قابِل پاتے ہیں، پھر بھی صِرف 1 یا 2 سلسلوں کی اجازت و خِلافت عنایت فرماتے ہیں آخر اس 22 سالہ نوجوان (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) پر پہلی ملاقات ہی میں ایسی عنایات کیوں فرمائیں؟

اپنے پوتے کا یہ سُوال سُن کر شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا: اے لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو...! پھر فرمایا: میں فِکْر مند تھا کہ اگر اللہ پاک نے روزِ قیامت فرمایا: اے آلِ رسول! تُو دُنیا سے ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں کیا جواب دُوں گا۔ الحمدللہ! آج وہ فِکْر دُور ہوگئی۔ اب اگر اللہ پاک نے مجھ سے پوچھا کہ آلِ رسول! دُنیا سے کیا لائے ہو تو میں مولانا احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔

روزِ محشر اگر مجھ سے پوچھے خُدا | بول آلِ رسول تُو لایا ہے کیا
عرض کر دوں گا لایا ہوں احمد رضا | یاخُدا یہ امانت سلامت رہے

مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے

شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے مزید فرمایا: (لوگو! سُنو...!) باقی حضرات زَنگ آلود دِل لے کر آتے ہیں، ان کو تیار کرنا پڑتا ہے، احمد رضا صاف شفّاف دِل لے کر بالکل تیار آئے ہیں، ان کو تو صِرْف نسبت کی ضرورت تھی۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہیں پیرِ کامِل کے مَنْظُورِ نظر، مُرِیدِ کامِل ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ ۔ ذرا غور فرمایئے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی عمر مبارک اس وقت کیا تھی؟ 22 سال۔ اس عمر میں بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کیسے پاک صاف، عِبَادت گزار، نیک دِل، نیک سیرت، شریعت کے زبردست پیروکار تھے، کہ آپ کے پیرِ کامِل نے فرمایا: **احمد رضا پاک صاف دِل لے کر آئے، انہیں صِرْف نسبت کی ضرورت تھی۔**

سُبۡحٰنَ اللہ! اللہ پاک اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے صدقے ہمیں دِل کی پاکیزگی عطا فرمائے۔ کاش! ہم بھی اپنے پیر صاحب کے مَنْظُورِ نَظر بننے کے لائق ہو جائیں۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اعلیٰ حضرت نائِبِ غوثِ اعظم ہیں

علی پُور سیداں (پنجاب، پاکستان) کے مشہور بزرگ ہیں: حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ ۔ آپ سَیِّد زادے ہیں اور غوثِ پاک کی اَوْلاد میں سے ہیں۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک روز مجھے خواب میں شہنشاہِ بغداد سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی زیارت کا شَرَف حاصِل ہوا، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے

1 ... تجلیات امام احمد رضا، صفحہ: 37۔

فرمایا: ہند میں میرے نائب مولانا احمد رضا خان ہیں۔[1]

اسی طرح شَیرِ رَبَّانی حضرت میاں شیر محمد شر قپوری رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کو بھی ایک بار خواب میں شہنشاہِ بغداد، سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کی زیارت نصیب ہوئی، میاں صاحب فرماتے ہیں: میں نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ سے پوچھا: حُضُور! اس وقت دُنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے فرمایا: **بریلی میں مولانا احمد رضا خان۔**[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ **غوثِ پاک کے نائِب ہیں** یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں تھی بلکہ اُس وقت کے مشائِخ عُظَّام اور پیرانِ طریقت سب جانتے تھے کہ **اعلیٰ حضرت نائِبِ غوثِ اعظم ہیں**، اسی لئے وہ لوگوں کو بریلی کا رستہ دکھاتے یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کا مرید ہونے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔

تمہارا حِصَّہ بریلی میں ہے

سیّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: محلہ گڑھی میں ایک شخص رہتا تھا، لوگ اسے انجینئر صاحب کہا کرتے تھے۔ ایک بار یہ شہر سے باہَر کہیں سَفَر پر گئے، وہاں لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک نیک بزرگ رہتے ہیں مگر وہ کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے، اگر کوئی پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرے تو اُوپَر سے پتھر گرنے لگتے ہیں، یُوں پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرنے والا واپس پلٹ جاتا ہے۔ انجینئر صاحب نے جب یہ سُنا تو پَکّا ارادہ کر لیا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، میں اُن بزرگ کی زیارت کے لئے ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ انجینئر صاحب پہاڑ کی جانِب چل دیئے، جب انہوں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا تو

1...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:323۔
2...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:323۔

واقعی پتھر لڑھکتے ہوئے آنے لگے، انجینئر صاحب بھی ارادے کے پکے تھے، انہوں نے ان پتھروں کی کوئی پرواہ نہ کی اور نظر جھکائے پہاڑ پر چڑھتے چلے گئے، انجینئر صاحب ہی کا بیان ہے: میں جُوں جُوں قدم بڑھاتا جارہا تھا، پتھروں کی کھڑ کھڑاہٹ بڑھ رہی تھی، ایسا بھی ہوا کہ کچھ پتھر بالکل میرے قریب سے نکل گئے مگر میں نے ہمّت نہ ہاری اور پہاڑ پر چڑھتا گیا۔ آخر جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک نیک بزرگ گردن جھکائے بیٹھے ہیں، میں ان کے قریب خاموش کھڑا ہو گیا، کافِی دیر بعد اُنہوں نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا، میں نے سلام عرض کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ساتھ ہی فرمایا: بابا! **میرے پاس کیوں آیا ہے؟ تیرا حِصَّہ تو مولانا احمد رضا خان صاحب کے پاس بریلی میں ہے۔**

انجینئر صاحب نے یہ سُنا تو فوراً سلام کر کے واپس آ گئے اور بریلی میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں پہنچ کر اعلیٰ حضرت کے مرید ہو گئے۔[1]

اللہ اللہ نو بہار عظمتِ احمد رضا	غنچہ غنچہ ہے زبانِ مدحتِ احمد رضا
سائیہ قصرِ دنی میں منزلت پایا ہوا	کتنا اونچا ہے مقام عزتِ احمد رضا

جو اُن کا نہیں، وہ میرا نہیں

شاہ جی محمد شیر میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیلی بھیت کے بہت مشہور بزرگ ہیں، اپنے وقت کے ولیٔ کامِل اور پیرِ طریقت تھے، آپ بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ شاہ مِیر خان صاحب مُرِید ہونے کے لئے شاہ جی محمد شیر میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: مجھے اپنا مرید بنا لیجئے! اس پر شاہ جی محمد شیر میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چند منٹ کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں، پھر فرمایا: تمہارا حِصَّہ میرے ہاں

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 342۔

نہیں، بریلی جاؤ! بڑے مولوی صاحب اعلیٰ حضرت کے یہاں تمہارا حِصّہ ہے، ان سے مرید ہو جاؤ! مزید فرمایا: جو اُن کا مرید، وہ میرا مرید، جو میرا مُرید، وہ اُن کا مرید، جو اُن کا نہیں، وہ میرا نہیں۔ (1)

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ قُطبُ الْاِرْشاد

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے نائِب ہیں اور آپ کا ایک لقب ہے: قُطبُ الْاِرْشاد۔ قُطب: وِلایت کا ایک درجہ ہے، وہ ولیٔ کامِل جو طریقت کے تمام مقامات کا جامِع ہو اسے قُطب کہا جاتا ہے، قطب اپنے زمانے کے تمام اَوْلیا میں انفرادی شان والا ہوتا ہے، اسے غوث بھی کہتے ہیں اور یہ اپنے زمانے کے اَوْلیا کا سردار ہوتا ہے۔ اِرْشَاد کا معنی ہے: نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا، لوگوں کے عقائد کی اِصْلاح کرنا، اَعْمَال کی اِصْلاح کرنا، مُعَاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھارنا، یہ سب کچھ اِرْشَاد کے ضمن میں آتا ہے۔ اب قطب الارشاد کا معنی بنے گا: اپنے زمانے کے سب سے بڑے مُصلِحِ اُمَّت (اُمَّت کی اِصْلاح کرنے والے)، اپنے زمانے کے اَوْلیا کے سردار۔ (2)

معلوم ہوا ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ قُطبُ الْاِرْشَاد ہیں یعنی آپ نیکی کی دعوت عام فرمانے والے، مُعَاشَرے کی اِصْلاح فرمانے والے، بُرائیوں کو سُدھارنے والے، اپنے مُرِیدوں کو بلند درجات تک پہنچانے والے اور اپنے زمانے کے تمام اولیا کے سردار ہیں۔

---

1 ... تجلیات امام احمد رضا، صفحہ: 67-68 بتغیر قلیل۔

2 ... فتوحات، جلد: 3، صفحہ: 297۔

ان کے پیچھے چلتا جا! سب تیرے پیچھے چلیں گے

ایک مرتبہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مہائم شریف (ہند) کے ایک مجذوب سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے، حضرت عبد السلام جبل پُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ساتھ تھے۔ مفتی بُرہانُ الحق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو مجذوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سر پر عمامہ شریف سجائے، تخت پر بیٹھے دلائل الخیرات شریف پڑھ رہے تھے۔

انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خوب مہمان نوازی کی، جب واپسی آنے لگے تو میں نے اُن مَجْذُوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قدم مبارک پکڑ کر عرض کیا: میرے لئے دُعائے خیر کر دیجئے! اُن مَجْذُوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: **اِن کے پیچھے چلتا جا! سب تیرے پیچھے چلیں گے۔** (1)

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! وقت کے بڑے بڑے مشائخ، بڑے بڑے پِیر، اولیاءُ اللہ، اللہ پاک کے نیک بندے ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیسی عزّت کرتے تھے، ان سب کا گویا ایک ہی مؤقف تھا، وہ یہ کہ آج کے دور میں جو اَوْلِیائے کامِلین کا سردار ہے تو وہ بریلی کے تاجدار، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی ہیں۔

یہ سب اولیائے کرام اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جانے، آپ کے مریدوں میں شامِل ہونے اور آپ کے پیچھے پیچھے چلتے جانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچّی پکّی غلامی نصیب فرمائے۔ یقیناً اعلیٰ

---

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 340۔

حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ پیرِ کامِل ہیں، اللہ پاک ہمیں مریدِ کامِل بننے کی توفیق نصیب کرے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشِد، تم دوائے رنج و غم مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

اعلیٰ حضرت کی اپنے مریدوں کے لئے نصیحتیں

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ پیرِ کامِل ہیں، آپ اپنے مریدوں کو گمراہی اور بے عملی سے بچایا کرتے اور اپنے مریدوں کی ظاہِری و باطنی اِصلاح کے لئے بھرپُور کوشش فرمایا کرتے تھے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ وقتاً فوقتاً اپنے مریدوں کی اصلاح کے لئے جو نصیحتیں ارشاد فرماتے تھے، آیئے! اُن میں سے چند نصیحتیں سُنتے اور نیت کرتے ہیں کہ پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی ہر نصیحت پر دِل وجان سے عمل کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیۡم!

(1): مذہبِ اہلِ سُنّت پر قائم رہیں

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے مریدوں کو فرماتے ہیں: مذہبِ اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں، جتنے بدمذہب مثلاً نیچری، قادیانی وغیرہ ہیں، ان سب سے جُدا رہیں، ان سب کو اپنا دُشمن جانیں، ان کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بیٹھیں، ان کی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو معاذَ اللہ دِل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

آدمی کو جہاں مال یا عزّت و آبرو کا اندیشہ ہو، وہاں ہرگز نہ جائے گا، دین وایمان سب سے زیادہ عزیز ہیں، ان کی حفاظت کے لئے حد سے زیادہ کوشش فرض ہے، مال اور دُنیا کی

عزّت، دُنیا کی زندگی، دُنیا ہی تک ہے، دین و ایمان سے ہمیشگی کے گھر (یعنی آخرت) میں کام پڑتا ہے، لہٰذا دین و ایمان کی فِکْر سب سے زیادہ لازِم ہے۔

(2): نمازِ پنجگانہ کی پابندی کیجئے!

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ مزید فرماتے ہیں: نمازِ پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے، مَردوں کو مسجد و جماعت کا التزام (یعنی پابندی کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا) بھی واجب ہے، بے نمازی مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہِر صُورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں، بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نہ پڑھے، بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً (جان بوجھ کر) چھوڑ دے، وہ بھی بے نمازی ہے۔

(3): قضا نمازیں ادا کیجئے!

جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہوں، سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں، زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں، اور وہ سب (قضا نمازیں) بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں، کاہلی و سستی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔

(4): قضا روزے رکھ لیجئے!

پِیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں: جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں، دوسرا رمضان آنے سے پہلے پُورے کر لئے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے: جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے، اگلے قبول نہیں ہوتے۔[1]

1... مسند احمد، مسند ابو ہریرہ، جلد:3، صفحہ:266، حدیث:8629۔

(5): زکوٰۃ ادا کیجئے!

جو صاحبِ مال ہیں (اور زکوٰۃ فرض ہونے کی دیگر شرائط بھی پائی جاتی ہیں تو وہ) زکوٰۃ بھی دیں، جتنے سالوں کی نہ دی ہو، فوراً حساب کرکے ادا کریں، ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام (یعنی مکمل) ہونے سے پہلے دے دیا کریں، سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گُناہ ہے، لہٰذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں، سال تمام (یعنی مکمل ہونے) پر حساب کریں، اگر پُوری ادا ہو گئی بہتر، ورنہ جتنی باقی ہو، فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے (یعنی جتنی زکوٰۃ بنتی تھی، اس سے زیادہ رقم راہِ خُدا میں بہ نیتِ زکوٰۃ دے چکے ہیں، اتنی رقم) آیندہ سال میں منہا (یعنی کم) کر لیں۔ اللہ پاک کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا۔

(6): حجِ فرض ادا کیجئے!

صاحبِ استطاعت پر حج فرض ہے، اللہ پاک نے اس کی فرضیت بیان کرکے فرمایا:

وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾ (پارہ:4، سورۂ اٰل عمران:97)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حج ترک کرنے والے کے متعلق فرمایا: چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔[1]

(7): باطنی امراض سے بچیں

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مریدوں کو مزید نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کذب (جھوٹ)، فحش (یعنی بے حیائی)، چغلی، غیبت، زنا، لواطت، ظلم، خیانت، ریا، تکبر،

1 ...ترمذی، کتاب الحج، صفحہ:223، حدیث:812۔

داڑھی کتروانے، فاسقوں کے انداز اپنانے اور ہر بُری خصلت سے بچیں۔

جو ان (بیان کی گئی تمام) باتوں کا عامِل رہے گا، اللہ و رسول کے وعدے سے اس کے لئے جنّت ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنے تمام مریدوں کو یہ نصیحتیں فرمائیں، آیئے! نیت کرتے ہیں، ہم جب تک زِندہ رہیں گے، ان تمام نصیحتوں پر عَمَل کرتے رہیں گے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے سچّے عقائد، مذہبِ حق اہلسنت پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی، نیت کیجئے! ہمیشہ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائِم رہیں گے، بدمذہبوں کی صحبت سے ہمیشہ بچتے رہیں گے، صرف و صرف عاشقانِ رسول ہی کی صحبت اپنائیں گے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی نصیحت فرمائی، لہٰذا نیت کیجئے! اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی بلکہ جماعت بھی نہیں چھوٹے گی، خدانخواستہ اگر کسی کی قضا نمازیں ہیں تو وہ جلد از جلد پُوری قضا نمازیں ادا کرلیں، جن کے روزے قضا ہیں، وہ روزے رکھنے کی نیت کرلیں، جن پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، وہ زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کرلیں، جن پر حج فرض ہوتا ہے، وہ حج ادا کرنے کی نیت کرلیں اور جھوٹ، غیبت، چغلی، ریاکاری، تکبر وغیرہ باطنی بیماریوں سے تو سب کو ہی بچنا ہے، ان سے بچنے کی بھی نیت کرلیجئے!

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعمال

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا، ابوبلال محمد الیاس

---

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 353-354 ملتقطاً۔

عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو نیک نمازی بننے کے لئے اِصلاح کا جو مدنی نسخہ دیا ہے، یعنی: نیک اعمال، اس میں وہ سارے اعمال شامل ہیں جن کی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نصیحت فرمائی ہے، اگر ہم امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نیک اعمال کو مضبوط تھام لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری نیکیاں کرنے، اپنے کردار میں مثبت تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یہ نیک اَعْمَال مختلف قسم کے ہیں، اسلامی بھائیوں کے لئے 72 ہیں، اسلامی بہنوں کے لئے 63 نیک اعمال ہیں، جامعۃ المدینہ کے طلباء اسلامی بھائیوں کے لئے 92 ہیں، یُوں سب اپنے مطابق نیک اعمال کا رسالہ حاصِل کریں، روزانہ وقت مقرر کر کے، اس کے خانے پُر کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے زِندگی میں نکھار آئے گا، کردار اُجلا اُجلا چمکدار ہو جائے گا، نیکیوں میں اضافہ بھی ہو گا، استقامت بھی ملے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو دِل میں عشقِ رسول کے چشمے جاری ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے نیک اعمال کی ایک مدنی بہار سُناتا ہوں۔ چنانچہ

مدنی بہار

کراچی کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: علاقے کی مسجد میں امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے (یعنی سمجھاتے) ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال رسالہ تحفے میں دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو

اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس نیک اعمال رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد للہ! ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہوگئے اور اب 5 وقت کے نمازی بَن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور نیک اعمال کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔[1]

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل | مَدنی اِنعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب نیک اَعْمال کہا جاتا ہے۔

اپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوت اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے عوام کی آسانی اور اُمّتِ مصطفےٰ کی غمخواری کے لئے موبائل اپلی کیشن ***Online rohani ilaj & istikhara*** متعارف کروائی ہے۔ اس اپلی کیشن کی مدد سے آپ ❁ آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں ❁ بیماری، نظرِ بد، جادو، آسیب وغیرہ مسائل کے حل کے لئے فی سبیل اللہ تعویذات حاصِل کرسکتے ہیں ❁ آن لائن کاٹ بھی کرواسکتے ہیں۔

مزید اس اپلی کیشن میں *- بیماری *- غربت *- غم، پریشانی *- اور آفات و بلیات وغیرہ سے حفاظت کے مختلف اوراد و وظائِف بھی شامِل ہیں۔ اپنے اسمارٹ فون میں یہ اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کرلیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ

1... جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ: 14۔

وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی كَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا، ترجمہ، اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب اور عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے ❀ دوپہر کو قَیلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر ❀ سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اسی پر

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ... مسند ابی یعلیٰ، جلد: 4، صفحہ: 121، حدیث: 4915۔

اٹھے گا ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ، ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر 10 سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیے بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مردوں کے ساتھ بھی نہ سلائیے ❀ لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مرد کے حکم میں ہے ❀ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ❀ رات میں بیدار ہو کر تہجد ادا کیجئے تو بڑی سعادت کی بات ہے۔[1] فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم: فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔[2]

میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے | کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مانگو آ کر دُعا پاؤ گے مُدَّعا | در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر، قافلے والوں پر | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... 550 سنتیں اور آداب، صفحہ:38-40۔
2 ... مسلم، کتاب الصیام، باب: فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّم، صفحہ:424، حدیث:1163۔

اعلیٰ حضرت اور عقیدۂ ختمِ نبوت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...یومِ ختمِ نبوت اور تحقیقاتِ رضا
- ✿...اعلیٰ حضرت اور آیتِ ختمِ نبوت کی تفسیر
- ✿...”خَاتَمُ النَّبِیّٖن“ کے 5 کفریہ معانی
- ✿...کسی صحابی کو نبی ماننا کیسا...؟
- ✿...عقیدۂ ختمِ نبوت پر جانوروں کی گواہیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! کَثْرت سے درود شریف پڑھنے کے بے شُمار فضائل و برکات ہیں، اس کی برکت سے مشکلیں حل ہوتی ہیں، رزق میں برکت ہوتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، نزع میں، قبر میں، حشر میں، پُل صِراط پر آسانیاں ملتی ہیں، الغرض؛ دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں درودِ پاک میں رکھ دی گئی ہیں، اس لئے ہمیں چاہئے کہ کَثْرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کریں۔

سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ یُوں درود شریف پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوٰتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَافِعَ تَحِيَّتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْخَاتَمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! اپنی بہترین درودیں، بڑھتی ہوئی برکتیں اور بلند سلامتیاں نازِل فرما اپنے محبوب نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں، پچھلے نبیوں کے خاتم (یعنی آخری نبی) اور مشکلات کو کھولنے (یعنی حل فرمانے) والے ہیں۔ (1)

1... معجم اوسط، جلد:6، صفحہ:365، حدیث:9089 ملتقطًا۔

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود | ختمِ دَورِ رسالت پہ لاکھوں سلام (1)

وضاحت: اے وہ ذات جن سے نبوت کا دروازہ کھولا گیا، یعنی جن کو سب سے پہلے تاجِ نبوت عطا ہوا کہ حدیثِ پاک میں ہے: وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ (2) (یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا) جب آدم عَلَیْہِ السَّلَام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے، آپ پر بے حد درود ہوں اور اے وہ ذات جن پر رسالت ختم کر دی گئی کہ آپ کو آخری نبی و آخری رسول بنا کر بھیجا گیا، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضَائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دِین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 296۔
2 ...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 825، حدیث: 3618۔
3 ...بخاری، کتاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور عقیدۂ ختمِ نبوت

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہِ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ، جلد: 15، صفحہ: 663 پر عقیدۂ ختمِ نبوت پر دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک مرتبہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ظَاهِرُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ اے ظاہِر نبی! آپ پر سلام ہو، اے باطِن نبی! آپ پر سلام ہو۔ اس پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! یہ صِفَات تو اللہ پاک کی ہیں، اسی کو لائق ہیں، میرے لئے یہ صِفَات کیسے ہو سکتی ہیں؟ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اللہ پاک نے آپ کو ان صفات سے فضیلت دی، آپ کو سارے نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی اور اپنے نام اور صِفَّت سے آپ کا نام اور وَصْف نکالا ہے ۞ (اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ پاک نے آپ کا نام أَوَّلُ رکھا، کیونکہ آپ پیدائش کے اعتبار سے (***By Birth***) سب اَنبیائے کرام سے اَوَّل یعنی پہلے ہیں (کہ سب سے پہلے آپ کا نور مبارک پیدا کیا گیا) ۞ اللہ پاک نے آپ کا نامِ پاک آخِر بھی رکھا کیونکہ آپ سب انبیائے کرام کے زمانے سے آخر میں تشریف لانے والے اور آخری اُمَّت کے آخری نبی ہیں ۞ اسی طرح اللہ پاک نے آپ کا نامِ پاک بَاطِن بھی رکھا، کیونکہ اللہ پاک نے اپنے نام کے ساتھ آپ کا نامِ پاک نُور کے ساتھ عرش کے پائے پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لکھا، پھر مجھے آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا تو میں نے آپ پر ہزار سال درود اور ہزار سال سلام بھیجا یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اللہ پاک کے حکم کی

طرف بُلاتا اور چمکا دینے والا سورج بنا کر بھیجا۞ اسی طرح اللہ پاک نے آپ کا نام پاک **ظَاہِر** بھی رکھا کیونکہ اس نے آپ کو تمام دینوں پر غلبہ عطا فرمایا، آپ کی شریعت و فضیلت کو تمام زمین و آسمان والوں پر ظاہِر کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو، اللہ پاک آپ پر درود (یعنی رحمت) بھیجے۞ پس آپ کا رَبّ **مَحْمُوْد** (یعنی تعریف کیا گیا) ہے اور آپ **مُحَمَّد** (یعنی تعریف کئے گئے ہیں)۔ آپ کا رَبّ اَوَّل و آخر، ظاہِر و باطِن ہے اور آپ بھی (اپنے رب کی عطا سے) اَوَّل و آخر، ظاہِر و باطِن ہیں۔ (1)

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اَوَّل، وہی آخر | وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

ہم آخری نبی کے آخری اُمَّتی ہیں

اے عاشقانِ آخری نبی! اللہ پاک کا ہم گنہگاروں پر بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اُمَّتی بنایا، الحمدللہ! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سارے رسولوں اور نبیوں سے اَفْضَل ہیں اور اللہ پاک کی رحمت سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ کی اُمَّت پچھلی تمام اُمّتوں سے بہتر ہے۔

سارے رسولوں سے تم بَرتَر، تم سارے نبیوں کے سرور
سب سے بہتر اُمَّت والے، صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم (2)

یومِ ختمِ نبوت اور تحقیقاتِ رضا

اے عاشقانِ آخری نبی! آج 7 ستمبر ہے اور الحمدللہ! ہمارے مُلکِ عزیز پاکستان میں 7

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:15، صفحہ:663 ملتقطاً۔
2... سامانِ بخشش، صفحہ:103۔

ستمبر کو یومِ ختمِ نبوت منایا جاتا ہے اور عنقریب اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم! صفر المظفر کی 25 وِیں شریف یعنی یومِ رضا بھی تشریف لانے والا ہے۔ الحمدللہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عاشِقِ آخری نبی، عقیدۂ ختمِ نبوت کے عظیم پہرے دار ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جس طرح دِیگر عقائد و اَعْمال، تفسیر و حدیث، فقہ و تَصَوُّف وغیرہ 100 سے زیادہ عُلُوم میں بہترین تحقیقات (***Excellent Researches***) فرمائی ہیں، عقیدۂ ختمِ نبوت کو بھی آپ نے بہت بہترین انداز سے بیان کیا ہے، آیئے! یومِ ختمِ نبوت کی مناسبت سے عقیدۂ ختمِ نبوت سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیقات سننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں۔

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہْلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!
نظریہ غوث کا	سب سے آخری نبی!	اَوْلیا کا نظریہ!	سب سے آخری نبی!
ہے رضا کا نظریہ!	سب سے آخری نبی!	نظریہ عطّار کا!	سب سے آخری نبی!

تیرا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم

ایک مرتبہ عاشِقِ آخری نبی، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں سُوال ہوا: کیا دُنیا میں کوئی دُوسرا مُحَمَّد پیدا ہونا ممکن ہے؟

کتنا انوکھا (***Unique***) سُوال ہے...!! ایک تو یہ سوال ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی اَور نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ لیکن سُوال کرنے والے نے یہ نہیں پوچھا کہ کوئی اَور نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ اس نے پوچھا: کوئی دُوسرا مُحَمَّد پیدا ہو

سکتا ہے کہ نہیں؟ اب سنیئے! عاشِقِ آخری نبی، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب...!! آپ کے ارشادات کا خُلاصہ ہے، فرمایا: وہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو اللہ پاک کے رسول ہیں، اَوَّل بھی ہیں، آخِر بھی ہیں، ظَاھِر بھی ہیں، بَاطِن بھی ہیں، نبیوں کے سردار بھی ہیں، مالِک و مختار بھی ہیں، اللہ پاک نے جنہیں رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن بھی بنایا اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا تاج بھی اُن کے سَر پر سجایا، ان کے جیسا دُنیا میں کوئی دُوسرا نہیں ہو سکتا، جس طرح دُوسرا خُدا ہونا ناممکن و محال ہے، ایسے ہی دوسرا مصطفےٰ ہونا بھی ناممکن و محال ہے۔[1]

رُخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دُوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں، نہ دُکانِ آئینہ دار میں

وضاحت: یعنی مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہ عظیمُ الشّان، بے مثل و بے مثال ہستی ہیں کہ ان جیسا دُوسرا نہ کسی کے تَصَوُّر اور خیال میں ہے اور نہ اللہ پاک ہی نے ایسا کوئی دُوسرا بنایا ہے، نہ کبھی بنائے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

نہ غَیرِ کِبرِیا جان آفرِیْنے
نہ خود مثلِ تُو جاناں آفَرِیْدَنْد[2]

ترجمہ: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اے جانِ جاناں! اللہ پاک کے سوا کوئی بھی جان پیدا نہیں کر سکتا اور اللہ پاک وہ ہے کہ اس نے آپ کے جیسا کوئی پیدا کیا ہی نہیں ہے۔

اے عاشقانِ آخری نبی! یہ تو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:18، صفحہ:27-28 خلاصۃً (مکتبہ غوثیہ کراچی)۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:272۔

عَلَیْہ نے اس کی جو دلیل دی، اب وہ سنیئے! لکھتے ہیں: ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہ عظیمُ الشَّان، بے مثل و بے مثال ہستی ہیں، جن کو رَبِّ کائنات نے خَاتَمُ النَّبِیّٖن (یعنی سب سے آخری نبی) بنا کر بھیجا ہے، اب فرض کیجئے! اگر کوئی دُوسرا مُحَمَّد پیدا ہونا ممکن ہے تو ہم پوچھتے ہیں، وہ دوسرا جو آئے گا، کیا وہ بھی خَاتَمُ النَّبِیّٖن (یعنی سب سے آخری نبی) ہوگا یا نہیں ہوگا؟ اگر کہو کہ وہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن نہیں ہوگا، پھر تو مُحَمَّدِ مصطفےٰ نہ ہوا، اگر کہو کہ وہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن بھی ہوگا، پھر ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آخری نہ رہے، کیونکہ آخری صِرْف ایک ہی ہوتا ہے، لہٰذا ثابِت ہو گیا کہ رَبِّ کائنات نے صِرْف ایک ہی مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بنائے ہیں، نہ آپ سے پہلے کبھی کوئی آپ جیسا ہوا، نہ آپ کے بعد کوئی آپ جیسا ہو سکتا ہے۔[1]

ترے خُلْق کو حق نے عظیم کہا، تری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم[2]

وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا! اللہ پاک نے آپ کے خُلْق مبارک کو عظیم قرار دیا ہے، آپ کے ظاہری جسم مبارک کو اللہ پاک نے بہایت خوبصورت بنایا، میرے آقا جانِ جاناں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان پیدا کرنے والے ربّ کی قسم ہے آپ جیسا کوئی نہیں، آپ کا تخت عرشِ اعظم ہے، جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جو فرشتوں کے سردار ہیں وہ آپ کے راز دار ہیں، آپ ہی دو جہاں کے سردار ہیں!

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:18، صفحہ:28 خلاصۃً (مکتبہ غوثیہ کراچی)۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:80-81 ملتقطاً۔

اللہ پاک کی قسم آپ جیسا کوئی نہیں۔

اللہ! اللہ! کیسا کمال کا عِلْم ہے، کیسی بے مثال دلیل ہے، یہ تَو دوسرا مُحَمَّد ہونے کی بات ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان مولانا حسن رضا خان صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

یِہی منظور تھا قُدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو (1)

اور کسی شاعِر نے کتنی پیاری بات کہی ہے:

اَرْبابِ نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندے تو مل ہی جائیں گے، آقا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانیٔ مُحَمَّد
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہْلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!
نظریہ غوث کا!	سب سے آخری نبی!	اَوْلیا کا نظریہ!	سب سے آخری نبی!
ہے رضا کا نظریہ!	سب سے آخری نبی!	نظریہ عطّار کا!	سب سے آخری نبی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ذوقِ نعت، صفحہ:105۔

عقیدۂ ختمِ نبوت کیا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! الحمدللہ! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں۔ اسلام میں عقیدۂ ختمِ نبوت کیا ہے؟ اور اس کی اہمیت (Importance) کیا ہے؟ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بھی ہمیں سمجھایا، آپ کے فرامین کا خُلاصہ ہے: جب سے احمدِ مجتبیٰ، مُحمّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے، اس وقت سے لے کر قیامت تک کوئی بھی شخص کسی بھی لحاظ سے کسی بھی زمانے میں، ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں، کائنات (Universe) کے کسی بھی خِطّے میں کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اسلام میں جس طرح لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اسی طرح مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن ماننا بھی لازم اور ضروری ہے، جو بندہ اس عقیدے کا انکار کرے یا اس میں ذرّہ برابر بھی شک کرے وہ یقینی طَور پر کافِر ہے، ملعُون ہے، ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔ پِھر بات صِرف اتنی ہی نہیں بلکہ جو اس مُرتَد کے غلط عقیدے کو جانتا ہو، پِھر وہ اسے کافِر نہ جانے یا اس کے کافِر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافِر و مرتَد ہے۔[1]

خیال رہے! اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چوتھے آسمان پر تشریف فرما ہیں، آپ نے ابھی تک موت کا ذائقہ نہیں چکھا، قیامت کے قریب آپ دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں گے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کی تبلیغ فرمائیں

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:15، صفحہ:630 خلاصۃً۔

گے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام کے دُنیا میں تشریف لانے سے عقیدۂ ختمِ نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنی ہے: مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ظُہُور کے بعد کسی کو نبوّت نہ ملے گی، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پہلے کے نبی ہیں، آپ کو نبوت پہلے سے ملی ہوئی ہے، قیامت کے قریب جب آپ دُنیا میں تشریف لائیں گے تو اُس وقت بھی نبی ہی ہوں گے مگر ایک نبی کی حیثیت سے اپنی شریعت کی تبلیغ نہیں فرمائیں گے بلکہ اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت ہی پر عَمَل کرائیں گے، گویا آپ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی ہونے کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ (1)

بعد آپ کے ہر گز نہ آئے گا نبی نیا | واللہ! اِیماں ہے مرا، اے آخری نبی

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہْلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!
نظریہ غوث کا!	سب سے آخری نبی!	اَوْلیا کا نظریہ!	سب سے آخری نبی!
ہے رضا کا نظریہ!	سب سے آخری نبی!	نظریہ عطّار کا!	سب سے آخری نبی!

اعلیٰ حضرت اور آیتِ ختمِ نبوت کی تفسیر

پارہ:22، سورۃُ الْاَحْزَاب، آیت:40 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ

ترجمہ کَنْزُ الْعِرْفان: مُحَمَّد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں

1... تفسیر نسفی، پارہ:22، الاحزاب، زیرِ آیت:40، جلد:6، صفحہ:87 خلاصۃً۔

وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (۴۰) (پارہ:22،الاحزاب:40)

اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر خُود آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بھی فرمائی، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے بھی اس کی تفسیر بیان کی، تابعین نے بھی بیان کی، پھر اس کے بعد سے لے کر 13 صدیوں کے عُلَمائے کرام نے بھی اس آیت سے متعلق بہت خُوبصُورت اور علمی تحقیقات فرمائی ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ان 13 صدیوں کی تحقیقات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنیٰ ہے: آخِرُ الْاَنْبِیَاء یعنی (سب سے آخری نبی کہ) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک کسی کو نُبُوَّت ملنی مُحال ہے۔ آیت کے اس معنیٰ میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کرنا (یعنی اپنی مرضی کے معنیٰ نکالنا) کُفر ہے۔[1]

”خَاتَمُ النَّبِیّٖن“ کے 5 کفریہ معانی

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید لکھتے ہیں: (1): جو کہے: ” خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا مطلب ہے: نئی شریعت والا نبی، لہٰذا اِسی اسلامی شریعت پر عَمَل کرنے والا نیا نبی آسکتا ہے۔“ کہنے والا کافِر ہے۔ (2): جو ” خَاتَمُ النَّبِیّٖن “ کا معنیٰ ”نبی بِالذّات (اصلی نبی)“ کرے، کافِر ہے۔ (3): جو اس کا معنیٰ اَفْضَلُ النَّبِیّٖن (سب نبیوں سے افضل) بتائے، کافِر ہے۔[2] واضح رہے! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بے شک سب نبیوں سے افضل ہیں، مگر ” خَاتَمُ النَّبِیّٖن “ کا یہ معنیٰ کرنا کُفر ہے (کہ اس سے قرآنی لفظ کا مفہوم بدلتا ہے)۔ (4): جو کہے اس زمین پر تو نہیں مگر اَور جگہ (مثلاً

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:14، صفحہ:333 خلاصۃً۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:14، صفحہ:333 ماخوذاً۔

ساتوں زمینوں یا ساتوں آسمانوں میں کہیں) کوئی نبی آ سکتا ہے، کہنے والا کافِر ہے۔ (5): جو کہے: "انسانوں میں نیا نبی نہیں آسکتا، البتہ دوسری مخلوق میں اب بھی نبی آ سکتا ہے" قائِل (کہنے والا) کافِر ہے۔

یاد رہے! "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے ایسے معنیٰ کرنے والا بھی کافِر ہے، جو اسے کافِر نہ جانے یا اس کے کُفر میں شک کرے وہ بھی کافِر، مرتد، اِسلام سے خارِج ہے۔[1]

سب صحابہ کا ہے یہ عقیدہ اَٹل | ہیں یہ خیرُ الورىٰ خاتَمُ الْاَنبیاء

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل مانگنا کیسا؟

حضرت ابو منصور ماتریدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جو کوئی حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے تو اس سے کوئی دلیل نہیں مانگی جائے گی بلکہ اس شخص کے اس دعوے کا انکار ہی کیا جائے گا[2] کیونکہ اللہ پاک کے پیارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرما چکے: لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[3]

شہِ انبیا ہے، خُدا کا ہے پیارا | وہ نبیوں میں سُن لو! نبی آخری ہے
مُحَمَّد ہے احمد، ہے سلطانِ بطحا | وہ نبیوں میں سُن لو! نبی آخری ہے

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اگر کسی نبوت کے جھوٹے دعویدار سے اس لئے معجزہ طَلَب کیا کہ یہ چونکہ جھوٹا ہے، لہٰذا معجزہ دِکھا نہیں سکے گا،

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:14، صفحہ:338 ماخوذاً۔
2 ... تفسیر تاویلات اہلِ السنہ ماتریدی، پارہ:22، الاحزاب، زیرِ آیت:40، جلد:8، صفحہ:396۔
3 ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلفاء الاول فالاول، صفحہ:739، حدیث:1842۔

Go to Index

جب دِکھا نہیں سکے گا تو ذلیل ورُسوا ہو گا، اس نِیّت سے معجزہ دِکھانے کا کہنے میں تو کوئی حرج نہیں، البتہ اگر تحقیق کے لئے معجزہ طلب کیا کہ دیکھوں یہ معجزہ دِکھا بھی سکتا ہے یا نہیں تو اس نِیّت سے جھوٹے نبی سے معجزے کا مطالبہ کرنے والا فوراً کافِر ہو جائے گا۔[1] اللہ پاک کی پناہ...!!

ایماں پہ رَبِّ رحمت دے دے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[2]

کسی صحابی کو نبی ماننا کیسا...؟

اے عاشقانِ رسول! الحمدللہ! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عقیدۂ ختمِ نبوت سے متعلق بہت کچھ لکھا ہے، ان میں بطورِ خاص 6 رسائل ہیں جو عقیدۂ ختمِ نبوت کے بیان پر یا ختمِ نبوت کا انکار کرنے والوں کے رَدّ میں لکھے گئے ہیں، انہیں میں سے ایک رسالہ ہے: جَزاءُ اللهِ عَدُوَّهُ بِاِبَائِهِ خَتْمَ النُّبُوَّه (یعنی ختمِ نبوت کا انکار کرنے والے دُشمنِ خدا پر اللہ پاک کی مار)۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں سُوال ہوا: ایک شخص ہے جو حضرت خاتُونِ جنّت سیدہ فاطمۃ الزہرا، حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا اور امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عنہم کو نبی مانتا ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

اس کے جواب میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑے سائز کے 113 صفحات پر مشتمل ایک عظیمُ الشان رسالہ لکھا، جس میں آپ نے قرآنِ کریم کی اس آیت:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ (پارہ:22، الاحزاب:40)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:134 بتغیر قلیل۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

اور احادیث و روایات اور پچھلی آسمانی کتابوں کے ارشادات لکھ کر یہ ثابت کیا کہ جو بندہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کا اِنْکار کرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زِندگی کے زمانے میں یا اس کے بعد قیامت تک کسی بھی اُونچے سے اُونچے مرتبے والے کو نبی مانے، وہ بندہ کافِر ہے، دائرۂ اسلام سے خارِج ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس مبارک رسالے میں عقیدۂ ختم نبوت کے جو دلائل ذِکْر فرمائے، الحمد للہ! عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اس میں سے بہت سارے دلائل اپنے رسالے **سب سے آخری نبی** میں ذِکْر کئے ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند ایک دلائل سنتے ہیں۔ مزید تفصیل جاننا چاہتے ہوں تو امیر اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا رسالہ **سب سے آخری نبی** پڑھ لیجئے بلکہ کوشش کر کے یومِ ختمِ نبوت کے موقع پر گھر میں، مسجد میں، اپنے محلے میں، بازار میں اس رسالے سے دَرْس دیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دِین بھی سیکھنے کو ملے گا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا ڈھیروں ڈھیر ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

عقیدہ ختم نبوت کے دلائل

لوحِ محفوظ اور عقیدۂ ختمِ نبوت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **مسلم شریف** میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی پیدائش سے 50 ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اس وقت لوحِ محفوظ پر جو کچھ لکھا گیا، اس میں یہ بھی تھا: **اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْن** بے شک مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں۔[1]

1 ... مسلم، کتاب القدر، باب حِجاج آدم و موسیٰ علیہما السّلام، صفحہ: 1023، حدیث: 2653۔

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور عقیدۂ ختمِ نبوت

صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اَوْلاد دِکھائی گئی، آپ نے اپنی اَوْلاد میں سے بعض کو بعض سے اَفْضَل دیکھا، پس آپ نے سب سے آخر میں بلند اور روشن نُور دیکھا، عرض کیا: یَا رَبِّ! مَنْ ھٰذَا؟ اے اللہ پاک! یہ کون ہے؟ ارشاد ہوا: اے آدم! یہ آپ کے بیٹے اَحْمَد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہیں، یہی اَوَّل ہیں، یہی آخِر ہیں، یہی وہ ہیں جو (روزِ قیامت) سب سے پہلے شفاعت کریں گے، انہیں کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔[1] صحابیٔ رسول حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول اور سب سے آخری نبی ہیں۔[2]

تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!

زمین پر پہلی اذان

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

1 ... مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ماورد فی اصطفائہ علی العالمین... الخ، جلد: 2، صفحہ: 111۔

2 ... مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ بالانبیاء، جلد: 2، صفحہ: 137۔

وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہند میں اُترے، آپ کو کچھ گھبراہٹ ہوئی تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے، انہوں نے اذان دِی، جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہا تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: مَنْ مُحَمَّد؟ یعنی مُحَمَّد کون ہیں؟ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اٰخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْاَنْبِیَاء یعنی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ کی اَوْلاد میں سے سب سے آخری نبی ہیں۔[1]

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور عقیدۂ ختمِ نبوت

طبقات الکبریٰ میں روایت ہے: اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والے صحیفوں میں لکھا تھا: (اے ابراہیم!) آپ کی اَوْلاد میں بہت سارے قبیلے (*Tribes*) ہوں گے، یہاں تک کہ نبی اُمّی تشریف لے آئیں گے (وہ نبی اُمّی کون ہیں؟ ارشاد ہوا:) اَلَّذِیْ یَکُوْنُ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وہ جو سب سے آخری نبی ہوں گے۔[2]

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اور عقیدہ ختمِ نبوت

محمد بن کعب قُرَظی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی بھیجی: (اے یعقوب!) میں آپ کی اَوْلاد میں بہت سارے بادشاہ اور نبی پیدا فرماؤں گا، یہاں تک کہ حرمِ محترم والے نبی تشریف لے آئیں گے، وَھُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِسْمُهٗ اَحْمَد یعنی وہ سب سے آخری نبی ہوں گے اور ان کا نامِ پاک اَحْمَد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہے۔[3]

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:7، صفحہ:437 ملتقطاً۔
2 ... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ...الخ، جلد:1، صفحہ:130 ملتقطاً۔
3 ... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ...الخ، جلد:1، صفحہ:129 ملتقطاً۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور عقیدۂ ختمِ نبوت

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، آخری نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات نازِل ہوئی تو آپ نے اس کی تلاوت فرمائی، اس میں اِس (آخری) اُمَّت کا ذِکر پڑھا تو عرض کیا: اے اللہ پاک! میں تورات میں ایسی اُمَّت کا ذِکْر دیکھتا ہوں جو (زمانے کے اعتبار سے) سب سے آخری اور (فضیلت میں) سب سے آگے ہو گی، اے مالِکِ کریم! اسے میری اُمَّت بنا دے! اللہ پاک نے فرمایا: تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَد یعنی اے موسیٰ! یہ سب سے آخری نبی اَحمدِ مجتبیٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔[1]

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!

ایک غیبی بزرگ کا انوکھا واقعہ

اے عاشقانِ آخری نبی! دیکھئے! پہلے کے انبیائے کرام علیہم السّلام کو باقاعِدہ وحی بھیج کر بتایا گیا کہ ہمارے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہوں گے، پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی اُمّتوں کو بھی یہ عقیدہ یاد کروایا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے، آپ نے بھی نبیِّ اُمّی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت کی خوشخبری سُنائی اور اپنی اُمَّت کو بھی یہ عقیدہ بتایا کہ مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہوں گے۔ آیئے! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمَّتی کا

1 ... دلائل النبوہ، الفصل الرابع: ذکر الفضیلۃ الرابعۃ... الخ، جز:1، صفحہ:33و34، حدیث:31 ملتقطاً۔

انوکھا واقعہ سُنتے ہیں:

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دورِ مبارک کا واقعہ ہے، حضرت نَضْلہ بن معاویہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ عنہ 300 مُہاجرین و اَنصار کے ساتھ حُلْوانِ عراق سے مالِ غنیمت (یعنی غیر مسلموں سے لڑائی میں ہاتھ آنے والا مال) لے کر واپس تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک پہاڑ کے قریب شام ہو گئی، حضرت نَضْلہ بن معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اَذان دی، جب آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا تو پہاڑ سے ایک آواز آئی، کوئی کہہ رہا تھا: اے نَضْلہ! تم نے بہت بڑے عظمت والے کی بڑائی بیان کی! جب آپ نے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا تو جواب آیا: اے نَضْلہ! تم نے خالِص توحید بیان کی، جب آپ نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہا تو آواز آئی: **یہ ایسے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں**، یہ ڈر سُنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی خوشخبری ہمیں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے دِی تھی، انہی کی اُمَّت کے آخر میں قیامت قائِم ہو گی (یعنی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا)، صحابیٔ رسول حضرت نَضْلہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہا تو جواب آیا: نماز ایک فرض ہے، خوشخبری ہے اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے۔ جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا تو آواز آئی: مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر ہمیشگی اختیار کی، مراد کو پہنچا جس نے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کی۔ جب آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا تو آواز آئی: اے نَضْلہ! تم نے پُورا اِخلاص حاصِل کر لیا تو اللہ پاک نے اس کے سبب تمہارا جسم دوزخ پر حرام فرما دیا۔

اذان کے بعد حضرت نَضْلہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے نماز ادا کی، اس کے بعد کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے خوبصورت انداز میں بات کرنے والے! ہم نے تمہاری بات سُنی، تم

فرشتے ہو یا جن یا رِجَالُ الْغَیْب (یعنی نظروں سے پوشیدہ انسان)؟ ہمارے سامنے ظاہِر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ پاک اور اس کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کے سفیر ہیں۔ یہ کہنا تھا کہ پہاڑ (**Mountain**) سے روشن چہرے اور سفید داڑھی والے ایک بُوڑھے بزرگ ظاہِر ہوئے، جنہوں نے سفید اُون کی ایک چادر اَوڑھی ہوئی تھی، آتے ہی انہوں نے سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، وہاں موجود حاضِرین نے جواب دیا، حضرت نَضْلہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں زُرَیْب بن ثَرْمَلَا ہوں۔ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا تھا اور آسمانوں سے اپنے دوبارہ تشریف لانے تک میرے زندہ رہنے کی دُعا کی تھی۔ (1)

سب صحابہ کا ہے یہ عقیدہ اَٹل | ہیں یہ خیرُ الورٰی خاتَمُ الْاَنبیاء

پچھلی اُمّتوں کے عُلَما اور عقیدہ ختمِ نبوت

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں، یہ بات پچھلی اُمّتوں میں بہت مشہور و مَعرُوف (**Famous**) تھی۔ چنانچہ حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میرے والِدِ محترم تورات کے بہت بڑے عالِم (**Scholar**) تھے، اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر جو کچھ نازِل فرمایا، اس کا جتنا عِلْم ان کے پاس تھا، ان کے زمانے میں اور کسی کے پاس نہیں تھا، وہ اپنے عِلْم میں سے کوئی

1 ...دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل السادس: توقع الکھان، جز:1، صفحہ:56، حدیث:54۔
دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی قصۃ وصی عیسٰی...الخ، جلد:5، صفحہ:425۔
تاریخ بغداد، جلد:10، صفحہ:254 ملتقطاً۔

بھی چیز مجھ سے چھپاتے نہیں تھے، جب ان کا آخری وقت آیا تو مجھے بُلا کر کہا: بیٹا! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے عِلْم میں سے کوئی چیز تجھ سے نہیں چھپائی، ہاں! 2 ورق ہیں، ان میں ایک نبی کا بیان ہے، اُن کے تشریف لانے کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے، میں نے پہلے یہ بات تمہیں اس خوف سے نہیں بتائی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرے اور تم اس کی پیروی نہ کر بیٹھو!

اب میں نے وہ 2 ورق فُلاں جگہ رکھ دیئے ہیں، ابھی انہیں کھول کر مت دیکھنا، جب وہ نبی تشریف لے آئیں گے، اللہ پاک نے چاہا تو تم ان کی پیروی اختیار کرلو گے۔ حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ 2 ورق نکال کر دیکھے تو ان میں لکھا تھا: **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَ مُهَاجِرُهٗ بِطَيْبَةَ** یعنی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں، سب سے آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، ان کی پیدائش (*Birth*) مکہ میں ہو گی اور ہجرت طیبہ کی طرف فرمائیں گے۔[1]

❀ جنّتی صحابی حضرت سَعِید بن زَید رَضِیَ اللہُ عنہ کے والِد حضرت زید بن عَمْرو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ زمانۂ جاہلیت میں دِینِ ابراہیمی کے سچّے پیروکار اور سیدھے رستے کے مسافِر تھے، آپ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لانے سے پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: میں دِینِ ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں میں پھرا، یہود و نصاریٰ وغیرہ جس سے بھی پوچھا، سب نے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نعت و صِفات بتائیں اور کہا: اُن کے عِلاوہ کوئی نبی باقی نہیں ہیں۔[2]

1 ...الخصائص الکبریٰ، باب ذکرہ فی التوراۃ...الخ، جلد: 1، صفحہ: 25 ملتقطاً۔
2 ...الخصائص الکبریٰ، باب اخبار الاخبار...الخ، جلد: 1، صفحہ: 43 ملتقطاً۔

حضرت مُغِیرَہ بِنْ شُعْبَۃ رَضِیَ اللّٰہ عنہ اپنے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات بتاتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے مِصر کے بادشاہ مَقُوقَش سے حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف سُنی، پھر میں اسکندریہ گیا، وہاں میں نے پچھلی اُمّتوں کا کوئی عِبَادت خانہ نہ چھوڑا، سب کے پاس گیا، سب سے مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھا، آخر ایک پادری کے پاس پہنچا، وہ اپنی قوم کا بہت بڑا عالِم تھا، میں نے اس سے پوچھا: کیا کوئی نبی دُنیا میں آنا باقی ہے؟ وہ بولا: نَعَم! وَھُوَ آخِرُ الْاَنْبِیَاء ہاں! وہ آخری نبی ہیں، ان کے اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے درمیان کوئی نبی تشریف نہیں لائے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہی کی پیروی کا حکم دیا تھا، وہ نبی، اُمّی، عربی ہیں اور ان کا نام پاک احمد ہے۔

حضرت مُغیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ سب باتیں خُوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام قبول کر لیا۔[1]

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!

وِلادتِ باسعادت کے وقت خاص ستارہ نکلا

شاعِرِ دربارِ رسالت، صحابیٔ رسول حضرت حَسَّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میری عمر 7 سال تھی، ایک مرتبہ رات کا پچھلا پہر تھا، اچانک ایک آواز گونجی، نکل کر دیکھا تو مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ چیخ کر سب کو بُلا رہا تھا، لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے، وہ بولا: ھٰذَا کَوْکَبُ اَحْمَد یہ اَحْمَد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا ستارہ ہے، یہ ستارہ صِرف کسی نبی کی وِلادت کے وقت ہی نکلتا ہے اور اب نبیوں میں

1...دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الخامس ذلرہ فی الکتب...الخ، جز:1، صفحہ:44-46، رقم:45ملتقطا۔

سے حضرت اَحمدِ مجتبیٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے عِلاوہ کوئی نبی باقی نہیں ہے۔(1)

سَفَرِ معراج اور عقیدۂ ختمِ نبوت

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ معراج کا واقعہ ہے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم (مسجدِ اَقْصیٰ میں) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے مِلے، اس وقت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے خطبے دیئے، اس میں اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی، سب سے آخر میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس خطبے میں اپنے اور اپنی اُمّت کے بہت سارے فضائِل بیان کئے، پھر فرمایا: سب تعریفیں اُس رَبِّ کریم کے لئے ہیں کہ **جَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّ خَاتِمًا** جس نے مجھے **فاتِح** (یعنی کھولنے والے) اور **خاتَم** (یعنی سب سے آخری نبی) بنا کر بھیجا ہے۔ اس وقت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے فرمایا: **بِھٰذَا فَضَّلَکُمْ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم** یعنی انہیں اَوصاف و کمالات کے سبب مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تم سب سے اَفْضَل ہیں۔(2)

تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!

نورانی محل کی آخری اینٹ

حدیثِ پاک کی مشہور کتابوں: **بخاری**، **مسلم**، **ترمذی** اور **مسندِ احمد** میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیا

1 ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الخامس ذکرہ فی الکتب... الخ، جز:1، صفحہ:38، رقم:35 ملتقطاً۔

2 ... مسندِ بزّار، جلد:17، صفحہ:5-8، حدیث:9518 ملتقطاً۔

کی مثال (*Example*) اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت حسین و جمیل گھر (*Beautiful House*) بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ (*Brick*) کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں وہ (آخری) اینٹ ہوں اور نبیوں میں آخری نبی ہوں۔(1)

دوسری روایت میں ہے: اس اینٹ کی جگہ (کو پُر کرنے والا) میں ہوں، میں آیا تو نبیوں (کے سلسلے) کو ختم (یعنی مکمل) کر دیا۔(2)

ہیں وہ قصرِ نبوت کی اینٹ آخری
قولِ شاہِ دنا، خاتمُ الانبیا

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیسی پیاری مثال ہے، نبوت گویا نورانی محل ہے، حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام گویا اس کی نورانی اینٹیں ہیں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم گویا اس محل (*Palace*) کی آخری اینٹ ہیں، جس پر اس عمارت (*Building*) کی تکمیل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں، آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔(3)

میرے بعد کوئی نبی نہیں

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک

1... بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، صفحہ:903، حدیث:3535۔
2... مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم... الخ، صفحہ:901، حدیث:2287۔
3... مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:7بتغیر قلیل۔

مرتبہ میں بیمار تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت بابرکت میں حاضِر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خُود نماز میں مَصْرُوف ہوگئے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی چادر مبارک کا کچھ حِصّہ مجھ پر ڈال دیا، (بعدِ نماز) فرمایا: اے علی! تم اچھے ہوگئے، تم پر کوئی تکلیف نہیں، میں نے اللہ پاک سے جو کچھ اپنے لئے مانگا، تمہارے لئے بھی مانگا اور میں نے جو کچھ چاہا، اللہ پاک نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ لَا نَبِیَّ بَعْدَكَ یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہیں تھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت مشہور، بہت مختصر اور عقیدۂ ختمِ نبوت کو بالکل واضح اور صاف صاف بیان کرنے والی بڑی پیاری حدیثِ پاک ہے: لَا نَبِیَّ بَعْدِی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ بالکل یہی الفاظ یا اس سے ملتے جُلتے، اسی معنیٰ و مفہوم کے الفاظ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار نہیں بلکہ بار بار، کئی موقعوں پر ارشاد فرمائے۔ لہٰذا کوشش کرکے یہ مختصر سی حدیثِ پاک ہمیں بھی یاد (*Memorize*) کرلینی چاہئے اور بچوں کو بھی یاد کروا دینی چاہئے، کیا حدیث شریف ہے: لَا نَبِیَّ بَعْدِی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

خُود میرے نبی نے بات یہ بتا دی: لَا نَبِیَّ بَعْدِی!
ہر زمانہ سُن لے یہ نوائے ہادِی: لَا نَبِیَّ بَعْدِی!

عقیدہ ختمِ نبوت پر جانوروں کی گواہیاں

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عقیدۂ ختمِ نبوت ایسا ٹھوس (*Solid*)، واضح اور صاف

1... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، جز:13، جلد:7، صفحہ:74، حدیث:36509۔
2... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلفاء الاول فالاول، صفحہ:739، حدیث:1842۔

عقیدہ ہے کہ انسان تو انسان جانور بھی اس کی گواہی دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ عالی وقار مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے مجمع میں تشریف فرما تھے، قبیلہ بنو سلیم کا ایک شخص آیا، وہ گوہ کا شکار کر کے لایا تھا، اُس نے گوہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ڈال دیا اور بولا: میں اس وقت تک ایمان قبول نہ کروں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے، چنانچہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے گوہ کو پُکارا تو اس نے کہا: لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ (یعنی میں حاضِر ہوں اور فرمانبرداری کے لئے تیّار ہوں)۔ گوہ نے یہ بات اتنی بلند آواز سے کہی کہ سب حاضِرین نے سُن لی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرا معبود (یعنی عِبادت کے لائق) کون ہے؟ گوہ نے جواب دیا: میرا معبود وہ ہے جس کا عرش آسمان میں ہے، اسی کی بادشاہی زمین میں ہے، اس کی رحمت جنّت میں ہے اور اس کا عذاب جہنّم میں ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے گوہ! بتا میں کون ہوں؟ گوہ نے بلند آواز سے کہا: اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن یعنی آپ اللہ رَبُّ العالمین کے رسول اور سب سے آخری نبی ہیں۔ جس نے آپ کو سچا مانا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے آپ کو جھٹلایا وہ نامراد ہو گیا۔ یہ معجزہ (*Miracle*) دیکھ کر وہ شخص اتنا متاثر (*Impress*) ہوا کہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (1)

اے بلا! بے خردئ کفار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو اگر اُس کو درکار، بے زباں بول اُٹھا کرتے ہیں (2)

وضاحت: آہ! مصیبت! اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو نہ ماننے

1 ... معجم اوسط، جلد: 4، صفحہ: 283، حدیث: 5996 ملتقطاً۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 112۔

والے کس قدر نادان اور بے وقوف (**Foolish**) ہیں، حالانکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے سچّے اور آخری نبی ہونے کی گواہی دینا چاہیں تو بے زبان جانور بھی گواہی دینے کے لئے بول پڑتے ہیں۔

دراز گوش (یعنی مبارک گدھے) کی گواہی

جب خیبر فتح ہوا تو رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کالے رنگ کا دراز گوش (لمبے کانوں والا جانور یعنی گدھا) دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے باتیں کیں، وہ بھی آگے سے جواب دیتا رہا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی: یزید کا بیٹا شہاب، اللہ پاک نے میرے دادا کی نسل سے 60 دراز گوش (یعنی گدھے) پیدا کئے، كُلُّهُمْ لَا يَرْكَبُهُ اِلَّانَبِيٌّ ان سب پر صِرف وصِرف نبی ہی سُوار ہوئے، وَقَدْ كُنْتُ اَتَوَقَّعُ اَنْ تَرْكَبَنِيْ لَمْ يَبْقَ مِنْ نَسْلِ جَدِّيْ غَيْرِيْ وَلَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ غَيْرُكَ یعنی مجھے یقینی توقع تھی کہ حُضُور مجھے اپنی سُواری سے شرف بخشیں گے کیونکہ اب میرے دادا کی نسل سے میرے سوا کوئی باقی نہیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں آپ کے سِوا کوئی نبی باقی نہیں ہے۔

چنانچہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس خوش بخت دراز گوش کو قبول فرمالیا اور اس کا نام یَعْفُوْر رکھا۔[1]

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا!	سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا!	سب سے آخری نبی!	عقیدہ اَہلِ بیت کا!	سب سے آخری نبی!

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:4، صفحہ:232 ملتقطاً۔

30 جھوٹے نبی

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عقیدۂ ختمِ نبوت بالکل واضح اور صاف صاف عقیدہ ہے، ان تمام دلائل سے واضح ہو گیا کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے سے لے کر اب تک ہر زمانے میں فرشتوں، نبیوں، صحابہ، اَہْلِ بیت، عُلَما، اَوْلیا، سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

مگر یاد رکھئے! یہ عقیدہ جتنا واضح اور صاف ہے، اس پر ڈاکہ ڈالنے والے بھی بہت زیادہ ہیں۔ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمَّت میں 30 کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خَاتَمُ النَّبِیِّن ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: 30 جھوٹے نبی وہ ہیں، جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور ان کا فساد (*Riot*) پھیل گیا، دوسرے قسم کے مُدَّعِیِ نُبُوَّت (یعنی نبوت کے جھوٹے دعویدار) جنہیں کسی نے نہ مانا وہ بکواس کر کے مر گئے، وہ تو بہت ہوئے ہیں۔[2]

ایمان کی سلامتی کی فِکْر نہ کرنے کا نقصان

معلوم ہوا؛ عقیدۂ ختمِ نبوت پر ڈاکے ڈالنے والے بہت ہیں، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے اِیْمان کی فِکْر کریں۔ یاد رکھئے! ایک انسان کے پاس سب سے قیمتی (*Precious*) بلکہ

1... ابو داوٗد، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن و دلائلھا، صفحہ:666، حدیث:4252۔
2... مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:219۔

انمول (*Priceless*) چیز اس کا ایمان ہے، اللہ پاک کی رحمت سے جسے ایمان کی دولت حاصِل ہے، وہ مال کے اعتبار سے اگرچہ غریب ہو مگر ایمان کی دولت سے محروم کروڑوں، اربوں پتی شخص سے بھی بڑا مال دار ہے، جب کہ دولتِ اسلام سے محروم مالدار حقیقت (*Reality*) میں مفلس و نادار (یعنی غریب) ہے اور مَعَاذَاللہ! ثُمَّ مَعَاذَ اللہ! اسی حال یعنی کفر کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ ہمیشہ ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کی بارگاہِ ربُّ العزّت میں دُعا کرتا رہے، اس پُرفتن دَور میں جہاں نیک اعمال کرنے میں بے حد سستی (*Laziness*) آچکی ہے وہیں ایمان کی حفاظت کی فِکْر بھی بہت کم نظر آتی ہے، آئے دِن نئے نئے فتنے مختلف انداز سے مسلمانوں کے ایمان کو کھوکھلا کرنے میں مَصرُوف ہیں، ایمان کی سلامتی کی فِکْر نہایت ضروری ہے، چاہے ساری زندگی نیکیوں میں گزاری ہو لیکن خدانخواستہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنا ہو گا۔ فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔[1]

تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے معاملے میں غفلت (*Carelessness*) اس کے ضائع ہونے کا سبب بن جاتی ہے، اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ایمان کا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو ایمان چِھن جانے کا خوف نہ ہو، موت کے وقت اس کا ایمان چھن جانے کا شدید خطرہ (*Risk*) ہے۔[2]

---

1 ... بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، صفحہ:1617، حدیث:6607۔
2 ... سب سے آخری نبی، صفحہ:10، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:495 بتغیر قلیل۔

تمام عاشقانِ آخری نبی کو چاہئے کہ یہ مسنون دُعا ضرور مانگا کریں:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ (1)

ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دِین پر ثابت قدم رکھ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک کام: ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

الحمد للہ! آج کے اس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دِلوں میں عشقِ رسول جگانے، نیکی کی دعوت دینے اور اُمّت کو نیک نمازی بنانے کی کوشش میں مَصرُوفِ عَمَل ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **ہفتہ وار رسالہ مطالعہ** بھی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

غیر مسلم مسلمان ہو گیا...!!

ہند کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کفر کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **احترامِ مسلم** تحفے میں دیا مَیں نے پڑھا تو حیران رہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب **اسلام** اس قدر امن کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں اتری

1 ...ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن، صفحہ:517، حدیث:2140۔

اور دِل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامے والے اسلامی بھائیوں کا قافلہ بھی بس میں سوار ہوا، مَیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں، میرے دل میں اسلام کی محبت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں احترام کی نظر سے انہیں دیکھنے لگا، اتنے میں ایک اسلامی بھائی نے نبیِّ مکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، مجھے اس کا انداز بہت اچھا لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے گفتگو (*Conversation*) شروع کر دی۔ وہ تاڑ گیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، اس نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا، مَیں آپ سے اسلام قبول کرنے کی درخواست (*Request*) کرتا ہوں، میں رسالہ احترامِ مسلم پڑھ کر پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا شیدائی ہو چکا تھا، اس کے محبت بھرے انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا اور الحمدللہ میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ [1]

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارالافتاء اہلسنت ایپلی کیشن

دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: (*Dar-ul-Ifta Ahlesunnat*) (دارالافتاء اہلسنت)۔ یہ ایپلی کیشن *Android* اور *IOS* دونوں طرح کی ڈیوائسز سے باآسانی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے، اس موبائل ایپلی کیشن میں ❀ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات آڈیو،

1…غافل درزی، صفحہ:25۔

ویڈیو اور ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں ❀ احکامِ تجارت ❀ فرض علوم کورس ❀ اور تجارت کورس بھی اس اپلی کیشن میں شامِل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

زُلفوں اور سر کے بالوں کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔[2] یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا (**Comb**) کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زُلفیں کبھی نِصف (یعنی آدھے) کان مُبارک تک ❀ کبھی کان مُبارک کی لَو تک اور ❀ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں ❀ ہمیں چاہئے موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں ❀ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سُنّت کے

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... ابو داوٗد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، صفحہ:653، حدیث:4163۔

خِلاف (*Against*) ہے ❁ سُنّت یہ ہے کہ اگر سَر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے ❁ مَرد کو اِختیار ہے کہ سَر کے بال مُنڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے ❁ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مُبارک میں اکثر کنگھی کرتے اور اکثر سَرِ مُبارک پر کپڑا (یعنی سَر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل (*Oil*) سے تَر ہو جاتا تھا۔ (1)

تیل کی بُوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا | صبحِ عارِض پہ لُٹاتے ہیں ستارے گیسو

وضاحت: اے رضا! سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی سرکار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفوں سے جو تیل کی بُوندیں ٹپک رہی ہیں، مجھے تو یہ منظر یُوں لگ رہا ہے جیسے ستاروں بھری رات چہرۂ مصطفےٰ پر، رُخِ وَالضُّحٰی پر ستارے نچھاور کر رہی ہے۔

مختلف سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خریدیئے اور پڑھیے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر | سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مدنی قافِلوں کا یا خدا! | دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا!

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 41 تا 43 ملتقطاً۔

ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات 7 ستمبر 2023ء

حُصُولِ علم دِین کیلئے دِینی کتابیں اور رسائل پڑھنا انتہائی ضَروری ہے کہ اچھی اور دِینی معلومات سے بھرپور کتابیں اور رسائل پڑھنا نظر و فکر کی دُرُستی اور حُصُولِ عِلْم کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایمان میں اضافے و مضبوطی کا بھی باعث بنتا ہے۔ آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے **ارشاداتِ سری سقطی** رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِعلان کیا جائے گا۔ جو سوشل میڈیا مثلاً واٹس ایپ وغیرہ استعمال کرتے ہیں، رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے یہ رِسالہ دُوسروں کو بھی شئیر (*Share*) کیجئے۔

فیضانِ مدنی مذاکرہ... جاری رہے گا!

ہر ہفتے امیر اہلِسنّت دامت برکاتہم العالیہ مدنی چینل پر لائیو ہفتہ وار مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں ، آنے والے ہفتے کو بھی مدنی چینل پر رات تقریباً 09:00 (9 بجے) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ہوگا جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! ۔ تمام ذمہ داران و عاشقانِ رسول اس مدنی مذاکرے میں خود بھی شرکت فرمائیں اور دُوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں۔

مکتبۃ المدینہ کا اعلان

سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **فیضان امام اہلسنت** حاصل کیجئے، یہ کتاب پڑھنے سے آپ جان سکیں گے: ❀ حیاتِ اعلیٰ حضرت تاریخ کے آئینے میں ❀ آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کن

کن علوم میں مہارت حاصل تھی ؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامات آپ کو اعلیٰ حضرت کہنے کی وجہ کیا ہے ؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سائنسی افکار و تحقیقات ... یہ کتاب مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 415 روپے میں قیمتاً طلب فرمائیں۔

یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت پر 7 فیصد ڈسکاؤنٹ (Discount)

دُعائے عطار: یااللہ پاک! جو بھی تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی تسلیم کرتا ہے، **یومِ ختمِ نبوت** کی خوشی میں 7 ستمبر کو جو بھی اپنے کاروبار میں، سیل (*Sale*) میں 7 فیصد ڈسکاؤنٹ دے۔ یااللہ پاک! اس سے پہلے اس کو موت نہ آئے جب تک تیرے سب سے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا **خواب میں دیدار** نہ کرلے، اس کا ایمان سلامت رہے اور **محبوب کے جلووں** میں اس کی روح قبض ہو اور **زبان پر کلمہ** جاری ہو، یااللہ پاک! جو بیوپاری نہیں ہے لیکن دوسرے بیوپاری کو ترغیب دیتا ہے کہ 7 فیصد ڈسکاؤنٹ (*Discount*) کردو، تو اس کے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔ یااللہ پاک! جن کے لئے 7 فیصد ڈسکاؤنٹ کرنا دشوار ہو، اس کی کوئی بھی مجبوری ہو تو وہ اگر 1 فیصد یا آدھا فیصد بھی ڈسکاؤنٹ دے دیتا ہے، کچھ نہ کچھ بھی رعایت کردیتا ہے، اے مولائے کریم! اس کو بھی محروم نہ رکھ۔ اس کے حق میں بھی میری یہ دعائیں قبول فرما۔ یااللہ پاک! جو ہمارے اس فیصلے سے، درخواست سے اتفاق رکھتا ہے، اس کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔ **یااللہ پاک رہتی دنیا تک کے لئے، ہر سال کے لئے، جو جو اس طرح کرے میری یہ دعائیں قبول فرمالے۔**

ہفتہ وار اجتماع میں رات گزارنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یاربَّ المصطفٰے! جو اسلامی بھائی مہینے کی **پہلی جمعرات** ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماع میں رات**

گزارے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے، اُس کو اپنی **عبادت کا شوق** عطا فرما اور اُسے بے حساب **بخش** دے۔
آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مدنی قافلے کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی ہر شمسی ماہ کے **پہلے** جمعے کو 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے روانہ ہو، اُس کو **دِیدارِ مصطفےٰ** سے **مشرف فرما**۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول

آج سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں **منّت پوری نہ کرنا** کے بارے میں معلومات دی جائیں گی مثلاً ❁ **منّت** کی تعریف ❁ **منّت** پوری نہ کرنے کے مختلف احکام ❁ **منّت** پوری نہ کرنے کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب ❁ **دُرودِ رضویہ** یاد کروایا جائے گا، اس کے بعد نیک اعمال کے رسالے سے اجتماعی جائزہ لیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا اندازِ سَفَر

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... سَفَر کے متعلق قرآنِ کریم کی تعلیمات

✿... صُوفِیائے کرام کے ہاں سَفَر کی اقسام

✿... سَفَر کے متعلق اولیائے کرام کے 2 طبقات

✿... اعلیٰ حضرت کا اندازِ سَفَر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضِری نصیب ہو، یاد کرکے اعتکاف کی نیت کرلیا کیجئے! ذراسی تَوَجُّہ کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یادرکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی یا آبِ زَم زَم پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔ خیال رہے! محض کھانے، پینے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا دُرُست نہیں، اعتکاف کی نیت اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونی چاہیے، اگر آپ مسجد میں ہیں، کھانا وغیرہ آگیا یا سونے کا ارادہ بن گیا تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنا سارا وقت دُرُود پڑھنے میں صرف کروں گا، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دُور کرنے اور گُناہ بخشوانے کے لئے کافِی ہوگا۔ [1]

1... ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ:583، حدیث:2457۔

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں | اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کروادیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بعض سَفَر بھی عِبادت ہیں

پارہ20، سورۂ عنکبوت، آیت:20 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌۚ (۲۰)

(پارہ:20، العنکبوت:20)

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کہ اللہ نے پہلے کیسے بنایا، پھر اللہ دوسری مرتبہ پیدا فرمائے گا، بے شک اللہ ہر شے پر قادِر ہے۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اس آیتِ مبارکہ کی وضاحت آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے ایک خوشخبری بھی عرض کرتا چلوں، وہ یہ کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ قرآن "کنز الایمان"، اس میں چونکہ الفاظ قدرے (کچھ) مشکل تھے، اسے سمجھنا دُشوار ہوتا تھا، لہٰذا ہماری آسانی کے لئے مکتبۃ المدینہ نے اللہ پاک کے پاکیزہ کلام، قرآنِ کریم کا اُردو زبان میں بہت آسان ترجمہ بنام "کنز العرفان" جارِی کر دیا ہے، الحمدللہ! "کنز العرفان" بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا ہی فیضان ہے کہ یہ ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" ہی کی مدد سے آسان کرکے لکھا گیا ہے، "کنز العرفان" الحمدللہ! چھپ کر آچُکا ہے، 1250 روپے ہدیہ (ہدیہ تو مرورِ زماں سے بدلتا رہے گا) میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے طلب کیا جاسکتا ہے، ابھی جو آیتِ کریمہ ہم نے سُنی، اس کا ترجمہ بھی کنز العرفان ہی سے پیش کیا گیا ہے۔

خیر! پیش کی گئی آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یعنی اے حبیب صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ فرمادیجئے: تم زمین میں چل کر سابقہ قوموں کے شہروں اور آثار (یعنی ان کے باقی ماندہ نشانات) کو دیکھو کہ اللہ پاک مخلوق کو پہلے کیسے بناتا، پھر موت دیتا ہے تاکہ تم مشاہدہ کرکے اللہ پاک کی فطرت کے عجائبات کی مَعْرِفَت حاصِل کرسکو۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی مَعْرِفت حاصل کرنے کے لئے اس کی قدرت کے نظاروں اَور عجائبات کی سیر کرنا بھی عبادت ہے۔

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ **تفسیر نعیمی جلد: 7، صفحہ: 250** پر لکھتے ہیں: زمین میں سفر کرنا مُبَاح (یعنی جائِز) ہے بلکہ سفر کا حکم مقصد کے حکم سے وابستہ ہے،

1 ... تفسیر صِرَاطُ الجِنان، پارہ: 20، العنکبوت، زیرِ آیت: 20، جلد: 7، صفحہ: 362۔

حرام کام کے لئے سَفَر حرام ہے، فرض کام کے لئے سَفَر فرض ہے، سُنَّت کام کے لئے سَفَر سُنّت ہے۔ چوری ڈکیتی کے لئے سَفَر حرام ہے، حجِ فرض کے لئے سَفَر بھی فرض ہے، زیارتِ قبور کے لئے سَفَر سُنّت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ سے سَفَر فرما کر مقامِ اَبْواء میں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کی قبر (مبارک) پر تشریف لے گئے۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک کا قہر دیکھنے کے لئے، اس کا خوف دِل میں پیدا کرنے کے لئے عذاب والی جگہوں پر (مثلاً جہاں کُفّار کے اُجڑے ہوئے گھروں کے نشانات ہیں، وہاں عبرت کے لئے) سَفَر کر کے جانا بہتر ہے، اسی طرح ربّ کی رحمت دیکھنے، اس سے اُمّید باندھنے کے لئے بزرگوں، مقبولوں کے آستانوں پر حاضِری دینا بھی بہتر ہے کہ وہاں کی حاضِری سے ایمان میں قُوَّت، اطاعتِ الٰہی کا شوق پیدا ہوتا ہے۔[1]

صُوفِیَاء کے ہاں معتبر سَفَر

یہاں یہ خیال رہے کہ بہت سارے لوگ محض سیر و تفریح کے لئے خوبصُورت شہروں، تفریح گاہوں وغیرہ کی طرف سَفَر کرتے ہیں، یہ سَفَر بھی اگرچہ سَفَر ہی ہے، اگر شرائط پائی جائیں تو ایسے سَفَر میں بھی نماز قصر ہی پڑھی جائے گی، مثلاً اگر کوئی شخص محض سیر و تفریح کے لئے 92 کلو میٹر یا اس سے زیادہ سَفَر کرے اور جس جگہ جاتا ہے، وہاں 15 دِن سے کم رُکنے کا ارادہ ہے تو وہ شخص بھی ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتیں 4 کی بجائے 2 پڑھے گا اور بقیہ نماز بدستور پُوری پڑھی جائے گی۔

البتہ صُوفیائے کرام کے ہاں محض سیر و تفریح پر مبنی سَفَر کی کوئی حیثیت نہیں ہے، سَفَر

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:20، العنکبوت، تحت الآیۃ:20، جلد:7، صفحہ:250 بتغیر قلیل۔

کے بنیادی آداب میں سے ہے کہ جب بندہ اپنے گھر سے روانہ ہو تو یہ تصور کرے کہ آج میں اس گھر سے اپنے قدموں پر چل کر جارہا ہوں، عنقریب مجھے کفن پہنا کر چارپائی پر اُٹھا کر چار لوگ کندھوں پر لے کر جائیں گے، یعنی اس موقع پر بھی بندہ موت کا تَصَوُّر باندھے اور سَیْر و تفریح کے لئے جو سَفَر کیا جائے اس میں یہ تَصَوُّر بندھنا دُشوار ہے، اگر یہ تَصَوُّر بندھ جائے تو بندہ فضولیات کا ارادہ ہی کیسے کر سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اَوْلیائے کرام صِرْف عِبْرت و نصیحت کے لئے، اپنی اِصْلاح کے لئے، عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے اور اللہ پاک کی مَعْرِفت حاصِل کرنے کے لئے سَفَر کرتے ہیں اور محض سیر و تفریح پر مبنی سَفَر کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر جانا تو بہت دُور کی بات، 2 قدم چلنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کے متعلق منقول ہے کہ ایک بار بارِش ہوئی، موسَم بہت سُہانا ہو گیا، بارِش کے بعد نیلا آسمان نکھر گیا اور اس پر رنگ برنگی دَھنک بَن گئی، حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا اس وقت گوشۂ تنہائی میں تشریف فرما، ذِکْرِ الٰہی میں مَصْرُوف تھیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کنیز نے باہَر سے آواز دی: مُحْتَرَمہ! باہَر تشریف لائیے! دیکھئے کیسا حَسِین منظر ہے۔ حضرت رابعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے اندر ہی سے ارشاد فرمایا: میرا مقصود صنعت (یعنی مخلوق) کو دیکھنا نہیں، صانع (خالق یعنی بنانے والے) کا نظارہ کرنا ہے، تم بھی تنہائی میں آؤ اور صانع کا مشاہدہ کر لو (یعنی تنہائی میں آکر اللہ پاک کا ذِکْر کرو اور اپنا دِل اس کے نور سے منور کرو)۔ (1)

چوتھی سَنِ ہجری کے بُزُرگ حضرت ابو نصر عبد اللہ طُوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیر صاحِب کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صُوفیائے کرام کے آداب میں یہ بات شامِل نہیں کہ صِرْف گھومنے پھرنے، شہروں کو دیکھنے اور روزی کی تلاش کے لئے سَفَر کیا کریں، صُوفیائے

1 …تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعہ بصریہ، صفحہ: 72-73 خلاصۃً۔

کرام توجہ کے لئے سفر کرتے ہیں، مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام وعُلَمائے کرام) سے ملنے کے لئے سَفَر کرتے ہیں، صِلَہ رحمی (یعنی والدین اور عزیز رشتہ داروں سے ملنے وغیرہ) کے لئے سَفَر کرتے ہیں، عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے سَفَر کرتے ہیں یا ایسی جگہ جانے کے لئے سَفَر کرتے ہیں جہاں جانے کی شَرْعاً کوئی فضیلت ہوتی ہے۔[1]

پھر قافلہ الٰہی بنے "چل مدینہ" کا | احمد رضا کا واسطہ یارَبِّ مصطفےٰ![2]

اے عاشقانِ رسول! حقیقت میں یہی وہ سَفَر ہے جس کی ترغیب قرآن کریم میں دی گئی ہے، ایسے ہی سَفَر کے متعلق صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: زمین میں پھرنا، قُدْرتِ الٰہی کی نشانیوں میں غور کرنا بھی اللہ پاک کی معرفت حاصِل کرنے کا ایک طریقہ ہے بلکہ شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مبتدی (یعنی جو شخص نیا نیا مُرِید ہوا اور صُوفیائے کرام کے رستے پر اس نے چلنا شروع کیا ہے، اس) کے نفس پر سَفَر کا اَثر ایسا ہوتا ہے جس طرح نماز، روزہ اور تہجد کا اَثَر ہوتا ہے، جس طرح نَفْل عِبادت کرنے والا غفلت سے نکل کر قُرْبِ الٰہی کی طرف بڑھتا ہے، اسی طرح صِرْف رِضائے الٰہی کے لئے اچھی نیت کے ساتھ سَفَر کرنے والا بھی قربِ الٰہی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اندازِ سَفَر

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، امامِ اہلسنت، عَظِیْمُ البرکت، عظیم المرتبت،

1 ...اَللُّمَعُ، صفحہ:324۔ اللمع فی التصوف الاسلامی، ذکر آداب اسفارہم، صفحہ:251۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:129۔
3 ...عَوارِفُ المعَارف، باب:16، صفحہ:275 بتغیر قلیل۔

پروانۂ شمعِ رسالت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، مجدِدِ دِین وملت، باعِثِ خیر وبرکت، مولانا، الحاج، الحافِظ، القارِی الشاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پچھلی صدی کے بہت بڑے ولیِّ کامِل، عاشِقِ رسُول، حافِظ، قارِی، اپنے دَور کے سب سے بڑے عالِم، مفتی، مُفَسِّر، مُحَدِّث ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ 10 شَوَّالُ المکرم، 1272 سِنِ ہجری، بمطابق 14 جون، 1856ء کو ہفتہ کے دِن ظُہر کے وقت ہند کے شہر بریلی شریف میں پیدا ہوئے، 13 سال کی عُمرِ مبارک میں عُلُومِ دینیہ حاصِل کر کے فارِغُ التحصیل ہوئے اور 13 سال ہی کی عمرِ مبارک میں پہلا فتویٰ دیا، اس کے بعد سے تمام عُمر دِین کی خدمت کرتے ہوئے، عشقِ رسول کے جام پلاتے ہوئے، شریعت و سُنّت پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کا پیغام عام کرتے ہوئے 25 صَفَرُ المُظَفَّر، 1340 سِنِ ہجری، بمطابق 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دِن ہند کے وقت کے مطابق 2 بج کر 38 منٹ پر عین اذان کے وقت، اِدھر مؤذن نے "حَیَّ عَلَی الفَلَاح" کہا اور اُدھر امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی مبارک رُوح جسمِ مقدس سے جُدا ہوئی اور آپ نے اس فانی دُنیا سے انتقال فرمایا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا مزار پُر انوار بریلی شریف میں ہے۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ عِلم اُن کا درخشاں ہے آج بھی

عرصہ ہوا وہ مردِ مُجاہد چلا گیا
سینوں میں ایک سوزشِ پنہاں ہے آج بھی

سب اُن سے جلنے والوں کے گُل ہو گئے چراغ
اَحمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ 10 شَوَّالُ المکرم سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہ

عَلَیْہ کا یَوْمِ وِلادت ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ذِکْرِ اعلیٰ حضرت کرتے ہوئے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اندازِ سَفر سے متعلق سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

صُوفیاء کے ہاں سَفَر کی اَقْسام

حُجّۃُ الاسلام، امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَفَر 2 قسم کا ہے: ایک ہے: سَفَر بِالْقَلْب (یعنی باطنی طَور پر سَفَر کرنا) اور دوسرا ہے: سَفَر بِالْبَدَن (یعنی جسمانی طور پر) سَفَر کرنا۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خاص بندوں کا سَفَر یہی ہے کہ یہ جسمانی طور پر تو گھر ہی پر تشریف فرما ہوتے ہیں مگر دِل سے آسمان و زمین میں گھومتے پھرتے، سَیر وسَیاحت کرتے اور اللہ پاک کی قدرتوں کے نظارے کرتے ہیں۔[1]

عُمُوماً اَوْلیائے کِرام اسی قسم کا سَفَر کیا کرتے ہیں اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی سَفَر بِالْبَدَن (یعنی جسمانی طَور پر سَفَر) بہت کم فرمایا کرتے تھے، ہاں! آپ کا سَفَر بِالْقَلْب (یعنی روحانی سَفَر) بہت کمال کا تھا۔

اعلیٰ حضرت کا سَفَر بالقلب

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر بریلی شریف میں ایک مَجْذُوب رہا کرتے تھے۔ مَجْذُوب اس وَلِیُّ اللہ کو کہتے ہیں جو محبتِ الٰہی میں گم ہو کر رِہ جائے۔ 1316 ہجری کا واقعہ ہے کہ بریلی شریف کے یہ مَجْذُوب اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، اور یہ روحانی طَور پر زمین کی سَیر تو کر چکے تھے مگر آسمان کی سَیر ابھی نہ کی تھی، لہٰذا ناواقفیت کی بنا پر کہنے لگے: حُضُور سید عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت زمین پر نظر آرہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی۔

---

1 ...کیمیائے سعادت، ساتویں اصل، صفحہ: 165 بتغیر قلیل۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ نے فرمایا: حُضُور پُر نُور شہنشاہ دوعالَم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت جس طرح زمین پر ہے، اسی طرح آسمان پر بھی ہے، اُن مَجْذُوب بُزُرگ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ نے دوبارہ عرض کیا: حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت زمین پر نظر آرہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ نے پھر فرمایا: کسی کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن میرے آقا، شہنشاہِ دوجہاں صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت بحر و بَر، خشک و تر، برگ و ثمر، شجر و حجر، شمس و قمر، زمین آسمان ہر شے پر، ہر جگہ جاری تھی، جاری ہے اور جاری رہے گی۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کا یہ پُر جلال جواب سُن کر وہ مجذوب بُزُرگ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ چلے گئے۔

اِدَھر یہ مَجْذُوب صاحب گئے، اُدھر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کے شہزادے مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ جن کی عمر مبارک اس وقت 6 سال تھی، یہ اُس وقت چھت پر تشریف فرما تھے، اچانک چھت سے گِر پڑے، یہ حال دیکھ کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کی والدہ محترمہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کو آواز دی اور فرمایا: تم ابھی ایک مجذوب سے الجھے تھے اور وہ شاید غصے میں چلے گئے، دیکھو جبھی تو "مصطفےٰ رضا" چھت پر سے گِر پڑے، مَجْذُوب سے الجھنا نہیں چاہئے۔ والدہ محترمہ کی یہ بات سُن کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ نے بااَدَب کہا: مصطفےٰ رضا چھت سے گرے تو ہیں لیکن انہیں چوٹ نہیں لگی ہو گی۔ دیکھا گیا تو واقعی آپ کے شہزادے صحیح سلامت مسکرا رہے تھے، اب سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ نے مُجَدِّدانہ جلال کے ساتھ فرمایا: اللہ پاک اگر ایسے ہزار مصطفےٰ رضا عطا فرمائے تو بھی خُدا کی قسم! ان سب کو شریعت پر قربان کرسکتا ہوں لیکن شریعتِ مطہرہ پر کوئی حرف نہ آنے دُوں گا۔

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا ، نہ بس ایک جاں دوجہاں فِدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا ، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

پھر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے حقیقت سے پَردہ اُٹھاتے ہوئے فرمایا: مَجْذُوب تو میرے پاس اِصلاح کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ کام فقیر کے سِپُرد ہے، یہ مَجْذُوب زمین کی سَیر فرماچکے تھے، اب آسمان کی سَیر فرمانے جارہے تھے، لِہٰذا اِس نظر کی ضرورت تھی جس سے حُضُور شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات آسمان پر بھی مُلاحظہ فرماتے، اس لئے فقیر کے پاس تشریف لائے۔ اَلحمدُ للہ! انہیں وہ نظر عطا کردی گئی۔ اس واقعہ کو ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ وہ مَجْذُوب بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ دوبارہ حاضِر ہوئے اور خوشی میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے سینے مبارک سے لپٹ گئے اور پیشانی کو بوسہ دے کر کہا: خدا کی قسم! جس طرح حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت زمین پر ہے، اسی طرح آسمان پر بھی بلکہ ہر جگہ، ہر شے پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت دیکھ رہا ہوں، اَلحمدُ للہ! آپ کے طفیل اب آسمان پر بھی مجھے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت نظر آرہی ہے۔ [1]

جانتے تھے تجھے قُطب و اَبدال سب | کرتے تھے مجذوب وسالک اَدَب
تیری چوکھٹ پہ خَم اَہلِ دل کی جبین | سیّدی مرشدی شاہ اَحمد رضا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ چونکہ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ تھے، لِہٰذا آپ بھی بڑے بڑے اَوْلیائے کرام کی طرح ایک جگہ بیٹھے بیٹھے ہی زمین و آسمان میں سَفَر بِالْقَلْب (یعنی رُوحانی سیر) نہ صِرف خود فرمایا کرتے تھے بلکہ اپنی نگاہِ فیض سے دوسروں کو اس سَفَر کے قابل بھی بنادیا کرتے تھے۔

1 ... تجلیاتِ امام احمد رضا، صفحہ: 49-50 بتغیر قلیل۔

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا | فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلسنت ، نائِب شاہِ اُمَم | کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بطور کرامت سَفر

یہاں تک تو تھا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ عَلَیْہ کا سَفَر بِالْقَلب یعنی روحانی طور پر زمین وآسمان کا سَفر کرنے کا بیان! اب آیئے! سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سَفَر بِالْبَدَن یعنی جسمانی سَفَر کا حال سُنتے ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جسمانی سَفر بھی 2 قسم کا ہے: ایک ہے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جسمانی طور پر بطور کرامت سَفَر فرمانا، یہ سَفَر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر جمعرات کو کیا کرتے تھے۔ چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت مولانا حمید الرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اُن دنوں چھوٹا بچہ تھا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مجھ سے بھی اور ہر بچے سے "آپ" کہہ کر ہی گفتگو فرماتے تھے، ڈانٹنا، جھاڑنا اور تُوتُکار آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزاج مبارک میں نہ تھا، ایک جمعرات میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کاشانۂ رحمت (یعنی گھر مبارک) پر حاضِر تھا کہ کوئی صاحِب ملنے آئے، یہ وقت عام ملاقات کا نہیں تھا لیکن اُنہوں نے اِصرار کیا، چنانچہ میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا مگر کمرے میں تو کُجا پُورے مکان میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں نظر نہیں آئے، ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اسی شش وپنج میں سب کھڑے تھے کہ اعلیٰ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:525 بتقدم و تاخر۔

حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے کمرۂ خاص سے باہَر تشریف لائے، سب حیران رِہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہ آئے مگر پھر بھی آپ اپنے ہی کمرے سے باہَر تشریف لائے، اس میں کیا راز ہے؟ لوگوں کے بار بار پوچھنے پر ارشاد فرمایا: الحمدللہ! میں ہر جمعرات کو اس وقت اپنے اسی کمرے یعنی بریلی سے مدینہ منورہ حاضِری دیتا ہوں۔(1)

غمِ مصطفےٰ جس کے سینے میں ہے | گو کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَفَر کے متعلق اَوْلیائے کرام کا معمول

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں تک بات ہے کرامت کے عِلاوہ جسمانی طور پر سَفَر کرنے کی تو اس بارے میں اَوْلیائے کرام کے مختلف معمولات ہیں، بعض اَوْلیائے کرام مثلاً حضرت ابو عبد اللہ مغربی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ، حضرت ابراہیم بن اَدھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ وغیرہ اَوْلیائے کرام رِضائے الٰہی کے لئے سَفَر کرنے کو زیادہ پسند فرماتے تھے اور بعض اَوْلیائے کرام جیسے سَیِّدُ الطَّائِفَہ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ، حضرت سَہل بن عبد اللہ تُستَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ، اسی طرح حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ وغیرہ سَفَر کی نسبت اِقامت (یعنی سَفَر نہ کرنے) کو زیادہ پسند فرماتے تھے، یہ اَوْلیائے کرام اَہم دینی ضرورت مثلاً حج وغیرہ کے عِلاوہ عموماً گھر پر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔(2)

ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بھی یہی طریقہ تھا، آپ بھی سَفَر کی نسبت اِقامت (یعنی سَفَر نہ کرنے) کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ آپ کے خلیفہ، حضرت ظفر الدین

---

1 ...بریلی سے مدینہ، صفحہ:1-3۔
2 ...رسالہ قشیریہ، باب احکامھم فی السفر، صفحہ:320 بتقدم و تاخر۔

بہاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا سَفَر عدم کے حکم میں تھا، یعنی آپ بہت کم سَفَر فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ خود فرماتے ہیں: مجھے سَفَر سے اس درجہ کوفت ہے کہ جب کسی جگہ سفر کا خیال ہوتا ہے تو 2، 3 دِن قبل سے اس کی پریشانی رہتی ہے اور سفر سے واپسی سے 2، 3 دن تک اس کا اثر رہتا ہے۔(1)

سَفَرِ اعلیٰ حضرت کے بنیادی مقاصِد

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، عَلّامہ ظفر الدین بہاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مزید فرماتے ہیں: سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ صِرْف دینی ضرورت کے تحت ہی سَفَر فرمایا کرتے تھے، مثلاً 2 بار حج کے لئے تشریف لے گئے، کبھی کوئی مُرِید بہت اِصرار کر کے اپنے یہاں آنے کی درخواست کرتے، کسی مدرسہ میں دینی طلباء کی دستار بندی کا سلسلہ ہوتا اور مدرسہ کی انتظامیہ خواہش کرتی کہ دستار بندی سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے ہاتھ مبارک سے ہو تو ایسی ضروریات کے تحت اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سَفَر فرمایا کرتے تھے۔(2)

اعلیٰ حضرت اور نماز کا اہتمام

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے جب سَفَر پر روانہ ہونا ہو تو عموماً ہم سَفَر کی تیاری پہلے سے کرتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک ذرا غور کرے کہ ہم سَفَر کے لئے کیا تیاری کرتے ہیں؟ سَفَر میں کتنے دِن لگیں گے، اس کے مطابق کپڑے کافِی ہیں یا نہیں؟ ٹکٹ بُک کروالی گئی ہے یا نہیں؟ سَفَر کے خرچ کے لئے رقم کافِی بلکہ ضرورت سے کچھ زائِد ہے یا نہیں؟ راستے میں

---

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:411۔

2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:411۔

پانی کی ضرورت پیش آئے گی تو پانی کی بوتل وغیرہ رکھ لی ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ بہت ساری چیزوں کا ہم اہتمام کرتے ہیں، مگر قربان جایئے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے جب سَفَر کرنا ہوتا تو آپ بھی سفر کا اہتمام فرمایا کرتے تھے مگر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا یہ اہتمام بڑا اِیمان افروز ہوتا تھا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو سَفَر کے لئے سب سے زیادہ جس چیز کی فِکْر ہوتی تھی وہ تھی: نماز۔

عموماً اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ٹرین کے ذریعے سَفَر فرمایا کرتے تھے، آپ کا معمول مبارک تھا کہ جس ٹرین سے سَفَر کرنا ہوتا اور جس ٹرین سے واپسی آنا ہوتا، ان کا ٹائم ٹیبل منگواتے، ٹرین کب چلے گی؟ کب اپنی منزل پر پہنچے گی؟ کس کس اسٹیشن پر کتنے کتنے منٹ کا سٹاپ کرے گی؟ ان سب باتوں کی جانچ ہوتی؟ پھر عِلْمِ ہیئت کے ذریعے ان مقامات کے اَوْقات نماز نکالے جاتے، پانچوں نمازوں کا وقت جس اسٹیشن پر شروع ہوتا اور جس جس اسٹیشن تک رہتا ان جگہوں پر نشانات لگا لئے جاتے اور وقتوں کے نام لکھ دیئے جاتے، جب پورا اطمینان ہو جاتا کہ اس سفر میں سب نمازیں باجماعت وقت پر ادا ہو سکیں گی، تب سَفَر کا اِرادہ فرماتے، جس گاڑی سے سَفَر کرنے میں اَوقاتِ نماز اسٹیشن پر نہیں ملتے اور یہ ممکن نہ ہوتا کہ اسٹیشن پر اُتر کر باجماعت نماز ادا ہو سکے گی، اس گاڑی پر سَفَر نہ فرماتے بلکہ دوسری گاڑی اختیار فرماتے۔ یا پھر یُوں ہوتا کہ اسی گاڑی سے سَفَر فرماتے اور راستے میں مقررہ اسٹیشن پر اُتر جاتے، گاڑی روانہ ہو جاتی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نمازِ باجماعت ادا فرماتے اور پیچھے سے آنے والی گاڑی میں سُوار ہو کر آگے کا سَفَر فرمایا کرتے تھے۔[1]

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز

1...حیات اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:411-412 خلاصۃً۔

قلبِ غمگین کاسامانِ فرحت نماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صحت نماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ | قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نماز (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرے سَفرِ حج کے موقع پر سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روانگی اچانک ہوئی تھی، واقعہ یہ ہوا کہ خاندانِ اعلیٰ حضرت کے بعض افراد حج پر جارہے تھے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ انہیں لکھنؤ تک پہنچا کر واپس تشریف لے آئے۔

اب سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا عاشِقِ رَسُول اور مدینے کے مُسَافِروں کو گاڑی پر سُوار کرکے واپَس لوٹ رہا ہو تو اس وقت آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیفیت کیسی ہوگی، اس کا اندازہ لگانا دُشوار ہے۔

اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ہفتے تک بریلی شریف میں ہی تشریف فرما رہے مگر طبیعت اداس ہی رہی، پھر ایک رَوز عصر کے وقت دِل زیادہ اُداس ہوا تو آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حج کے لئے روانگی کا ارادہ فرمایا۔ یہ سَفَر سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بہت جلدی کا تھا کیونکہ آپ کے اَہلِ خانہ پہلے سے روانہ ہوگئے تھے، بمبئی پہنچ کر اُن سے ملنا تھا اور آگے بحری جہاز پر سَفَر ہونا تھا، اب صُورتِ حال یہ تھی کہ جس گاڑی سے سَفَر کرنا تھا، آگرہ اسٹیشن پر گاڑی بدلنے کی صُورت میں نماز کا وقت چلا جاتا اور نماز رِہ جاتی اور اگر گاڑی ***Reserve*** (رِیزَرْو یعنی پہلے سے بُک) کروالی جاتی تو گاڑی بدلنے کی ضرورت نہیں رہنی تھی بلکہ سیکنڈ کلاس کا وہ ڈبہ ہی کاٹ کر بمبئی والی گاڑی کے ساتھ جوڑ دیا جانا تھا اور نماز مل جانی

1...وسائلِ فردوس، صفحہ:22 ملتقطاً۔

تھی، لہٰذا سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے (اس دور کے) 235 روپے اور کچھ پیسے میں سیکنڈ کلاس کا ڈبہ **Reserve** (رِیزَرْو یعنی پہلے سے بُک) کروالیا، جب گاڑی آگرہ پہنچی اور آپ نے نمازِ باجماعت ادا فرمالی تو اسٹیشن ہی سے اَہْلِ خانہ کو خط لکھا کہ "اَلحمدُ لِلّٰہ! نماز باجماعت ادا ہو گئی ہے، میرے روپے وُصول ہوگئے، اب آگے مفت میں جارہا ہوں۔[1]

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز	ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگین کا سامانِ فرحت نماز	ہے مریضوں کو پیغامِ صحت نماز[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اکثر سلطان الہند خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے مزار شریف پر حاضری کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اجمیر شریف جانے کے لئے رَیل گاڑی پر سُوار ہوئے، دورانِ سَفَر جب ریل گاڑی پھلیرہ اسٹیشن پر پہنچی تو نمازِ مغرب کا وقت ہوچکا تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے اپنے مریدین سے فرمایا: نمازِ مغرب کے لئے جماعت پلیٹ فارم پر ہی ادا کرلی جائے۔ چنانچہ چادریں بچھا دی گئیں، سب نے وُضو کیا اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی امامت میں نمازِ مغرب ادا کرنے لگے۔ اتنے میں گاڑی چلنے کے لئے **Whistle** (وِسل یعنی گھنٹی) ہوگئی، اس کے باوُجود آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اسی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے رہے۔

ادھر ڈرائیور نے گاڑی چلانا چاہی مگر گاڑی کا انجن آگے کو نہ سرکتا تھا، ڈرائیور اور گارڈ سب پریشان ہوگئے کہ آخر گاڑی کیوں نہیں چل رہی، انجن کو ٹیسٹ کرنے کے لئے

1... حیات اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:412-413 خلاصۃً۔
2... وسائلِ فردوس، صفحہ:22۔

ڈرائیور نے گاڑی کو پیچھے کی طرف دھکیلا تو گاڑی پیچھے کی سمت چلنے لگی یعنی انجن بالکل ٹھیک تھا مگر یہی انجن جب آگے کی طرف چلایا جاتا تو نہ چلتا۔

اتنے میں اسٹیشن ماسٹر جو کہ انگریز تھا اور ان کا نام "رابرٹ" تھا، ساری صُورتِ حال دیکھنے کے لئے آگیا اور گارڈ سے پوچھا: کیا بات ہے؟ انجن کیوں نہیں چل رہا؟ گارڈ نے کہا: سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ بزرگ جو نماز پڑھا رہے ہیں، کوئی بہت بڑے وَلِیُ اللہ ہیں، جب تک ان کی نماز نہیں ہو جائے گی، گاڑی نہیں چلے گی۔ اسٹیشن ماسٹر کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور وہ نمازیوں کی جماعت کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا، نماز میں اعلیٰ حضرت کا استغراق اور خشوع و خضوع دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوا۔

اتنے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نماز مکمل فرمائی اور دُعا مانگنے لگے۔ جب آپ دُعا سے فارغ ہوئے تو اسٹیشن ماسٹر نے عرض کی: حضرت! ذرا جلدی فرمایئے، یہ گاڑی آپ کی عبادت کے سبب چل نہیں رہی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! اب یہ گاڑی چلے گی۔ یہ فرما کر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدِین کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ گئے اور ساتھ ہی گاڑی نے چلنا شروع کر دیا۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو اجمیر شریف روانہ ہو گئے مگر اسٹیشن ماسٹر پر اس کرامت کا گہرا اَثَر ہوا اَور وہ اپنے اَہْلِ خانہ کے ساتھ اجمیر شریف حاضِر ہوا اَور سیدی اعلیٰ حضرت کے ہاتھ پر ایمان قبول کر کے مسلمان ہو گیا۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا نام عبد القادر رکھا اور اسے سلسلۂ قادریہ میں داخِل کر کے اپنا مرید بھی بنا لیا۔[1]

1... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 137۔

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں | اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی | جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی
لِلّٰہ اپنے فیض سے اب کام لیجئے | فتنوں کے سَر اُٹھانے کا امکاں ہے آج بھی
وابستگان کیوں ہوں پریشان اُن پہ جب | لطف و کرم کا آپ کے داماں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے عاشِقِ نماز تھے، کسی حال میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز چھوڑنا تو دُور کی بات جماعت تَرْک کرنا بھی گوارا نہیں فرماتے تھے، دورانِ سَفَر مسجد میں حاضِری تو دُشوار تھی اور شرعاً بھی 92 کلو میٹر یا اس سے زائِد سَفَر میں جماعت واجِب نہیں ہوتی، اس کے باوُجُود آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز باجماعت ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔

اس جگہ ایک اَور بات بھی قابلِ غور ہے، وہ یہ کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے خِلافِ عادَت ٹرین کا نہ چل سکنا یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت ہے مگر سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ہر سَفَر میں ایسی کرامات نہیں دکھایا کرتے تھے، ہاں! نماز کا اہتمام ہر سَفَر میں ہی فرمایا کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس "اہتمامِ نماز" کو کرامت نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ آپ کا "عشقِ نماز" ہے۔ لٰہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ تو اعلیٰ حضرت تھے، ایسا اہتمام فرمالیا کرتے تھے، ہم ایسے نہیں کرسکتے۔ یاد رکھئے! نماز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر فرض تھی تو ہم پر بھی فرض ہے۔ نماز کا ایسا پختہ اہتمام کرنا ہم پر بھی لازِم ہے، سَفَر ہو یا حَضَر (یعنی سَفَر کے عِلاوہ حالت)، ہر صُورت میں نماز فرض ہے اور فرض ہی رہے گی۔ بعض

نادان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ دورانِ سَفَر سستی کرتے ہوئے دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنے کا مسئلہ اپنی طرف سے گھڑ لیتے ہیں، مثلاً ظہر اور عصر ملا کر عصر کے وقت میں پڑھتے ہیں، مغرب اور عشاء ملا کر عِشَاء کے وقت میں پڑھ لیتے ہیں۔ یہ سراسر باطِل ہے، نماز کی 7 بنیادی شرائط میں سے ایک شرط ہے: وَقْت۔ یعنی ہر نماز اس کے وقت میں پڑھنا لازِم ہے ، اگر کوئی نماز اُس کا وقت شروع ہونے سے پہلے پڑھی تو وہ نماز ہوگی ہی نہیں، اور اگر وقت گزار کر پڑھی تو نماز قضا کہلائے گی اور نماز کا وقت گزار دینے کا گُناہ ہو گا۔ سَفَر ہو یا حَضَر (یعنی سَفَر کے عِلاوہ حالت) ہو، ہر صُورت میں نماز ہر مسلمان پر وقت باندھا فرض ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (پارہ:5، النساء:103)	ترجمہ کنز العرفان: بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اہتمامِ نماز

الحمد للہ! عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی سَفَر میں ہوں، گھر پر ہوں، جہاں بھی نماز کا خوب اہتمام فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بھی یہ معمول ہے کہ جب آپ بیرونِ مُلک سَفَر فرماتے ہیں تو جہاز کی بکنگ اُس وقت کی کرواتے ہیں کہ دورانِ سَفَر درمیان میں کوئی نماز نہ آئے اور اگر بوجہ مجبوری کسی ایسے وَقْت میں سَفَر کرنا ہی پڑے کے نماز درمیان میں آرہی ہو تو الحمد للہ! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورانِ سَفَر جہاز ہی میں قبلے کا اہتمام کر کے نہ صِرف خود بروقت نماز ادا کرتے ہیں بلکہ ساتھ والوں کو بھی اہتمام کے ساتھ نماز پڑھواتے ہیں۔ پہلے جب امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ٹرین کا سَفَر

فرمایا کرتے تھے، تب بھی آپ کا معمول تھا کہ جہاں ٹرین کچھ دیر کے لئے اسٹیشن پر رُکتی تو پلیٹ فارم پر ہی اپنے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر جماعت کروایا کرتے تھے اور الحمد للہ! عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی صِرف نماز کے نہیں بلکہ باجماعت نماز کے عاشِق ہیں، جماعت ترک کرنا تو گویا آپ کی ڈکشنری میں ہے ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا، اُس وقت گھر میں دوسرا کوئی مَرد نہیں تھا، آپ اکیلے تھے مگر الحمد للہ! ماں کی مَیّت چھوڑ کر مسجد میں نماز پڑھنے کی نہیں بلکہ پڑھانے کی سَعادت پائی۔

ایک بار ڈاکٹروں کے مشورے پر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آپریشن کے لئے حیدر آباد تشریف لائے تو آپ ہی کے مُطالبے پر آپریشن کے لئے نمازِ عشاء کے بعد کا وقت طے کیا گیا تاکہ کوئی نماز قضا نہ ہو۔ آپریشن سے قبل دونوں ہاتھ آپریشن ٹیبل کی سائیڈ میں باندھ دیئے گئے، آپریشن کے بعد جُوں ہی ہاتھ مبارک کھولے گئے، آپ نے فوراً قیامِ نماز کی طرح باندھ لئے، ابھی نیم بے ہوشی طارِی تھی، دَرْد سے کراہنے، چِلّانے کی بجائے زبان پر ذِکر و دُرود کا سلسلہ جارِی ہو گیا، پھر اچانک آپ نے پوچھا: کیا نمازِ فجر کا وقت ہو گیا؟ اگر ہو گیا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! میں فجر کی نماز پڑھوں گا۔ مگر اُس وقت نمازِ فجر کا وقت شروع ہونے میں ابھی کافِی وقت باقی تھا۔[1]

الحمد للہ! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیکی کی دعوت کے ذریعے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کو نمازی بنا دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشقِ نماز کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا

1 ...تعارف امیر اہلسنت، صفحہ:51 بتغیر قلیل۔

سکتا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُمَّت کو نمازوں کی طرف راغب کرنے کے لئے "فیضانِ نماز" کے نام سے ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی، شاید اُرْدُو زبان میں نماز کے فضائل پر اتنی بڑی کتاب ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اَلحمدُ للہ! اَشْعَار کی صُورت میں بھی نماز کے فضائل لکھتے اور دوسروں کو نماز کی ترغیب دیا کرتے ہیں، آیئے! نماز کی ترغیب پر مبنی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چند اَشْعَار سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔

بھائیو! گر خدا کی رضا چاہئے ۔۔۔ آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز
آؤ! مسجد میں جھک جاؤ رَبّ کے حُضُور ۔۔۔ تم کو دلوائے گی حق سے رفعت نماز
اے غریبو! نہ گھبراؤ! سجدے کرو ۔۔۔ دے گی برکت، مٹائے گی غربت نماز
صبر سے اور نمازوں سے چاہو مدد ۔۔۔ پُوری کروائے ہر ایک حاجت نماز
یاخُدا! تجھ سے عطار کی ہے دُعا ۔۔۔ مصطفےٰ کی پڑھے پیاری اُمَّت نماز (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوراد و وَظائِف کی پابندی

پیارے اسلامی بھائیو! صُوفیائے کرام نے سَفَر کے آداب میں ایک ادب یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "وہ اَوراد وَظائِف جو مقرر کر رکھے ہیں، دورانِ سَفَر بھی اُن میں کمی نہ کی جائے۔(2) عُموماً سَفَر کے دروان اس معاملے میں سستی ہو جاتی ہے، مثلاً درودِ پاک پڑھتے ہیں تو دورانِ سَفَر درودِ پاک کی پابندی نہیں ہو پاتی، اپنے پیر صاحب سے ملے ہوئے شجرہ

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:22-23 ملتقطاً۔
2 ...کیمیائے سعادت، اصل ہفتم در آداب سفر، صفحہ:169 ماخوذاً۔

شریف کے جو اَوراد مقرر کئے ہوتے ہیں، وہ پڑھنے میں سستی ہو جاتی ہے مگر سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مَاشَآءَ اللہ! اَورادو وَظائِف کے معاملے میں بھی بہت پابند تھے، دورانِ سَفَر بھی پابندی کے ساتھ اَورادو وَظائِف پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب ٹرین سے اُتر کر اسٹیشن ہی پر نماز ادا فرماتے تو وہ وظیفے جو فرضوں کے بعد پہلو بدلے بغیر پڑھنے ہوتے ہیں، وہ بھی پابندی کے ساتھ پڑھتے، پھر دُعا کرکے ٹرین میں سُوار ہوا کرتے تھے۔

ایک بار اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی پیلی بھیت سے صبح کے وقت واپسی ہوئی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اسٹیشن پر ہی حاجی کفایتُ اللہ صاحب سے وظیفہ کی صندوقچی طلب فرمائی، کسی نے جلدی سے اِنتظار گاہ(*Waiting Room*)سے آرام دِہ کرسی لاکر حاضِر کر دی، اس کرسی کو دیکھ کر فرمایا: یہ تو بڑی متکبرانہ کرسی ہے، پھر اس کرسی کے تکیہ (یعنی پُشت) سے ٹیک لگائے بغیر ہی بیٹھ کر وظیفہ پڑھا۔[1] سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی اَوراد وظائِف کی پابندی اور نیکیوں پر ایسی استقامت عطا فرمائے۔

دورانِ سَفَر مسنون دُعائیں پڑھنا

دورانِ سَفَر سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا ایک خاص معمول یہ بھی تھا کہ سَفَر اور دورانِ سَفَر کی جو دُعائیں اَحادیث میں ارشاد ہوئی ہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پابندی کے ساتھ اور کثرت سے وہ دُعائیں پڑھا کرتے تھے اور اس کے ساتھ ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ان دُعاؤں پر بہت پختہ یقین بھی رکھتے تھے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پہلی بار اپنے والدین کے ساتھ حج کے لئے گئے تھے، اس وقت آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی عمر مبارک 22 سال اور کچھ ماہ تھی، یہ سَفَر چونکہ بحری جہاز کے

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ:198۔

ذریعے تھا، واپسی پر سمندر میں 3 دِن تک شدید طوفان رہا، اتنا سخت طوفان تھا کہ لوگ اُمّید چھوڑ بیٹھے تھے اور لوگوں نے کفن پہن لئے تھے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس وقت والِدہ ماجِدہ کی بے چینی دیکھ کر، ان کی تسکین کے لئے بے ساختہ میری زبان سے نکلا: آپ اطمینان رکھیں، خُدا کی قسم! یہ جہاز نہ ڈوبے گا۔

اب ذرا صُورتِ حال کا تصور باندھ کر غور کیجئے! ایک طرف یہ صُورت ہے کہ لوگ اُمّید چھوڑ کر کفن پہن چکے ہیں اور ایک طرف سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں کہ قسم اُٹھا کر کہتے ہیں کہ یہ جہاز نہیں ڈوبے گا، یہ قسم اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیوں اُٹھائی تھی، اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ قسم میں نے اس حدیث کے اطمینان پر کھائی تھی کہ جس میں کشتی پر سُوار ہوتے وقت غرق سے حفاظت کی دُعا ارشاد ہوئی ہے، میں نے وہ دُعا پڑھ لی تھی لہٰذا حدیثِ پاک کے سچے وعدے پر مطمئن تھا۔

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جائیے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایسے یقینِ کامِل پر۔ شاید یہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اسی یقینِ کامِل کی برکت تھی کہ وہ طوفان جو 3 دِن سے جارِی تھا، دو گھڑی میں بالکل رُک گیا اور جہاز نے نجات پائی۔[1]

اَلْبَحْرُ عَلَا وَ الْمَوْجُ طَغٰی، مَنْ بے کَس و طُوفاں ہَوش رُبا
مَنْجدھار میں ہُوں بِگڑی ہے ہَوا، مَورِی نَیّا پار لگا جانا

وضاحت: یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! سمندر میں طُوفان برپا ہے، پانی کی لہریں بپھر رہی ہیں، میں بے کَس ہوں اور طوفان ایسا کہ بندے کے ہوش اُڑ جائیں، یارَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایسی حالت میں میری کشتی منجدھار میں پھنس گئی ہے، ہوا بھی مُخَالف سَمت کی چَل رہی ہے، اب بَس آپ ہی کا سہارا ہے، میری کشتی پار لگا دیجئے!

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 181-182 بتغیر قلیل۔

ایک حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ ایسی جگہ ہو جہاں اُس کا کوئی مدد گار نہ ہو اور اسے مدد کی حاجت ہو تو 3 مرتبہ یُوں پُکارے: اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہ! اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہ! اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہ! اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو...! بے شک اللہ پاک کے بندے ہیں، جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔ [1]

معلوم ہوا اگر بندہ دورانِ سَفَر کسی مشکل میں ہو، اسے مدد کی ضرورت پیش آئے تو وہ "رِجَالُ الْغَیْب (اللہ پاک کے نظر نہ آنے والے بندوں مثلاً فرشتوں اور اَوْلیائے کرام)" سے مدد مانگے تو اس کی مدد کی جائے گی۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دورانِ سَفَر اس حدیثِ پاک پر بھی پابندی سے عمل فرمایا کرتے تھے، دورانِ سَفَر آپ کو کوئی مشکل پیش آجاتی تو اللہ پاک سے دُعا بھی کرتے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالیہ میں اِسْتِغَاثَہ (یعنی مدد کی درخواست) بھی پیش کرتے اور سرکارِ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بھی مدد مانگا کرتے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! غیب سے آپ کی مدد کی بھی جاتی تھی۔

آیئے! اس ضمن میں ایک حکایت سُنتے ہیں: چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسری مرتبہ جب سَفَرِ حج پر روانہ ہوئے، راستے میں ایک مقام آیا، جس کا نام تھا: کامران۔ یہاں آکر بحری جہاز رُکا اور کچھ دِن یہاں قیام کیا گیا۔ اس جگہ یہ مشکل پیش آئی کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھیوں کو پیٹ دَرْد کا مرض لاحِق ہو گیا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان نے آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کیا تو آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

1 ...جمع الفوائد، کتاب الاذکار والادعیہ، جلد:4، صفحہ:85، حدیث:9403۔

نے فرمایا: ذرا ٹھہرو! میں اپنے حکیم سے کہہ لوں۔ یہ کہہ کر سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باہر جنگل میں تشریف لائے اور حدیثِ پاک میں بتائی ہوئی دُعائیں پڑھیں اور ساتھ ہی سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے مدد طلب کی۔

سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کامِل مُرِید اپنے پیرِ کامِل شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں فریاد کرے اور سُنی نہ جائے یہ کیسے ہو سکتا تھا، چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے باہر آئے شاید 10 منٹ ہوئے ہوں گے، اب جو مکان میں جا کر دیکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سب کو ایسا تندُرُست پایا کہ گویا مرض ہی نہ تھا، اس کے بعد سب ڈھائی، 3 میل پیدل چل کر سمندر کے کنارے پہنچے اور جہاز میں سُوار ہوئے۔ (1)

کہا جس نے یاغوث اَغِثْنِی تو دم میں | ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم
نہیں کوئی ایسا فریادی آقا | خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم
جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی | تجھے ایسی قُدرت ملی غوثِ اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچادو | ہوائے مخالف چلی غوثِ اعظم (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! دورانِ سَفَر مشکل پیش آئے تو اَولیائے کرام کی پاک بارگاہ سے مدد طلب کرنا بالکل جائز ہے اور اِس کا ثبوت حدیثِ پاک سے ہے، لہٰذا سَفَر لمبا ہو یا تھوڑا، ❁ گاڑی پنکچر ہو جائے، ❁ اچانک پٹرول ختم ہو جائے، ❁ گاڑی گرم ہو جائے اور قریب پانی بھی نہ مِل رہا ہو یا کوئی اور مشکل پیش آجائے تو ہمیں بھی چاہیئے کہ اللہ پاک کی بارگاہ

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 186-187 خلاصۃً۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 119 تا 121 ملتقطاً۔

میں دُعا کریں، اپنے آقا و مولیٰ، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مدد کی درخواست بھی کریں اور حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے اَوْلیائے کرام کی خِدْمت میں بھی التجائیں کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو سَفَر وحَضَر کی مشکلات سے محفوظ فرمائے اور ہر حال میں اَوْلیائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دورانِ سَفَر مزاراتِ اَوْلیاء پر حاضِری

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت امام غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ چھٹی صدی ہجری کے بہت بڑے وَلِیُّ اللہ اور بہت بلند رُتبہ عالِمِ دِین ہیں، آپ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے سَفَر کے آداب میں سے ایک اَدَب یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "دورانِ سَفَر جس شہر میں پہنچیں، وہاں اَوْلیائے کرام کے مزارات ہوں تو برکت کے لئے وہاں حاضِری بھی دِی جائے، اس شہر میں عُلَمائے کرام، مشائخ موجود ہوں تو اُن کی خدمت میں حاضِر ہو کر ان سے فیض بھی لیا جائے۔"[1]

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کے دورانِ سَفَر کے معمولات میں یہ اَدَب بھی شامِل تھا، آپ جہاں تشریف لے جاتے اگر وہاں کوئی مزار شریف ہوتا تو لازمی وہاں تشریف لے جاتے اور وَلِیُّ اللہ کے لئے فاتحہ خوانی کیا کرتے تھے۔

چنانچہ قائدِ اَہلسنت، حضرت عَلّامہ، اَرْشَدُ القادری صاحب رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: غالباً 1320 ہجری میں حضور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ بیسل پُور حضرت مولانا عرفان علی صاحب کے گھر تشریف لائے۔ یہاں پہنچ کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مولانا عرفان علی صاحب رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا اس بستی میں کسی وَلِیُّ اللہ کا مزار شریف ہے؟ انہوں نے عرض کیا:

---

1 ...کیمیائے سعادت، اصل ہفتم در آداب سفر، صفحہ:169 خلاصۃً۔

حُضُور! یہاں تو کسی مشہور ولی کا مزار میری نظر میں نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے تو وَلِیُ اللہ کی خوشبو آرہی ہے۔ میں ان کے مزار پر فاتحہ پڑھنے جاؤں گا۔ اس پر مولانا عرفان علی صاحب نے عرض کیا: حُضُور! اس بستی کے کنارے پر ایک قبر ہے، جنگلی علاقہ ہے، ایک کوٹھڑی بنی ہوئی ہے، اسی کے اندر وہ قبر ہے۔

یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: چلئے۔ چنانچہ آپ اس گمنام مزار پر تشریف لے گئے اور اس کوٹھڑی کے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا، تقریباً پون گھنٹے تک اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اندر ہی رہے۔ سینکڑوں کا مجمع تھا، وہاں موجود لوگوں بالخصوص مولانا عرفان علی صاحب کا بیان ہے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اندر 2 لوگ آپس میں گفتگو فرما رہے ہیں، اس دوران ایک وَلِیُ اللہ نے دوسرے وَلِیُ اللہ سے ملاقات کی اور کیا کیا راز کی باتیں ہوئیں کسی کو معلوم نہیں، ہاں! جب سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ باہَر تشریف لائے تو چہرہ پُر جلال روشن تھا، بارُعب آواز میں فرمایا: بیسل پُور والو! تم اب تک تاریکی میں تھے، یہ اللہ پاک کے زبردست وَلِیُ اللہ ہیں، غازیانِ اسلام سے ہیں، سہروردی سلسلے کے ہیں، قبیلہ انصار سے ہیں، غازی کمال شاہ ان کا نام ہے، انہوں نے شادِی نہیں کی تھی، تم لوگوں کا فرض ہے کہ ان سے کَسْبِ فیض (یعنی فیض حاصِل) کرتے رہو اور ان کے مزار شریف کو عمدہ طور پر تعمیر کرو۔ بَس! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمانا تھا کہ اسی وقت سے لوگوں کا ہجوم ہونے لگا اور آپ کی بارگاہ سے لوگ فیض حاصِل کرنے لگے، اب وہ جنگل نما خطہ تھوڑے ہی دِنوں میں گلزار بن گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک نے سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک زبان میں کیسی تاثیر

1 ... تجلیات امام احمد رضا، صفحہ: 99-100۔

رکھی تھی...!! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس حکایت سے سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اَوْلیائے کرام کے ساتھ، ان کے مزارات کے ساتھ دِلی لگاؤ معلوم ہوا، ساتھ ہی یہ بھی پتا چلا کہ اللہ پاک کے نیک برگزیدہ بندوں، اللہ پاک کے اَولیاء کے مزارات پر حاضِر ہونا بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے، دیکھئے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود بہت بڑے عالِم، حافِظ، مُحَدِّث، مُفَسِّر اور مفتی ہیں، بہت بڑے ولیِّ کامِل ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جس شہر میں تشریف لے جاتے، اگر وہاں کسی بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار ہوتا تو پُورے اہتمام کے ساتھ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اَلحمدُ للہ! عاشقانِ رسول، عاشقانِ اولیاء، عاشقانِ غوث رضا کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت جو مدنی قافلے سَفَر کرتے ہیں، اُس میں بھی یہ ترکیب کی جاتی ہے کہ عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ جس شہر میں پہنچے، امیر قافلہ کی اطاعت کرتے ہوئے اور مدنی قافلے کے جدول کا لحاظ رکھ کر اس شہر کے عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام جو حیات ہیں، ان کی خدمت میں حاضِری دی جائے اور وہ بزرگانِ دین جو دُنیا سے تشریف لے جاچکے، ان کے مزار پر حاضِری کی بھی دِی جائے، اَلحمدُ للہ! کَثِیْر عاشقانِ رسول اس سَعَادت سے مُشَرَّف ہوتے رہتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایمان افروز حکایت جو ابھی ہم نے سُنی، اس سے ایک اَوْر بھی مدنی پھول سیکھنے کو مِلا، وہ یہ کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیسل پُور کے لوگوں کو اُن گمنام بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے مزار شریف بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پتا چلا! اَوْلیائے کرام، نیک بزرگانِ دین کی قبر مبارک پر گنبد اور مزار بنانا چاہئے تاکہ لوگوں کے دِل اُن کی طرف راغِب ہوں اور لوگ اُن سے فیض حاصِل

کر سکیں، ہاں! عام مسلمان جن کی بطور ولیُّ اللہ پہنچان نہیں ہے، اُن کی قبر پر مزار بنانا دُرُست نہیں بلکہ ایسوں کی قبریں یُوں ہی کچی رکھی جائیں تاکہ اَولیائے کرام کے مزارات اور عام مسلمانوں کی قبر میں فرق ہو سکے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: عُلَمائے کرام نے اَہلِ فَضل اَولیاء و عُلَماء کی قبروں پر عمارت بنانا جائِز قرار دیا ہے تاکہ لوگ اِن کی زیارت کریں۔[1] نیز فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک مقام پر یُوں بھی بیان ہے کہ ایسے شخص (یعنی جو وَلیُّ اللہ نہیں ہے، اس) کی قبر کو وَلی کا مزار ٹھہرانا اَور لوگوں کو وہاں مراد مانگنے کی ترغیب دینا، یہ ضرور مَکّاری و دھوکہ دہی ہے اور حدیثِ پاک میں ہے: **مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا** جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔[2]

اللہ پاک ہمیں اَولیائے کرام کی سچی محبت نصیب فرمائے، مزاراتِ اَولیاء پر باادب حاضِری کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم نے راہِ خُدا میں رِضائے الٰہی کے لئے سَفَر کرنے کے چند فوائد سُنے، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اندازِ سَفَر کیا تھا؟ اس تعلق سے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ کے چند پہلو سننے کی سَعادت حاصِل کی، مثلاً سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سَفَر میں بھی نماز کا پُورا پُورا اِہتمام فرماتے، ہمیشہ باجماعت نماز ادا کیا کرتے، اَور تو اَور سَفَر میں بھی اَوراد و وَظائِف پابندی کے ساتھ پڑھا کرتے، سَفَر کی دُعائیں پڑھتے، کوئی مشکل پیش آتی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:9، صفحہ:420۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:9، صفحہ:420۔

کی خِدمت میں استغاثہ پیش کرتے ، اَوْلیائے کرام بالخصوص سرکار غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے مدد طلب کرتے اور راستے میں اَوْلیائے کرام کے مزارات آتے تو وہاں بھی خصوصیت کے ساتھ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ سَفَر کی مزید سُنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتابیں "سُنّتیں اور آداب" اور "بہارِ شریعت حِصَّہ 16" کا مُطالعہ کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو فیضانِ اعلیٰ حضرت نصیب فرمائے۔

آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا | فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلسنت، نائبِ شاہِ اُمَم | کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا[1]

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اے عاشقانِ رسول! فیضانِ اعلیٰ حضرت پانے، عِلْم و عمل کا جذبہ جگانے، نیک بننے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مدنی قافلہ۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں، لاکھوں عاشقانِ رسول صحابۂ کرام و اولیائے کرام کے طریقے پر چلتے ہوئے 3 دِن، 12 دِن، ایک ماہ اَور 12 ماہ کے مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے ہی رہتے ہیں، آپ بھی کوشش کر کے ہر ماہ کم از کم 3 دِن کے مدنی قافلے کا مُسَافِر بننے کا مَعْمُول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! اس کی بے شُمار برکتیں دیکھنے کو ملیں گی۔ آیئے! ترغیب

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 525 بتقدم و تاخر۔

Go to Index

کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

بگڑے کردار کا مالِک کیسے سُدھرا

فیصل آباد میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا، جھوٹ، غیبت، چغلی جیسے گناہ میری نوکِ زبان پر رہتے اور بدنگاہی کرنا میرے روز کے معمولات میں شامل تھا۔ میں لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتا تھا۔ ہر نئے فیشن کو اپنانا میرا وطیرہ تھا۔ نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ کس نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں۔ آخر کار عصیاں کے دن ختم ہوئے، رحمت کا در کھلا اور میری قسمت یوں چمکی کہ میری ملاقات ایک دوست سے ہوئی جو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے تھے۔ انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، دوست کی بات نہ ٹال سکا اور ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات معلوم ہوا تو اپنے گناہوں سے ندامت ہونے لگی کہ زندگی کا طویل حصہ میں نے اللہ پاک کی نافرمانی میں گزار دیا! میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ چکا تھا، میری قلبی کیفیت ہی بدل گئی، میں جب بھی بیان سنتا میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے، حتی کہ مدنی قافلے کی واپسی کے وقت بھی مجھ پر رقت طاری تھی، چند دنوں بعد مجھے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت نصیب ہوئی، دیکھتے ہی ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، میں ہاتھوں ہاتھ آپ سے مرید ہوکے عطاری بن گیا۔ تمام گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول

میں زندگی گزارنے لگا۔[1]

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے | لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول، آئے سنت کے پھول | دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[2]

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[3]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو لگانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے رضائے الٰہی کے لئے خوشبو لگائی، وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کی مہک کستوری سے زیادہ ہوگی۔[4]

اے عاشقانِ رسول! خوشبو لگانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے ❁ بے شک ہمارے آقا و مولیٰ مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دُنیوی ظاہِری خوشبوؤں کی حاجت نہ تھی کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

---

1 ...مدنی قافلہ، صفحہ: 61-62۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 671۔
3 ...مشکوٰۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
4 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب المرآۃ تصلی... الخ، جلد: 4، صفحہ: 247، حدیث: 7963۔

وَسَلَّم خود ہی نہایت خوشبودار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینہ مبارک جیسی خوشبو دُنیا میں کہیں نہیں ہے، جہاں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گزر فرماتے، وہ راستے بھی مہک جاتے تھے، اس کے باوُجود بھی ہم غلاموں کی تعلیم کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو استعمال فرمایا کرتے اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں خوشبو کا تحفہ پیش کیا جاتا تو اسے واپس نہ کرتے[1] بلکہ فرماتے: خوشبو کا تحفہ رَدّ مت کرو! کیونکہ یہ جنّت سے نکلی ہے۔[2] ❁ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم استعمال فرماتے تھے۔[3] ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک و عنبر" کی خوشبو استعمال فرماتے اور "مشک" سرِ اقدس کے مقدس بالوں میں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔[4]

جس گلی سے تُو گزرتا ہے مرے جانِ جِناں | ذرّہ ذرّہ تری خوشبو سے بَسا ہوتا ہے
کب گُلِ طیبہ کی خوشبو سے بسیں گے دل و جاں | دیکھئے کب کرمِ بادِ صبا ہوتا ہے[5]

اللہ پاک ہمیں بھی ادائے سُنّت کی نیت سے خوشبو کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ رد الطیب، صفحہ:652، حدیث:2789۔
2 ...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ رد الطیب، صفحہ:653، حدیث:2791۔
3 ...ابو داوٗد، کتاب التَّرَجُّل، باب ماجاء فی استحباب الطیب، صفحہ:653، حدیث:4162۔
4 ...وَسَائل الوصول الی شمائل الرَّسُول، الفصل الخامس، صفحہ:37۔
5 ...سامانِ بخشش، صفحہ:177 ملتقطاً۔

Go to Index

داتا حُضُور اور اَدَب کی تعلیم

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...جاہلوں کی جہالت پر صبر کرنے کا انعام

✿...اَدَب قُربِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے

✿...کیا شاہوں کے حُضُوریُوں بیٹھتے ہیں...؟

✿...اچھی صحبت بہت ضروری ہے

✿...مہمان نوازی کا ایک اَہم ادب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

جنّت کا انوکھا پھل

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ لَا يَاْكُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دَرخت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا جو سرکارِ والا تَبار، حبیبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھے گا۔[1]

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا | ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت

1 ...الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، جلد:2، صفحہ:48۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔

میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جاہلوں کی جہالت پر صبر کرنے کا انعام

تاجدارِ لاہور، شیخُ الْمَشَائِخ، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ عَلَیْہ نے کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف میں اپنی زِندگی کا ایک انمول اور سبق آموز واقعہ لکھا ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے ایک مشکل پیش آئی، اس سے پہلے بھی مجھ پر ایسی ہی مشکل آئی تھی، اُس وقت میں حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضِر ہوا تھا، جس کی برکت سے میری مشکل حل ہوگئی تھی، اِس بار جب مشکل پیش آئی تو میں پھر سے حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُراَنْوار پر حاضر ہوا، 3 ماہ تک مزار شریف پر حاضِر رہا، ہر روز 3 مرتبہ غسل 30 مرتبہ وُضُو کرتا (یعنی طہارت و پاکیزگی اور آداب کا مکمل خیال رکھتا) مگر میری مشکل حل نہ ہوئی (قُدرت کو یہی منظور تھا کہ اس بار مزارِ وَلی پر رہ کر نہیں بلکہ تجربے (*Experience*) اور مشاہدے کے ذریعے مشکل حل ہو)۔

فرماتے ہیں: جب پریشانی دُور نہ ہوئی تو میں نے خُراسان جانے کا ارادہ کرلیا، خُراسان جاتے ہوئے راستے میں ایک گاؤں (*Village*) آیا، وہاں مجھے ایک خانقاہ نظر آئی۔

1 ... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

پہلے دور میں اَولیائے کرام مدرسہ یا عبادت گاہ بناتے تھے، جہاں رہ کر اپنے مریدوں کی تربیت کیا کرتے تھے، شاید یہی وجہ تھی کہ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ رات گزارنے کے لئے اس خانقاہ میں تشریف لے گئے مگر یہاں معاملہ اُلٹ تھا، اس خانقاہ میں رہنے والے عُلَما اور عبادت گزار نہیں بلکہ جاہِل اور بداَخلاق (*Bad-manner*) تھے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: عام مُسَافِروں کی طرح میرے پاس سامان نہیں تھا، جسم پر گُدڑی اور پھٹا لباس تھا، ہاتھ میں لاٹھی اور وُضُو کے لئے برتن تھا، میری اس حالت کو دیکھ کر انہوں نے میرا مذاق اُڑایا، رات ہو چکی تھی اور وہاں رات گزارنا ضروری تھا، لہٰذا میں گنجائش نہ ہونے کے باوُجود اس خانقاہ میں ٹھہر گیا، ان لوگوں نے مجھے نچلی منزل پر ٹھہرایا اور خُود بالاخانے میں چلے گئے، کھانے کا وقت ہوا تو انہوں نے مہمان نوازی کے آداب کا کچھ خیال نہ رکھا، مجھے پھپھوندی (*Fungus*) لگی ہوئی سُوکھی روٹی دی اور خود مُرَغَّن غذائیں کھاتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ مجھ پر آوازیں بھی کستے رہے، کھانے کے بعد انہوں نے خربوزے کھائے اور چھلکے مجھ پر پھینکے، غرض جتنا ہو سکا انہوں نے مجھے ستایا، میری تحقیر کی، میں صبر سے یہ سب برداشت کرتا رہا۔

بس اُن لوگوں کے اس رَوَیّے (*Behavior*) پر صبر ہی کی برکت سے اللہ پاک نے میری مشکل حل فرما دی۔ (1)

بنادو صبر و رِضا کا پیکر رہے سدا نَرم ہی طبیعت
بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت (2)

---

1 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:100 بتغیر۔

2 …وسائلِ بخشش، صفحہ:208۔

جاہلوں کی جہالت پر صبر بھی ایک ادب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! جاہلوں کی جہالت بھری باتوں پر صبر کرنا بھی آدابِ زِندگی میں سے ایک اَدَب ہے، ہمیں بہت مرتبہ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ جاتا ہے جو علم، اخلاق اور آدابِ زندگی سے کوسوں دور ہوتے ہیں، بالخصوص نیکی کی دعوت دینے والے مبلغین کو ایسوں سے بہت واسطہ پڑتا ہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سیرتِ پاک سے دَرْس لیتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ایسے لوگوں کی باتوں، ان کی حرکتوں اور بُرے اَخْلاق پر صبر سے کام لیں، ان کی بُرائی کا جواب اچھائی سے دیں، یہ صبر بھی ایک نیکی ہے اور بہت مرتبہ اس صبر کی برکت سے بڑی بڑی مشکلات (*Difficulties*) حل ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتا ہے:

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف:199)	ترجَمہ کنزُ الایمان: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں نبی کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو 3 باتوں کی ہدایت فرمائی گئی: (1): جو مُجرِم معذرت طلب کرتا ہوا آپ کے پاس آئے، اس پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اسے معاف کر دیجئے (2): اچھے اور مفید کام کرنے کا لوگوں کو حکم دیجئے (3): جاہل اور ناسمجھ لوگ آپ کو برا بھلا کہیں تو ان سے الجھئے نہیں بلکہ حِلم (*Tolerance*) کا مظاہرہ فرمائیے۔[1]

تُو عطا حِلم کی بھیک کر دے | میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے

1 … تفسیرِ صراط الجنان، پارہ 9، سورۂ اعراف، تحت الآیۃ: 199، جلد: 3، صفحہ: 503۔

تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

اللہ پاک ہمیں بھی ادب کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

❁ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کم و بیش 400 ہجری کو دُنیا میں تشریف لائے ❁ آپ کا نامِ پاک: عَلِی اور والِد صاحب کا نام: عثمان ہے ❁ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ افغانستان کے علاقے غزنی کے رہنے والے ہیں۔ غزنی کا ایک محلہ ہے: ہجویر۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ اس محلے میں رہتے تھے، اسی نسبت سے ہجویری کہلائے ❁ آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی، حسینی سید ہیں ❁ ابتدا ہی سے بڑے نیک پارسا، عِبَادت کرنے والے اور عِلْمِ دِین کا بہت شوق (*Interest*) رکھنے والے تھے ❁ داتا حضور رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے عراق، شام، لبنان، آذربائیجان، خُراسان اور تُرکِستان وغیرہ کئی ممالک کا سَفَر فرمایا، اُس وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور صُوفیائے کرام سے عِلْمِ دِیْن سیکھا ❁ تقریباً 34 سال کی عمر مبارک میں اپنے پِیر صاحب شیخ ابوالحسن خُتَّلی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کے حکم سے لاہور تشریف لائے ❁ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن و سُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار کافروں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، انہیں سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ❁ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّ صغیر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ❁ پختہ قول کے مطابق آپ نے

465 سن ہجری کو اس دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے ❁ آپ ہی کی نسبت سے لاہور کو مرکزُ الْاَولیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔[1]

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کے لئے | ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دِن | ہو مری اُمّید کا گلشن ہَرا داتا پیا[2]

کَشْفُ الْمَحْجُوب کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ماہِر عالِمِ دِین تھے، آپ نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں مگر افسوس! اب آپ کی کتابیں ملتی نہیں ہیں، آپ کی ایک زبردست کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب اب بھی مِل جاتی ہے، کَشْفُ الْمَحْجُوب اَصْل فارسی میں ہے، اُردو ترجمہ بھی بازار سے مِل جاتا ہے ❁ کَشْفُ الْمَحْجُوب ایسی زبردست کتاب ہے کہ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے بھی تھے اور اپنے شاگردوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ کَشْف کا معنیٰ ہے: کھولنا اور مَحْجُوب کا مطلب ہے: پَرْدے میں رکھی ہوئی چیز۔ گُناہوں کی وجہ سے دِل پر جو میل چڑھتی ہے، صُوفیائے کرام اسے حِجاب کہتے ہیں، یُوں کَشْفُ الْمَحْجُوب کا مطلب بنے گا: دِل کے پردے کھولنے والی کِتَاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّین اَوْلیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جسے پِیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ کَشْفُ الْمَحْجُوب پڑھ لے، پیرِ کامِل مِل جائے گا۔[3]

کَشْفِ مَحْجُوب ہے فیضِ داتا حُضُور | کَشْفِ مَحْجُوب میں زِندگی کا سرور
اس کی عظمت میں بولے یہ خواجہ نِظام | ہے یہ رہبر سراپا، کرامت کا نُور

---

1 ...تفصیل کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ"۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:534۔
3 ...فیضانِ داتا علی ہجویری، صفحہ:58۔

ہے یہ نسخۂ نایاب دِل کے لئے
پیرِ کامِل ملے، بند رَستہ کھلے
جو پڑھے دِل لگا کر، سمجھ کر اسے
گنج بخشی ہے اس کی یہ ظاہِر ظہور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کشف المحجوب کے ایک باب کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کا ایک باب ہے: کَشْفِ حِجاب: آداب کا بیان۔ اس باب میں حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بنیادی طَور پر 3 چیزیں ذِکْر فرمائی ہیں: (1): اَدَب کسے کہتے ہیں؟ (2): اَدَب کی اَقْسام (3): اور مختلف آدابِ زِندگی۔

آیئے! کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کے اس باب سے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات اور چند نصیحتیں سُننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں، اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی محبّت اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(1): اَدَب کی اہمیّت

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام دِینی اور دُنیوی کاموں کا حُسْن اَدَب میں ہے، ہر شخص کے لئے اُس کے مقام کے مطابق علیحدہ آداب ہیں، مُرَوَّت، سُنّت اور عزّت کی حفاظت ادب ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ
(پارہ:28، سورۂ تحریم:6)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

1 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:492 ملتقطاً۔

صحابیٔ رسول، سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَیْ فَقِّھُوْھُمْ وَ اَدِّبُوْھُمْ یعنی اے ایمان والو! تم پر لازِم ہے کہ خُود کو بھی اور اپنے اَہْلِ خانہ (*Family*) کو بھی جہنّم کی آگ سے بچاؤ! اور یہ ہو گا کیسے ؟ تم کس طرح خُود کو اور اَہْلِ خانہ کو اس آگ سے بچا سکتے ہو؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ خُود بھی دِین کی سمجھ حاصِل کرو اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی دِین سکھاؤ! خُود بھی اَدَب (*Manner*) سیکھو اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی آداب سکھاؤ...!![1]

مسلمانوں کی پیاری اَمِّی جان، حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بچّے کا اپنے باپ پر حق ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھے آداب سکھائے۔[2]

جو ہے بااَدب وہ بڑا بانصیب اور | جو ہے بے اَدب وہ نہایت بُرا ہے[3]

اَدَب پہلا قرینہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اَدَب اَصْل بندگی ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب کوہِ طُور پر حاضِر ہوئے تو اللہ پاک نے آپ سے پہلا کلام یہ فرمایا:

اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ﴿۱۲﴾ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:12)	ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے۔

1 ...تفسیر قشیری، پارہ:28، سورۂ تحریم، تحت الآیۃ:6، جلد:3، صفحہ:334۔
2 ...شُعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، جلد:6، صفحہ:402، حدیث:8667 ملتقطاً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:454۔

مُفَسِّرِیْنِ کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نعلین شریف (یعنی جوتے مبارک) اُتارنے کا حکم دیا، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ بادشاہوں کے دربار میں جُوتے اُتار کر حاضِر ہونا اَدَب ہے اور اللہ پاک تو اَحْکَمُ الْحاکِمِین ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خالِقِ کائنات کے حُضُور حاضِر ہیں، وادی بھی مُقَدَّس ہے لہٰذا حکم ہوا کہ اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! اپنے رَبِّ کریم اور اس بابرکت وادی کے اَدَب میں نعلین شریف اُتار دیجئے!

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** اس سے اَدَب کی اہمیت (***Importance***) کا اندازہ لگائیے! معلوم ہوا؛ اَدَب بندگی کا پہلا قرینہ ہے، اسی کے ذریعے انسان بلند مقامات تک پہنچ پاتا ہے۔ حضرت جلال بَصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیْمان کا تقاضا (***Requirements***) ہے کہ بندہ شریعت پر عَمَل کرے، لہٰذا جو شریعت نہیں جانتا وہ (کامِل) اِیْمان والا نہیں ہو سکتا اور شریعت اَدَب سکھاتی ہے، لہٰذا جو اَدَب نہیں جانتا، نہ اس کا اِیْمان (کامِل) ہے، نہ وہ شریعت جانتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا اَدَبَ لَہٗ** جو بااَدَب نہیں، اس کا کوئی دین نہیں۔[2]

اَدَب قُرْبِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے

شیخ یُوسُف بن حُسَیْن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَدَب کی برکت سے عِلْم کی سمجھ آتی ہے، عِلْم کی برکت سے عَمَل دُرُست ہوتا ہے، عَمَل دُرُست ہو جائے تو حکمت ملتی ہے، حکمت مِل جائے تو زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) مِل جاتی ہے، زُہد کی برکت سے آخرت کا شوق پیدا ہوتا ہے اور جس خوش نصیب کو آخرت کا شوق نصیب ہو جائے، اُسے اللہ پاک اپنے

1...رسالہ قشیریہ مترجم، ادب کا بیان، صفحہ:494۔
2...فتاویٰ رضویہ، جلد:28، صفحہ:158۔

قُرْب کی دولت عطا فرما دیتا ہے۔[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! اَدَب کیسی اعلیٰ چیز ہے، معلوم ہوا؛ جس کے پاس اَدَب ہے، وہ بہت خوش نصیب ہے کہ عِلْم کی دُرُست سمجھ اسی کو ملتی ہے جو اَدَب والا ہے، عَمَل اسی کا درست ہوتا ہے، جو ادب والا ہے، حکمت بھی اُسی کو ملتی ہے جو ادب والا ہے اور اللہ پاک کا قرب بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جسے اَدَب کی دولت نصیب ہوتی ہے اور جس بدنصیب کے پاس اَدَب نہیں، وہ بڑا مَحْرُوم ہے، وہ ہزاروں کتابیں بھی پڑھ لے پھر بھی درست عِلْم کی سمجھ سے مَحْرُوم رہتا ہے، ساری زِندگی عبادت میں گزارے، پھر بھی عَمَل کی دُرُستی سے مَحْرُوم رہتا ہے، نہ اسے حکمت ملتی ہے اور نہ اس پر قربِ اِلٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے | اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو[2]

اللہ پاک ہمیں اَدَب کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اَدَب کسے کہتے ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! اَدَب کسے کہتے ہیں؟ آیئے! یہ سیکھنے کے لئے بھی داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضری دیں، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عام طَور پر اَدِیب (یعنی اَدَب والا) اُسے کہتے ہیں: جو لُغَت کا ماہِر ہو (جیسے ہمارے ہاں عموماً شاعِر کو اَدِیب کہا جاتا ہے) مگر اَوْلیائے کرام کے ہاں اَدَب کا معنیٰ ہے: **اَلْوُقُوفُ مَعَ الْمُسْتَحْسَنَاتِ**

---

1 ...عوارف المعارف، صفحہ:455۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:315۔

اچھائیوں پر مضبوطی سے قائِم رہنا۔[1] پَس وہ شخص جس میں نیک عادتیں جمع ہو جائیں، وہ اَدِیْب (یعنی اَدَب والا) ہے۔

اَدَب کی اَقْسَام

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اَدَب کی 3 قسمیں ہیں:

(1): آدابِ بندگی

پہلی قسم: اَلْاَدَبُ مَعَ الله یعنی اللہ پاک کا اَدَب۔ یہ سب سے پہلا اور ضروری ادب ہے کیونکہ ہم اس دُنیا میں کچھ بھی ہوں، سب سے پہلے ہم بندے ہیں، جو ڈاکٹر ہے، وہ ڈاکٹر بعد میں ہے، پہلے اللہ پاک کا بندہ ہے، جو عالِم ہے، وہ عالِم بعد میں بندہ پہلے ہے، جو انجینئر ہے، وہ انجینئر بعد میں، بندہ پہلے ہے، غرض ہم کوئی بھی ہیں، کچھ بھی ہیں، سب سے پہلے ہم بندے ہیں، پھر کچھ اور ہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں بندہ ہونے کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

چند آدابِ بندگی

بندہ ہونے کے آداب بہت ہیں، امام شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے آدابُ الْعُبُوْدِیَّت کے نام سے پُوری کتاب لکھی ہے، اس میں بہت سارے آدابِ بندگی بیان فرمائے ہیں، مثلاً بندہ ہونے کا ایک اَدَب یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ اپنی تَوَجُّہ اللہ پاک کی طرف رکھے، نعمت ملے (مثلاً مال و دولت عطا ہو، اولاد ملے، خوشیاں نصیب ہوں، کوئی بھی نعمت ہو) اس نعمت کا ہو کر نہ رہ جائے، نعمت کے سبب غفلت میں نہ پڑے بلکہ ہر حال میں اللہ پاک کے حقوق ادا کرتا رہے، ہمیشہ اللہ پاک ہی کا طالِب رہے کہ سب نعمتوں کے خزانے اُسی رَبِّ کائنات کے دستِ قدرت

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 504۔

میں ہیں۔ بندہ ہمیشہ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہے ❁ اس کے ہر فیصلے کو دِل و جان سے قبول کرے ❁ جو عطا ہو، اسی پر خوش رہے ❁ غم ملے تو شکوہ نہ کرے ❁ خوشی نصیب ہو تو سرکش نہ بنے ❁ بَس اللہ پاک کی رِضا کا طلب گار رہے ❁ دُنیا میں کسی چیز کو اپنی ملکیت نہ سمجھے ❁ یہ پختہ سوچ اپنائے کہ سب کچھ اللہ پاک کا ہے، وہی حقیقی مالِک ہے، میرے پاس جو کچھ ہے، اللہ پاک ہی کا ہے، اس نے اپنی رحمت سے مجھے عطا فرمایا ہے ❁ اپنی عبادات اور نیک کاموں کو ہمیشہ ناقِص سمجھے ❁ خُود پسندی کا ہر گز شکار نہ ہو۔

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بندہ ہونے کے آداب میں سے ہے کہ جَلْوَت و خَلْوَت (یعنی لوگوں کے سامنے بھی اور تنہائی میں بھی، ہر حال میں) اللہ پاک کی بے حُرمتی (مثلاً گُناہ اور نافرمانی) سے بچتا رہے۔[1]

اللہ دیکھ رہا ہے

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ مزید فرماتے ہیں: لوگوں کو چاہئے کہ بندگی کا سلیقہ حضرت زُلیخا رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہا سے سیکھیں، توبہ کرنے اور ایمان لانے سے پہلے جب زلیخا بے راہ تھی، جب اس نے تنہائی میں حضرت یوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کو گُناہ کی دعوت دی، اس وقت کمرے میں ایک مُجَسَّمَہ تھا، زلیخا اسے اپنا خُدا مانتی تھی، چنانچہ زلیخا نے اس مجسمے پر کپڑا ڈال دیا اور کہا: میں اپنے مَعْبُود کا چہرہ ڈھانپ رہی ہوں تاکہ وہ مجھے نافرمانی کی حالت میں نہ دیکھے۔[2]

غور کیجئے! وہ بے جان مُجَسَّمَہ دیکھتا نہیں تھا، سنتا نہیں تھا مگر زلیخا اسے اپنا خُدا مانتی تھی، لہٰذا اس کا ادب کیا۔ ہمارا خُدا تو سچّا خُدا ہے، وہ دیکھتا بھی ہے، سنتا بھی ہے بلکہ دِلوں کا حال

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:493 بتغیر۔
2 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:494 بتغیر۔

بھی بخوبی جانتا ہے، اللہ پاک کائنات کے ذرے، ذرے کو دیکھ رہا ہے، پھر یہ کیسی بے ادبی ہوگی کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے اور بندہ گُناہ میں مُلَوّث ہے...؟؟ اس لئے بندے کو چاہئے کہ اللہ پاک کے سامنے ہرگز گُناہ نہ کرے اور ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ پاک نہ دیکھتا ہو۔

جوں ہی گناہ کرنے لگوں، تیرے خوف سے | فوراً اُٹھوں میں تھرتھرا یا ربِّ مصطفےٰ
تیری خَشیّت اور ترے ڈر سے، خوف سے | ہر دم ہو دِل یہ کانپتا یا ربِّ مصطفےٰ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیشہ دوزانو بیٹھا کرتے

داتا حُضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور ایسے رہے، جیسے شاہوں کے سامنے رہتے ہیں۔ حضرت حارِث مُحاسبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق آتا ہے، آپ نے 40 سال ایسے گزارے کہ دِن میں یا رات میں کبھی ٹیک لگا کر کمر سیدھی نہ کی، ہمیشہ دوزانو (یعنی جیسے نماز میں اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے ہیں، ایسے) بیٹھا کرتے تھے، لوگوں سے فرمایا: میں رَبِّ کے حُضُور ایسے بیٹھتا ہوں، جیسے غُلام بیٹھتے ہیں، اس کے عِلاوہ کسی اور حالت پر بیٹھنے سے مجھے شرم آتی ہے۔[2]

کیا شاہوں کے حُضُور یُوں بیٹھتے ہیں...؟

حضرت سِرّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بلند رُتبہ ولیٔ کامِل ہوئے ہیں، آپ ایک رات بیٹھے درودِ پاک پڑھ رہے تھے، اسی دوران آپ نے پاؤں پھیلا لئے۔ جیسے ہی پاؤں پھیلائے، غیب سے آواز آئی: کیا بادشاہوں کے سامنے ایسے ہی بیٹھتے ہیں؟ بَس یہ سننا تھا کہ حضرت سِرّی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 132۔
2 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 493 بتغیر۔

سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً پاؤں سمیٹ لئے۔ شیخ جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت سِرّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 60 سال زِندہ رہے، آپ نے دِن میں یارات میں کبھی کسی وقت پاؤں نہ پھیلائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! یہ اللہ پاک کے نیک بندے ہیں، دیکھئے! یہ اللہ پاک کا کیسا کمال اَدَب ملحوظ رکھتے ہیں اور ایک ہم ہیں، اللہ پاک دیکھ رہا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی گُناہوں سے باز نہیں آتے، ہمیں گُناہ کرتے لوگ نہ دیکھ لیں، اس بات کا تو ہم خیال کرتے ہیں مگر اللہ پاک دیکھ رہا ہے، اس بات کا لحاظ نہیں کرتے۔ کاش! ہم بندہ ہونے کے آداب سیکھ جائیں، ہم بہت کچھ ہیں، تاجر بھی، افسر بھی، ڈاکٹر بھی، انجینئر بھی، بہت کچھ ہیں کاش! ہم صحیح معنوں میں اللہ پاک کے بندے بھی بَن جائیں۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! | مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی! | مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!

(2): اپنے آپ کا بھی ادب کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَدَب کی دوسری قسم ہے: اَدَبُ النَّفْس یعنی اپنے آپ کا اَدَب کرنا۔ یہ کیسی نرالی بات ہے، آج تک یہی سنتے آئے ہیں کہ ہمیں دوسروں کا اَدَب کرنا چاہئے لیکن داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: دوسروں کا اَدَب تو کرنا ہی کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کا بھی ادب کرنا چاہئے۔ کیوں نہ ہو کہ ہمارا یہ جسم، ہماری جان، ہمارا سب کچھ حقیقت میں ہمارا نہیں بلکہ اللہ پاک کا ہے، رَبِّ کائنات فرماتا ہے:

1 ... عوارف المعارف، صفحہ: 456۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ (پارہ:11، سورۂ توبہ:111)

ترجَمہ کنزُالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مؤمن کو چاہیے کہ سمجھے کہ میں اور میرا مال رَبّ کریم کے ہاں فروخت ہو چکے، میری کوئی چیز اپنی نہیں، اپنے ہر عُضْو، ہر وَقْت اور ہر مال کو اللہ پاک کی مرضی کے مطابق صَرْف (یعنی استعمال) کرے، ورنہ خائِن (یعنی خیانت کرنے والا) ہو گا۔[1]

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا؛ ہماری جان اَصْل میں ہماری نہیں، رَبِّ کریم کی دِی ہوئی امانت ہے، اس لئے ہم پر لازِم ہے کہ اس امانت میں خیانت نہ کریں بلکہ اس امانت کا ادب بجالائیں۔

اپنی بے ادبی کی مثالیں

❁خود کو ذِلّت پر پیش کرنا❁اپنی ناقدری کرنا❁لوگ مذاق اُڑائیں، ایسے کام کرنا ❁جسے دیکھ کر لوگ ہنسیں، ایسا حلیہ اپنانا❁جسم پر اُلٹے اُلٹے ٹیٹو (*Tattoo*) بنوانا❁اپنا حلیہ بگاڑنا یہ سب اپنی بے ادبی کی مثالیں ہیں۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اپنے آپ کے ادب میں سے ہے کہ آدمی ہمیشہ سچ بولے (کہ جھوٹ بُرا ہے، لہٰذا جھوٹ بول کر اپنی زبان کو گندا کرنا خُود کی بے ادبی ہے)۔ مزید فرماتے ہیں: آدمی کو چاہیے کہ کم کھائے تاکہ طہارت گاہ (یعنی بیتُ الخلا) میں زیادہ نہ جانا پڑے، اسی طرح پردے کے مقامات کو نہ دیکھے کہ اس میں بے شرمی ہے۔[2] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: آدمی پر

1 ...تفسیر نعیمی، جلد:11، صفحہ:78 بتغیر۔
2 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:495 بتغیر۔

اپنی ذات کے آداب میں سے ہے کہ لباس کی پاکیزگی وصفائی (*Purity &Cleanliness*) کا خیال رکھے، مسواک کرنے کی عادت بنائے، ایسا لباس نہ پہنے جس کی وجہ سے لوگ اسے حقارت کی نظر سے دیکھیں، چلنے پھرنے میں اِدھر اُدھر نہ دیکھے، گفتگو کے دوران بار بار تُھو تُھو نہ کرے اور گلیوں میں زیادہ نہ بیٹھا کرے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے پاکیزہ دِین اسلام کا کمال ہے کہ اس میں ہمیں ہماری ذات کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم ان آداب کو اپنائیں، دوسروں کا بھی اَدَب کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ذات کا بھی اَدَب کیا کریں۔ جدید ماہِرینِ نفسیات کہتے ہیں: جو اپنا اَدَب نہیں کرتا، وہ دوسروں کا بھی اَدَب نہیں کر سکتا، لوگ ہمارے ظاہری حُلیے کو دیکھ کر ہماری شخصیت (*Personality*) کا پتا لگاتے ہیں، جو لوگ اپنی صحت کا، صفائی ستھرائی وغیرہ کا خیال نہیں رکھتے، انہیں انتہائی غیر ذِمَّہ دار اور سُست (*Lazy*) سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم خُود اپنی ذات کی قَدْر کریں، ایسا حلیہ یا ایسے انداز نہ اپنائیں کہ لوگ ہم سے گِھن کھانے لگیں بلکہ صاف ستھرے رہیں، اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(3): مختلف آدابِ زِندگی

داتا حُضُور رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَدَب کی تیسری قسم یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ملنے جُلنے، اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے آداب کا خیال رکھا جائے۔

اس مقام پر داتا حُضُور رحمۃ اللہِ علیہ نے مختلف آدابِ زِندگی بیان فرمائے ہیں، آیئے! ان میں سے چند ایک سنتے ہیں:

1 ... آدابِ دین، صفحہ: 47-48 بتغیر۔

اچھی صحبت بہت ضروری ہے

لوگوں کے ساتھ میل جول اور تعلق رکھنے کے متعلق سب سے اَہَم یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ نیک صحبت اختیار کرے، بُری صحبت سے ہر دَم بچتا رہے۔ داتا حُضُور رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نفس کی عادَت ہے کہ اپنے ساتھیوں سے راحت پاتا ہے، جس قسم کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، انہیں کی عادات اختیار کر لیتا ہے، اسی لئے مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام) سب سے پہلے دوستی کے حقوق پر تَوَجُّہ دیتے اور مریدوں کو اسی کی ترغیب دلاتے ہیں، یہاں تک کہ مشائخ کے ہاں دوستی کے آداب سیکھنا اور ان پر عَمَل کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔[1]

حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔[2]

اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے...؟؟

کَشْفُ الْمَحْجُوب میں حضور داتا گنج بخش رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: ایک شخص دورانِ طواف صِرْف یہی دُعا کر رہا تھا: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اِخْوَانِي اے اللہ پاک! میرے دوستوں کو نیک بنا دے۔ کسی نے پوچھا: اس مقام پر تم اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ صِرْف دوستوں کے لئے ہی کیوں دُعا کر رہے ہو؟ اُس شخص نے بہت کمال جواب دیا، کہا: میں نے واپَس اپنے دوستوں کے پاس ہی جانا ہے، اگر وہ نیک ہوئے تو میں نیک بن جاؤں گا اور اگر وہ خراب ہوئے تو ان

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:499 بتغیر۔
2 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:566، حدیث:2378۔

کی خرابی مجھے بھی پہنچ کر رہے گی، لہٰذا میں اپنے دوستوں کے لئے دُعا کر رہا ہوں۔[1]

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی!
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی![2]

دوستی اور بھائی چارے کا ایک بنیادی اَدَب

دوستی اور بھائی چارے (*Brotherhood*) کا بنیادی اَدَب یہ ہے کہ آدمی صِرف و صِرف دِینی فائدہ کو ملحوظ رکھے۔ چنانچہ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص کی رفاقت تمہیں دِینی فائدہ نہ پہنچائے، اس کی صحبت سے بچو تا کہ تم محفوظ رہ سکو!

داتا حُضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری صحبت یا تو اپنے سے بڑے اور اچھے کے ساتھ ہو گی یا اپنے سے کمتر کے ساتھ۔ اگر اپنے سے بڑے اور اچھے کی رفاقت اختیار کرو گے تو اس سے تمہیں دینی و دنیوی فائدہ پہنچے گا اور اگر اپنے سے کمتر کے ساتھ بیٹھو گے تو تم سے اس کو دین کا فائدہ پہنچے گا، وہ تم سے دِین سیکھے گا، اچھی باتیں حاصِل کرے گا۔[3]

دوستی و بھائی چارے کے مزید آداب

✲ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آئے؛ اللہ پاک قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ | ترجَمہ کنزُ الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو

1 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 499 بتغیر۔
2 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 105۔
3 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 497 بتغیر۔

اَخَوَیْکُمْ (پارہ:26،سورۂ حجرات:10) | اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔

معلوم ہوا سب مسلمان آپَس میں بھائی بھائی ہیں، سب کو چاہئے کہ ایک دوسرے سے نرمی و مہربانی سے پیش آئیں، کوئی بھی کسی کا دِل نہ دُکھائے ❁ مسلمانوں کو سلام کرے ❁ مجلس میں ان کے لئے جگہ کشادہ کرے ❁ ہر ایک کو اچھے نام سے پُکارا کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: 3 چیزیں مسلمان بھائیوں میں محبّت بڑھاتی ہیں: (1): جب ملاقات ہو سلام کرنا (2): مجلس میں جگہ کشادہ کرنا (3): پیارے نام سے پُکارنا۔[1] ❁ دوستی اور بھائی چارے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ محض رضائے اِلٰہی کے لئے تعلق رکھے، کسی کے ساتھ بھی ذاتی غرض کی بنا پر تعلق نہ رکھے۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے شیخُ المشائخ حضرت ابو قاسِم گُرگانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: صحبت کی شرط کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ بندہ اپنی خوشی نہ چاہے۔ مسلمان بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ تعلق میں سب سے بڑی آفت یہی ہے کہ ہر ایک اپنی خوشی چاہتا ہے۔[2]

❁ مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے سے بڑوں کا ادب کرے، اپنی عمر والوں کے ساتھ عمدہ سلوک سے پیش آئے، بچوں پر شفقت کرے، بڑے بوڑھوں کو باپ دادا کی جگہ، اپنی عمر والوں کو بھائیوں کی جگہ اور بچوں کو اولاد کی جگہ سمجھے ❁ کسی سے حَسَد نہ کرے ❁ کسی کے متعلق دِل میں بُغض و کینہ (یعنی پوشیدہ دُشمنی) نہ رکھے ❁ سب کو نیکی کی دعوت دیتا رہے ❁ بات بات پر کبیدہ خاطر (یعنی ناراض) نہ ہو۔[3]

1 ... معجم الاوسط، جلد:6، صفحہ:163، حدیث:8369۔
2 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:502 بتغیر۔
3 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:501-502 بتغیر۔

کاش! نیکی کی دعوت میں دوں جابجا | سُنّتیں عام کرتا رہوں جابجا [1]

مہمان نوازی کے آداب

داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کے آداب میں سے کہ جب کوئی مُسَافِر آئے تو خُوش ہو، اس کا احترام بجالائے، عزّت و تعظیم سے اس کا خیر مَقْدَم کرے۔ اللہ پاک کے نبی، حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت مہمان نواز تھے، ایک مرتبہ کچھ فرشتے انسانی شکل میں آپ کے ہاں آئے، حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے انہیں پہچانا نہیں، پھر بھی ان کا خیر مَقْدَم (*Welcome*) کیا، انہیں بٹھایا، فوراً کھانا تیار کروایا، اور مہمانوں کو پیش کیا، آنے والے مہمان تو فرشتے تھے اور فرشتے کھاتے پیتے نہیں ہیں، جب فرشتوں نے کھانا نہ کھایا، تب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے ہیں؛ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اس واقعہ کو یُوں بیان فرمایا ہے:

وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾

(پارہ:12، سورۂ ھود:69)

ترجَمہ کنزُالعرفان: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا تو ابراہیم نے سلام کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

داتا حُضُور رَحمۃُاللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے مہمانوں سے یہ بھی نہ پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں؟ کہاں جارہے ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ بَس فوراً مہمان نوازی میں مَصرُوف ہوگئے۔ [2]

ہمیں بھی چاہئے کہ مہمانوں کے ساتھ ایسا رویّہ (*Behavior*) اختیار کریں، ہمارے

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:502۔

2 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:505 بتغیر۔

عزیز رشتے دار مہمان بَن کر آئیں، ان کی تو مہمان نوازی کرتے ہی ہیں، اگر کوئی انجان آجائے تو اس کی خاطِر مدارت میں کوتاہی نہ کی جائے۔

مہمان نوازی کے مزید آداب بیان کرتے ہوئے داتا حُضُور رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: اگر مہمان خَلْوَت (یعنی تنہائی) پسند کرتا ہو تو میزبان اسے تنہا کر دے ورنہ اس کے ساتھ بیٹھے، اس کے ساتھ باتیں کرے۔

مہمان نوازی کا ایک اَہَم ادب

داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کا ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ مہمان کو اپنے شہر کے بزرگوں، نیک لوگوں سے ملاقات کے لئے لے کر جائے۔(1)

اللہ اکبر! یہ اَدَب تو شاید ہی ہمارے ہاں ملحوظ رکھا جاتا ہو، ہمارے ہاں مہمان آتے ہیں تو انہیں پارکوں کی سیر کروائی جاتی ہے، مختلف تفریح گاہوں، ہوٹلوں میں لے جایا جاتا ہے، شہر کے نیک لوگ، بزرگ، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کا ہمیں خُود پتا ہو، ہم ان سے رابطہ رکھتے ہوں، یہ بھی بہت مشکل بات ہے، مہمان کی تو کیا ان سے ملاقات کروائیں گے؟ کاش! ہم دِین پسند مسلمان بن جائیں۔ دِینی باتوں، دِینی لوگوں، دِین جاننے والوں کی معلومات بھی رکھیں، ان سے رابطے میں بھی رہیں، خُود بھی ان کی خِدْمت میں حاضِر ہوتے رہا کریں اور زہے نصیب! مہمان آئیں تو انہیں بھی زیارت کے لئے لے جایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

سَفَر کے آداب

داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کو چاہئے ہمیشہ اللہ پاک کی رضا کے لئے ہی

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:505-506 بتغیر۔

سَفَر کرے، کسی نفسانی خواہش کے تحت سفر نہ کرے (مثلاً تجارت وغیرہ کے لئے سَفَر کرنا ہو تو اس کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرلی جائیں، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! یہ سَفَر بھی ثواب کا ذریعہ بَن جائے گا)۔

❁ سَفَر کے آداب میں سے ہے کہ جیسے ظاہِر میں سَفَر اختیار کیا ہے، ایسے ہی باطِن میں مُسَافِر بنے (یعنی ظاہِر میں گھر بار چھوڑ رہا ہے تو نفسانی خواہشات کو بھی تَرک کرے)۔[1]

❁ سَفَر میں جائے نماز اور وُضُو کا سامان ساتھ رکھے، اسی طرح سُنّت پر عَمَل کی نِیّت سے کنگھا، ناخُن تراش، سُرمہ وغیرہ سامان بھی ساتھ رکھ لے۔[2]

❁ ہر مُسَافِر پر لازم ہے کہ ہمیشہ سُنّت کی حفاظت کرے، کسی کے ہاں جائے تو اس کا احترام کرے، اسے سلام کرے، میزبان کی کسی حالت پر اعتراض نہ کرے، اپنے سَفَر کی سختیاں بیان نہ کرے، عِلمیت نہ جتلائے، دورانِ سَفَر جاہِلوں اور غیر مہذب (*Uncivilized*) لوگوں سے واسطہ پڑے تو برداشت کرے، اللہ پاک کی رضا کے لئے ان کی زیادتیوں پر صبر کرے، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔[3]

بنادو صبر و رِضا کا پیکر | بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت | نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت[4]

کھانے پینے کے آداب

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کو غِذا کے بغیر گزارہ نہیں، البتہ غِذا کے استعمال میں شرطِ اَدَب یہ ہے کہ کھانے پینے میں مبالغہ نہ کرے (یعنی بہت ڈَٹ کر نہ کھائے) کہ جو صرف پیٹ بھرنے ہی کی فِکْر میں رہتا ہے، اس کی قدر و قیمت (*Value*) وہی ہے جو

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:509 بتغیر۔
2 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:510 بتغیر۔
3 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:511-512 بتغیر۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:208۔

پیٹ سے نکلتا ہے۔[1] حضرتِ بایزید بسطامی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ بھوکا رہنے کی اتنی زیادہ تاکید کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ اگر فرعون بھوکا رہتا تو ہر گز خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا، اگر قارون بھوکا رہتا تو سرکشی نہ کرتا۔[2]

❁ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اکیلا نہ کھائے، جو کھائے دوسروں کو بھی کھانے میں شریک کرے ❁ دستر خوان پر خاموش نہ بیٹھے (بلکہ موقع کی مناسبت سے اچھی اچھی باتیں کرتا رہے) ❁ بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر کھانا شروع کرے ❁ کھانا، پانی یا برتن وغیرہ رکھنے اُٹھانے میں تہذیب کا خیال رکھے، ایسا انداز نہ اپنائے کہ لوگ ناپسند کریں ❁ پہلا لقمہ نمکین غذا کا لے ❁ دستر خوان پر بیٹھے ہوؤں پر ایثار کرے ❁ سیدھے ہاتھ سے کھائے ❁ دوسروں کے لقمے نہ تاڑے ❁ لقمے چھوٹے لے اور خوب چبائے ❁ کھانے میں جلدی نہ کرے کہ اس سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے اور یہ سُنّت کے بھی خِلاف ہے ❁ کھانے سے فارِغ ہو کر اللہ پاک کا شکر بجالائے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے کیسے پیارے پیارے آداب سکھائے ہیں، یہاں ایک بات پر تَوَجُّہ دیجئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی کِتَاب ہے: کَشْفُ الْمَحْجُوب۔ آپ نے یہ کتاب تَصَوُّف کی باریکیاں بتانے، دِل سے غفلت کے پردے ہٹانے، دِل کو نورانی بنانے اور اللہ پاک کی معرفت حاصِل کرنے کے طریقے بتانے کے لئے لکھی ہے اور اسی کتاب میں آپ نے یہ آدابِ زندگی بیان فرمائے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ آداب کتنے اَہَم ہیں، ان پر عَمَل کی برکت سے دِل پاک ہوتا ہے،

---

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 512 بتغیر۔
2 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 513 بتغیر۔
3 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 514 بتغیر۔

باطِن نکھرتا ہے، دِل میں نُورِ ایمان اُترتا اور روشنی پھیلاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان آداب کی اہمیت کو سمجھیں، رَبِّ کائنات کی پاک بارگاہ کا بھی خُوب ادب بجالائیں، اپنی ذات کے آداب کا بھی خیال رکھیں، مسلمانوں کا ادب کریں، دوستوں کا ادب کریں، کھانے، پینے، چلنے پھرنے وغیرہ کے آداب کا بھی لحاظ رکھیں۔

با ادب با نصیب	بے ادب بے نصیب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: دَرْس

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی ایسی ہی پیاری پیاری باتیں، سنتیں اور آداب بتانے، سکھانے اور دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت کا ڈنکا بجانے والی تحریک ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خُوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: درس۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی والے مَسْجِدوں میں بھی دَرْس دیتے ہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چوک، بازار، سکول کالج وغیرہ میں بھی دَرْس دیتے، نیکی کی دَعْوت کو عام کرتے اور سُنتوں کا ڈنکا بجاتے ہیں۔

گُناہوں سے توبہ نصیب ہوگئی

لانڈھی (کراچی پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک ویڈیو سنٹر کے باہَر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی

سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر مستقل مزاجی سے چوک دَرْس دیا کرتے تھے، وہ اسلامی بھائی اس ویڈیو سنٹر کے مالک کو بھی درس میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے مگر وہ روزانہ ہی مَصرُوفیت کا کہہ کر مَعذرت کرلیتا تھا، آخر ایک دِن ویڈیو سنٹر کے مالِک نے بھی دَرْس میں شرکت کر ہی لی، جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دَرْس شروع کیا تو خوفِ خُدا اَور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بھرپُور الفاظ تاثیر کا تِیر بَن کر اُس کے دِل میں پیوست ہوگئے، غفلت کے پردے ہٹ گئے اور چوک دَرْس کی برکت سے ویڈیو سنٹر کے مالِک پر فِکرِ آخرت غالِب آگئی۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ ہفتہ وار اِجتِماع میں شرکت کرنے لگے، آہستہ آہستہ اُن میں تبدیلی آنا شروع ہوئی، آخر ویڈیو سنٹر کے مالِک نے تمام گُناہوں سے توبہ کی، گُناہوں بھرا کاروبار یعنی ویڈیو سنٹر بھی بند کردیا۔ یُوں الحمدللہ! گُناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا مسلمان دَرْس کی برکت سے نیک رستے کا مُسَافِر بن گیا۔[1]

اسی ماحول نے ادنیٰ سے اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاء اہلسنت ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے۔ دعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: *Darul Ifta Ahlesunnat* (دار الافتاء اہلسنت)۔

---

1 ...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟، صفحہ:5۔

اس ایپلی کیشن میں مختلف موضوعات پر فتاوٰی جات آڈِیَو، ویڈیو (Audio & Video) اور ٹیکسٹ (Text) کی صُورت میں موجود ہیں۔ آپ بھی یہ موبائِل ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُعَانَقہ کرنا سُنّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس کا کوئی بھائی ہو اسے چاہیئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! گلے ملنے کو مُعانَقہ کہتے ہیں اور مُعانَقہ سُنّتِ مصطفٰے ہے۔ ❁ **مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح** میں ہے: خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنّت ہے[3] پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی

---

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...کنز العمال، کتاب: الفضائل، جلد:7، جز:13، صفحہ:26، حدیث:36235۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:359۔

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر شفقت فرماتے ہوئے انہیں مُعانقہ کا شَرَف بخشا کرتے تھے۔ مثلاً ❁ خیبر کے موقع پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جعفر رَضِیَ اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ بھی دیا۔[1] ❁ ایک بار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو ذَرّ غِفاری رَضِیَ اللہُ عنہ کو بُلایا، جب وہ حاضر ہوئے تو شفقت فرماتے ہوئے انہیں گلے سے لگالیا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! مُعانقہ یعنی گلے ملنا سُنّت ہے، البتہ اَمْرَد یعنی چھوٹے نابالغ بچوں سے گلے ملنے سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے کہ اس میں گُناہوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں سُنّتوں کا پیروکار بنائے۔

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے ۔۔۔ لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشِقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول ۔۔۔ دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[3]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب: الادب، باب: قبلۃ ما بین العینین، صفحہ: 813، حدیث: 5220۔

2 ...ابو داوٗد، کتاب: الادب، باب: قبلۃ ما بین العینین، صفحہ: 812، حدیث: 5214 خلاصۃً۔

3 ...وسائل بخشش، صفحہ: 671۔

داتا حُضُور کی نصیحتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... محل میں آگ لگ گئی...(داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامت)

✿... سُوال کے جواب میں پُوری کتاب لکھ دی

✿... دِینی سُوالات کا جواب دینے میں احتیاط کیجئے!

✿... نظر خالِق کی طرف رکھنے والا مالِک بن جاتا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مَسْجِد اللہ پاک کا گھر ہے۔ مسجد میں بکثرت آیا کیجئے اور جب بھی مسجد میں حاضِری کی سَعادت ملے، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی لازمی کر لیا کیجئے۔ بَس ذرا سی توجہ کی ضرورت ہے، اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ الۡكَرِيۡم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے — سَو درودیں فدا، ہزار سلام
رَبِّ سَلِّم کے کہنے والے پر — جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں — پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام (2)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔

(2)...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171۔

بیان سننے کی نیتیں

مُعْجَمِ کَبِیر کی حدیثِ پاک ہے: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1] پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں، ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، لہٰذا بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً ❁ عِلْمِ دین سیکھنے کی نیت کر لیجئے ❁ خوب توجہ سے بیان سننے کی نیت کیجئے ❁ دورانِ بیان اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! قرآنی آیات اور اَحادیث پڑھی جائیں گی، انہیں سننے کی نیت کر لیجئے ❁ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! نیک لوگوں کا ذِکْر ہو گا اور نیک لوگوں کے ذِکْر کے وقت رحمت اُترتی ہے، یہ رَحْمَت حاصِل کرنے کی نیت کر لیجئے۔ اس کے عِلاوہ بھی حَسْبِ حال اچھی اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:119 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہم ایمان والوں کو 2 حکم دیئے ہیں: (1): اے ایمان والو! اللہ پاک سے ڈرو (2): اے ایمان والو! سچوں کے ساتھ رہو۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کی جو تفسیر بیان فرمائی، اس کے مطابق اس آیت میں صَادِقِیْن (یعنی سچوں) سے 3 قسم کے لوگ مراد ہیں: (1): صحابۂ کرام (2): عاشقانِ رسول عُلَما اور (3): اولیائے کرام۔ اب آیت کا معنیٰ یُوں بنے گا: اے ایمان والو! صحابہ کے ساتھ رہو، اے ایمان والو! عُلَما کے

[1] ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:185، حدیث:5942۔

ساتھ رہو، اے ایمان والو! اولیاءُ اللہ کے ساتھ رہو۔

پھر اس مقام پر ایک اَور بات سمجھنے کی ہے، وہ یہ کہ ساتھ رہنے سے کیا مراد ہے؟ عُمُوماً کسی کے ساتھ رہنے کے 2 مطلب ہوتے ہیں:(1): جسمانی طَور پر ساتھ رہنا (2): دِلی طَور پر ساتھ رہنا۔ یقیناً جسمانی طَور پر صحابۂ کرام علیہمُ الرضوَان کا قرب حاصِل ہو، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی صحبت نصیب ہو جائے، اولیائے کرام کی صحبت نصیب ہو جائے تو بے شک یہ بہت سعادت کی بات ہے مگر آیتِ کریمہ میں صِرْف جسمانی طَور پر ساتھ رہنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد ہے: دِلی طَور پر صحابۂ کرام، عُلَما اور اولیائے کرام کے ساتھ رہنا۔ مقصد یہ ہے کہ اے ایمان والو! صحابہ سے، عُلَما سے، اولیا سے دِلی محبت رکھو، جو عقیدے ان کے ہیں، وہ عقیدے اپناؤ، ان کے جو نظریات ہیں، وہ نظریات اپناؤ، ان کی تعلیمات پر عمل کرو، ان جیسے اَخلاق اپناؤ، ان جیسا کردار بناؤ، ان کی سیرت سے روشنی حاصِل کرو، ظاہِر میں، باطِن میں ہر اعتبار سے ان سے محبت کرو، یہ پاکیزہ حضرات جس رستے کے مُسَافِر ہیں، تم بھی اس رستے کے مُسَافِر بنو اور جس انداز سے انہوں نے زندگی گزاری، تم بھی ان سے راہنمائی لو اور اسی انداز سے زِندگی گزارو![1]

مجھے اَوْلیا کی محبت عطا کر | تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں ہم ایمان والوں کو جو حکم دیا گیا، آج ہم اس پر عمل کرتے ہوئے اللہ پاک کے ایک سچے بندے، ایک سچے عاشِقِ رسول، ایک سچے

1...تفصیل کے لئے دیکھئے: تفسیر نعیمی، پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:119، جلد:11، صفحہ:123-128۔
2...وسائِلِ بخشش، صفحہ:106۔

ولیِ کامِل شَیْخُ الْمَشَائِخ، حضرت سید علی بن عثمان یعنی داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پاک اور چند نصیحتیں سننے اور انہیں اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے، اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی سچی پکی محبت عطا فرمائے اور ان کی تعلیمات کو عملاً اپنے کردار کا حِصَّہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

❁ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کم و بیش 400 ہجری کو دُنیا میں تشریف لائے ❁ آپ افغانستان کے ایک علاقے غزنی کے رہنے والے ہیں۔ غزنی کا ایک محلہ ہے: ہجویر۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس محلے میں رہتے تھے، اسی نسبت سے ہجویری کہلائے ❁ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی، حسینی سید ہیں ❁ آپ ابتداء ہی سے بڑے نیک پارسا، عِبادت کرنے والے اور عِلْمِ دِین کا بہت شوق رکھنے والے تھے ❁ داتا حضور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے عراق، شام، لبنان، آذر بائیجان، خُراسان اور تُرکِستان وغیرہ کئی ممالک کا سَفَر فرمایا، اس وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور صُوفیائے کرام سے عِلْمِ دِیْن سیکھا ❁ تقریباً 34 سال کی عمر مبارک میں اپنے پیر صاحب شیخ ابو الحسن خُتَّلی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حکم سے لاہور تشریف لائے ❁ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن وسُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار کافِروں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، انہیں سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ❁ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّ صغیر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ❁ پختہ قول کے

مطابق آپ نے 465 ہجری کو اس دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے ❁ آپ ہی کی نسبت سے لاہور کو مرکزُالْاَولیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔[1]

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کے لئے	ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دِن	ہو مری اُمّید کا گلشن ہَرا داتا پیا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

آزمائش پر صبر و شکر کا انعام

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ اَوْلیائے کرام کے مزارات پر حاضِر ہوا کرتے تھے، بالخصوص جب کوئی مشکل پیش آجاتی تو اس مشکل کے لئے حل کے لئے باقاعِدہ اہتمام کے ساتھ مزارات پر جایا کرتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں: ایک بار مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو میں حضرت بَایَزِید بِسْطامی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر حاضِر ہوا، الحمدللہ! اس کی برکت سے میری مشکل آسان ہوگئی۔

ایک بار کا واقعہ ہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک مشکل پیش آئی، اس بار بھی آپ حضرت بَایَزِید بِسْطامی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر حاضِر ہوئے مگر اس بار قُدرت کو کچھ اَور ہی منظور تھا، چنانچہ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 3 ماہ تک مزارِ پاک پر حاضِر رہے مگر مشکل حل نہ ہوئی، آخِر آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خُراسان تشریف لے گئے، خُراسان میں ایک گاؤں تھا، وہاں پہنچے اور رات گزارنے کے لئے ایک خانقاہ میں تشریف لے گئے۔

اس خانقاہ میں رہنے والے لوگ بہت بے ادب قسم کے تھے، انہوں نے داتا حُضُور

1... تفصیل کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”فیضانِ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ“۔

2... وسائِلِ بخشش، صفحہ: 534۔

رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ساتھ سخت نازیبا اور توہین والا رویّہ اختیار کیا، خود لذیذ کھانے کھائے اور آپ کو سوکھی، پھپھوندی لگی ہوئی روٹی دی، مَعَاذَ اللہ! طعنے دیتے اور جَلی کَٹی سُناتے رہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ با عَمَل اور حُسْنِ اَخْلاق والے تھے، آپ نے اُن بے ادبوں کے اس رویے پر صبر کیا اور انہیں کوئی جواب نہ دیا، داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بَس اسی صبر کے صدقے اللہ پاک نے میری مشکل آسان فرما دی۔[1]

اللہ پاک داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے صدقے ہمیں بھی صبر و شکر کی دولت نصیب فرمائے۔ کاش! ہم بھی حُسْنِ اَخْلاق کے پیکر بن جائیں، لوگوں کے بُرے رویے پر غُصّے ہونے، انتقام کی آگ میں جلنے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے (یعنی بُرائی کے بدلے بُرائی سے پیش آنے) کی بجائے مُعاف کرنا سیکھ لیں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دے حُسْنِ اَخْلاق کی دوولت | کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا | یااللہ! مری جھولی بھر دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

محل میں آگ لگ گئی (کرامت)

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ جب لاہور تشریف لائے تو یہاں آپ نے زیادہ توجہ ایک ہی کام پر فرمائی: **اسلام کی تبلیغ کرنا اور اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک کے رستے پر لگانا،** آپ دِن رات پُوری لگن اور ذوق و شوق کے ساتھ یہ فریضہ انجام دیتے

1 ...کشف المحجوب مترجم، صفحہ:100۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

رہے، جہاں موقع ملتا، نیکی کی دعوت کے مدنی پھول لٹاتے، کافِروں کو اسلام کی دعوت دیتے اور بے عمل مسلمانوں کو نیک اَعمال کی ترغیب دِلاتے، داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے لوگ دِیْنِ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، کافِر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے لگے، مسجدیں آباد ہونا شروع ہو گئیں اور لوگ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر عِلْمِ دین سیکھنے لگے۔

اس وقت لاہور کا حاکِم کافِر تھا، جب حاکِمِ لاہور کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو وہ سخت غصّے ہوا، اس نے فوراً اپنے سپاہیوں کو حکم دیا: جلدی سے اس دَرْوَیش (یعنی داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے تبلیغی سلسلے کو ختم کرو اور اسے لاہور سے باہَر نکال دو! حاکِم کا حکم سُن کر سپاہیوں کا ایک دستہ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قیام گاہ پر آیا، یہ رات کا وقت تھا، داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے خیمے میں تشریف فرماذِکر و فِکْر میں مَصْرُوف تھے۔ سپاہیوں نے داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حاکِمِ لاہور کا حکم سناتے ہوئے کہا: آپ فوراً یہاں سے چلے جائیں اور آیندہ کبھی یہاں نظر نہ آئیں۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نرمی سے فرمایا: میں تو اللہ پاک کے بندوں تک اللہ پاک کا پیغام پہنچاتا ہوں تاکہ اُن کی آخرت سَنْوَر جائے۔ سپاہی گرج کر بولے: ہم یہ سب نہیں جانتے، حاکِمِ لاہور کا حکم ہے، بس آپ کو یہاں سے جانا ہی ہو گا۔ اب داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جذبۂ ایمانی سے سرشار ہو کر فرمایا: **میں یہاں اللہ پاک کے حکم سے آیا ہوں، اللہ پاک ہی میرا مددگار ہے۔** سپاہی آپ کی یہ بات سُن کر غصّے سے لال پیلے ہو گئے اور بے ادبی کرنے لگے، مَعَاذَ اللہ! انہوں نے آپ کے خیمے مبارک کو آگ لگانے کی کوشش کی مگر الحمدللہ! پُوری کوشش کے باوُجُود بھی یہ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خیمے کو آگ نہ لگا سکے، آخر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ یقیناً یہ کوئی بزرگ ہستی ہیں۔ چنانچہ تھک ہار کر واپس چلے گئے اور حاکِمِ لاہور کو سارا واقعہ سُنا دیا۔

حاکِم لاہور کافِر تھا، سپاہیوں کی بات سُن کر مزید غُصّے ہوا، اس نے سپاہیوں کو خوب ڈانٹا اور حکم دیا: اس درویش (یعنی داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو ہر صُورت یہاں سے نکالو! یہ میرا حکم ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک محل میں شور برپا ہوا: محل میں آگ لگ گئی، محل میں آگ لگ گئی۔ شور سُن کر سپاہی دوڑے، آگ بجھانے کی کوششیں شروع ہوئیں مگر آگ تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔

یہ مُعَامَلہ دیکھ کر حاکِم لاہور کے دِل میں خیال آیا: میرے محل میں اچانک آگ لگ گئی اور اب بجھنے کو بھی نہیں آرہی، ہو نہ ہو یہ میری کسی غلطی کی سزا ہے۔ پھر ساتھ ہی خیال آیا: میں نے اُس دَرْوَیش (یعنی داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو تکلیف پہنچائی ہے، شاید اسی وجہ سے میرے محل میں آگ لگ گئی ہے۔ بَس یہ خیال آنا تھا کہ یہ جلدی سے داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قدموں میں حاضِر ہوا، نہایت عاجزی کے ساتھ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُعَافِی مانگی۔ اِدھر داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جا! مُعَاف کیا۔ اُدھر محل کی آگ بجھ گئی۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر حاکِم لاہور کا دِل روشن ہو گیا اور اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ [1]

دولتِ دُنیا کا سائِل بَن کے میں آیا نہیں
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو
فیض کا دریا بہادو سرورا داتا پیا

مسجدیں آباد ہوں اور سنّتیں بھی عام ہوں
فیض کا دریا بہادو سرورا داتا پیا [2]

سُوال کے جواب میں پُوری کِتاب لکھ دی

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اَلحمدُ للہ! زبردست عالِمِ دین ہیں اور آپ

1 ...سوانح عمری حضرت داتا گنج بخش، صفحہ:80۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:533، 535۔

کے اندر مسلمانوں کی خیر خواہی کا بہت جذبہ تھا، آپ کے ایک رفیق (دوست، ساتھی) ہیں: حضرت ابو سَعِید ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ انہوں نے ایک بار داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کچھ سُوالات پوچھے، مثلاً صُوفیائے کرام کے عقائد کیا ہیں؟ دِل میں اللہ پاک کی محبت پیدا کرنے کا طریقہ کیا ہے، اس کی رُکاوٹیں کیا ہیں؟ وغیرہ۔ اپنے مسلمان بھائی کی دِینی اور علمی مدد کرتے ہوئے داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سوالوں کے جواب میں پُوری کتاب **کَشْفُ الْمَحْجُوب** لکھ کر ان کی مشکل آسان فرمائی اور آیندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے بھی عِلْم و حکمت کا بہترین ذخیرہ جمع فرما دیا۔

کَشْفُ الْمَحْجُوب کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ **کَشْفُ الْمَحْجُوب** ایسی زبردست کتاب ہے کہ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے بھی تھے اور اپنے شاگردوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ کَشْف کا معنی ہے: کھولنا اور مَحْجُوب کا مطلب ہے: پَرْدے میں رکھی ہوئی چیز۔ گُنَاہوں کی وجہ سے دِل پر جو میل چڑھتی ہے، صُوفیائے کرام اسے حِجاب کہتے ہیں، یُوں **کَشْفُ الْمَحْجُوب** کا مطلب بنے گا: دِل کے پردے کھولنے والی کِتاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّیْن اَوْلیا رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جسے پیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ **کَشْفُ الْمَحْجُوب** پڑھ لے، پیرِ کامِل مِل جائے گا۔(1)

کَشْفِ مَحْجُوب ہے فیضِ داتا حُضُور
کَشْفِ مَحْجُوب میں زِندگی کا سرور

اس کی عظمت میں بولے یہ خواجہ نِظام
ہے یہ رہبر سراپا، کرامت کا نُور

ہے یہ نسخۂ نایاب دِل کے لئے
جو پڑھے دِل لگا کر، سمجھ کر اسے

---

1 ...فیضانِ داتا علی ہجویری، صفحہ:58۔

پیرِ کامِل ملے، بند رَستہ کھلے | گنج بخشی ہے اس کی یہ ظاہِر ظہور

داتا حُضُور اور اچھی اچھی نیتیں

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگوں کی ہر ادا ہی نرالی ہوتی ہے، ان کے مبارک انداز میں ہمارے لئے عِلْم و حِکمت کے بے شُمار مدنی پھول ہوتے ہیں۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** شریف لکھی تو یہ عَظِیْم کتاب لکھنے میں آپ کا جو انداز تھا، اس مبارک انداز میں بھی ہمارے لئے بہترین سبق ہے، چنانچہ خُود دَاتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے مطابق آپ نے **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** شریف لکھنے سے پہلے 2 اَہَم کام کئے: **(1):** پہلے آپ نے استخارہ کیا **(2):** پھر جب استخارے میں یہ اشارہ مِل گیا کہ کِتاب لکھنا بہتر ہے تو آپ نے اچھی اچھی نیتیں کیں، پھر کتاب لکھنا شروع فرمائی۔

دِینی سُوالات کا جواب دینے میں احتیاط کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال پوچھا گیا تھا، آپ عالِمِ دِین بھی ہیں، اُس سُوال کا جواب 100 فیصد جانتے بھی تھے، اس کے باوُجُود آپ نے ایسے نہیں کیا کہ جیسے ہی سُوال ہوا؛ بَس جلدی سے جواب لکھ کر روانہ کر دیا۔ آپ نے احتیاط فرمائی، پہلے استخارہ کیا، پھر اچھی اچھی نیتیں کیں، تب سُوال کا جواب لکھا یعنی **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** تحریر فرمائی۔

اب ہم غور کریں؛ ہمارا حال کیا ہوتا ہے؟ ہم سے تو بَس کوئی سُوال پوچھ لے، ہمیں اُس کا جواب آتا ہو یا نہ آتا ہو، جلدی سے جو سمجھ میں آئے بول ڈالتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو سُوال ہم سے پوچھا بھی نہیں جاتا، سُوال پوچھنے والا کسی اَوْر سے پوچھ رہا ہوتا ہے، ہمارے

کانوں میں بس آواز پڑ جاتی ہے اور ہم مُفت میں مُفتی بَن کر جواب شُروع کر دیتے ہیں۔ ❁ سُوال پوچھنے والے کا مقصد کیا ہے؟ ❁ سُوال کا دُرست مطلب کیا ہے؟ ❁ قرآنِ کریم میں اُس سُوال کے بارے میں کیا اَحکام ہیں؟ ❁ اَحادیث میں اس بارے میں کیا ارشاد ہوا؟ ❁ عُلَمائے کرام نے اس بارے میں کیا فرمایا؟ ❁ پھر میں اگر جواب دینے ہی لگا ہوں تو میرے دِل کی حالت کیا ہے؟ ❁ کہیں یہ جواب دینے میں نَفْس کی خواہش تو شامِل نہیں؟ ❁ جواب دینے میں میری نیت رِضائے اِلٰہی کی ہے یا نہیں؟ ❁ کہیں میں رِیاکاری کا شکار تو نہیں ہو رہا؟ ❁ کہیں میں خُود پسندی کا شِکار تو نہیں ہو رہا؟ یُوں صِرف ایک سُوال کا جواب دینے میں ہزار پہلو ہیں، جن کے متعلق غور کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن لوگ احتیاط نہیں کرتے۔ سوشل میڈیا پر تبصرے کر رہے ہوتے ہیں، اَن پڑھ لوگ قرآن و حدیث کی غلط سلط وضاحتیں کر رہے ہوتے ہیں، قرآنِ کریم اُوپر سے دیکھ کر دُرُست پڑھنا نہیں آتا اور دِینی موضُوعات پر مُنَاظَرے ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو ایسی بے باکی کا شِکار ہیں، انہیں ڈر جانا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر عِلْم کے فتویٰ (یعنی دِینی سُوالوں کے جواب) دیتا ہے، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ (1)

میں بے کار باتوں سے بچ کر ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یااِلٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رَہوں کانپتا یااِلٰہی
مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یااِلٰہی (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...جامِع صَغیر، صفحہ:517، حدیث:8491۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:105۔

Go to Index

اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ایک اور اعتبار سے غور فرمائیے! داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دِینی کتاب لکھنی تھی، اس سے پہلے آپ نے غور فرمایا کہ یہ کتاب لکھنا میری آخرت کے لئے بہتر ہے یا نہیں، لہٰذا آپ نے استخارہ کیا، پھر اچھی اچھی نیتیں کیں، پھر کتاب لکھنا شروع فرمائی۔ اب ہم غور کریں: ہمارا اَنداز کیا ہوتا ہے؟ ❁ ہمارے دِل میں بَس خیال آنے کی دیر ہوتی ہے، جھٹ سے وہ کام کر ڈالتے ہیں ❁ ہمارے ہاں بڑی بڑی عِمارتیں کھڑی کر دی جاتی ہیں ❁ کروڑوں کے کاروبار شروع کر دیئے جاتے ہیں ❁ ہماری زِندگی کے 20،20 سال سکولوں کالجوں میں گزر جاتے ہیں ❁ لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے ❁ نوکری کرنے میں، اپنا کاروبار کرنے میں ایک عرصہ گزار دیتے ہیں۔ کبھی ہم نے غور کیا: ہم یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ کیا اس میں ہماری کوئی اچھی نیت ہے؟ کیا اس میں ہماری آخرت کا بھلا ہے؟ ❁ کبھی ہم تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں، کاغذ قلم لے کر بیٹھ جائیں اور اپنی زِندگی میں جو ہم نے بڑے بڑے کام کئے ہیں مثلاً سکول میں پڑھتے رہے، کالج میں پڑھتے رہے، ڈگریاں حاصِل کیں، گھر بنایا، گاڑی خریدی، یُوں جو بڑے بڑے کام اب تک کر لئے ہیں، ان کی ایک فہرست بنا لیں، پھر اُن میں ہر ایک کام کے سامنے صرف یہ لکھتے جائیں کہ یہ کام میں نے کیوں کیا تھا؟ اپنی خواہش سے، دُنیوی فائدے کے لئے کیا تھا یا اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کی نیت تھی؟ یہ چند منٹ کا غور و فِکْر ہمیں ہماری زِندگی کی حقیقت بتا دے گا، ہمیں پتا چل جائے گا کہ ہم بندے ہیں تو کیا بندگی کر بھی رہے ہیں یا بَس نفس کی خواہشات کے پیچھے چلتے جا رہے ہیں؟ ہماری زِندگی کا

ایک بڑا حِصّہ اگر اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے گزر رہا ہے، ہم نے اللہ پاک کی رضا کی طرف توجہ ہی نہیں کی تو بتایئے! بندگی کہاں ہے؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ (پارہ:10، سورۂ توبہ، آیت:62)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائِد تھا کہ اسے راضی کرتے۔

معلوم ہوا؛ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصِل کرنا ضروری اور اَہَم ہے۔ مگر آہ! ہم اپنے نفس کو، لوگوں کو راضی کرنے کے چکروں میں رہتے ہیں۔ دیکھئے! داتا حُضُور رحمۃ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے بندے ہیں، آپ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار رہتے تھے، ہم بھی تو اللہ پاک کے بندے ہیں، ہم نے بھی تو بندگی کرنی ہے، ہم نے بھی تو اپنے پیارے اللہ پاک کو راضی کرنا ہے۔ آیئے! نیت کرتے ہیں کہ آج سے ہر نیک اور جائِز کام سے پہلے چند سیکنڈ رُک کر اچھی نیتیں ضرور کیا کریں گے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں نیک بننے کا جو نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے: 72 نیک اَعْمَال۔ اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل ہی یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائِز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟**

یقین کیجئے! اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عَمَل کو پُوری طرح اپنی زِندگی میں نافِذ کر لیں تو ہماری زِندگی کا قبلہ دُرست ہو جائے۔ اس ایک نیک عمل کو اپنا لینے سے ہمارے 24 گھنٹے نیکیوں میں گزر سکتے ہیں؛ مثلاً ❀ ہم رات کو سونے سے پہلے نیت کر لیں: عِبَادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے سوتا ہوں، نمازِ فجر باجماعت ادا کروں گا۔ یہ نیت کر کے سو جائیں، ہمارا سونا عبادت میں شُمار ہو گا ❀ صبح اُٹھیں، نمازِ فجر ادا کریں، ناشتہ کرنے سے پہلے

نیت کر لیں: عِبَادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے ناشتہ کرتا ہوں ❁ کام پر جائیں تو نیت کر لیں: اللہ پاک کی رضا کے لئے حلال رزق کماؤں گا۔ یُوں ہر نیک اور جائِز کام سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کرتے جائیں، ہمارا ہر جائِز کام نیکیوں میں شُمار ہوتا چلا جائے گا اور ہم زِندگی کا اکثر حِصَّہ نیکیوں میں گزارنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پھر ہم جو بڑے بڑے اور اہم کام کریں، ان سے پہلے استخارہ کی بھی عادَت بنائیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرضوَان فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمیں استخارے کی تعلیم ایسے ہی دیا کرتے تھے جیسے قرآنِ کریم سکھاتے تھے۔

بہارِ شریعت، حصہ 4 صفحہ: 68 پر استخارہ کا طریقہ لکھا ہے، اس کی دُعائیں بھی لکھی ہیں، یہاں سے پڑھ کر یاد کر لیجئے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی بھی ہمیں استخارہ کی سہولت فراہم کرتی ہے، یہ نمبر نوٹ کر لیجئے: 021-34858711۔ اس نمبر پر کال کر کے ہاتھوں ہاتھ استخارہ کروایا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل کی پاکیزگی نہایت ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بہت پیاری کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب سے عِلْم و حکمت کے چند مدنی پھول چننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں مگر اس سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنیئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا سُن لو! اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً بے شک جسم میں خون کا ایک لوتھڑا ہے، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ جب یہ (خون کا لوتھڑا) ٹھیک ہو جائے تو پُورا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، وَ اِذَا

فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اور جب یہ خراب ہو تو پُورا جسم خراب ہو جاتا ہے اَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ سُن لو! خون کا یہ لوتھڑا دِل ہے۔(1)

معلوم ہوا اَصْل مَقْصُود دِل کی پاکیزگی اور صَفَائی ہے کہ اگر دِل صَاف ہو گیا تو اس کی برکت سے ظاہِر بھی صاف ہو جائے گا۔

دِل کی صَفَائی کا طریقۂ کار

دِل کی پاکیزگی کے لئے، باطنی بیماریوں سے شِفَا پانے کے لئے، دِل سے گُناہوں کے میل اُتارنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے، آیئے! داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِری دیتے اور اس سُوال کا جواب معلوم کرتے ہیں۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صِرْف ایک شعر میں دِل کی پاکیزگی کا طریقہ بتایا ہے، فرماتے ہیں:(2)

اِنَّ الصَّفَا صِفَةُ الصِّدِّيْق
اِنْ اَرَدْتَّ صُوْفِيًا عَلَى التَّحْقِيْق

وضاحت: صاف دِل ہونا اِسْلام کے پہلے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی صِفَّت ہے، اگر سچّے صُوفِی (صاف دِل) بننا چاہتے ہو تو اُن کی سیرت سے راہنمائی حاصِل کرو۔

اُمَّت میں سب سے پاکیزہ دِل کون؟

اپنے اس فرمان کی وَضَاحت کرتے ہوئے داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: باطِن یعنی دِل کی صَفَائی کے لئے 2 باتیں ضروری ہیں؛ ان میں ایک اَصْل ہے اور دوسری اس کی

---

1 ...بخاری، باب بدء الخلق، صفحہ:824، حدیث:3208۔
2 ...کشف المحجوب، صفحہ:54۔

شاخ ہے، اَصْل یہ ہے کہ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت پُوری طرح نِکال دی جائے اور شاخ یہ ہے کہ دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لیا جائے اور اُمَّت میں یہ دونوں باتیں سب سے زیادہ، پُوری اور کامِل جس ہستی میں پائی جاتی ہیں؛ وہ اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں۔(1)

یقیناً منبعِ خوفِ خُدا صدیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیر الوریٰ صدیقِ اکبر ہیں
عمر سے بھی وہ افضل ہیں، وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مرتضیٰ صدیقِ اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدیقِ اکبر ہیں (2)

فرمانِ داتا حُضُور کی مزید وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ویسے دِل کی صَفَائی کا پُورا نصاب ہے، امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے احیاء العلوم میں اسے تفصیل سے بیان فرمایا ہے، داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی کَشْفُ الْمَحجُوْب میں دِل سے گُناہوں کے پردے دُور کرنے کے طریقے ہی بتائے ہیں مگر ان تمام تفصیلات کا خُلاصہ یہی 2 چیزیں ہیں: (1): **ایک اَصْل**؛ یعنی دِل سے غَیْرُ اللہ (یعنی ہر وہ چیز جو اللہ پاک سے دُور کرے، اس) کی محبت نِکال دینا۔ جو اللہ پاک سے دُور نہ کرے بلکہ اللہ پاک کے قُرب کا ذریعہ ہو مثلاً ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم،

1 ...کشف المحجوب، صفحہ:54۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:565-566۔

اولیائے کرام وغیرہ ایسی جگہ انہیں غَیْرُ اللہ نہیں کہا جاتا۔ خیر ! دِل کی صَفَائی کے لئے پہلی ضروری چیز ہے: غَیْرُ اللہ کی محبت دِل سے نکالنا اور (2): دوسری چیز ہے: دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کرلینا۔ یہ پہلی چیز ہی کی ایک شاخ ہے۔

یہ دونوں چیزیں اَصْل بنیاد ہیں۔ اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا:

وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿۸﴾ (پارہ:29، سورۂ مزمل:8)	ترجمہ کنز الایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

ایک بار ایک شخص نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایسی نصیحت فرمایئے! جس پر عَمَل کرنے سے میں اللہ پاک کا محبوب بندہ بن جاؤں؟ فرمایا: اِزْهَدْ فِی الدُّنیا یُحِبُّكَ اللہُ دُنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو! اللہ پاک تجھ سے محبت فرمائے گا۔ (1)

مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: انسان اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَات ہے، سب کچھ اس کے لئے پیدا کیا گیا، اللہ پاک فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (پارہ:1، سورۂ بقرہ:29)	ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے

معلوم ہوا دُنیا کی ہر چیز انسان کے نَفْع کے لئے پیدا کی گئی۔ اب سُوال یہ ہے کہ انسان بھی کسی کے لئے بنا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب اس آیت میں ہے:

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب: زُہد، باب: زُہد فی الدُّنیا، صفحہ:667، حدیث:4102۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27،سورۂ ذاریات:56)

ترجمہ: اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

گویا فرمایا گیا: اے انسان سب کچھ تیرے لئے اور تُم ہمارے لئے، مخلوق تمہارے لئے اور تُم خالِق کے لئے۔[1]

جانور پیدا کئے ہیں تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور ستاروں کو ضیا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
یہ جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خُدا کے واسطے

معلوم ہوا؛ ہم دُنیا کے لئے نہیں بنے بلکہ دُنیا ہمارے لئے ہے اور ہم کس کے لئے ہیں؟ اللہ پاک کے لئے، اللہ پاک کی عِبَادت کے لئے، دِل میں اللہ پاک کی، اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بسانے کے لئے۔ اگر ہم دِل سے دُنیا کو نِکال دیں، غَیرُ اللہ کی محبت دِل سے فَنَا کر دیں تو کیا ہو گا؟ دِل صاف ہو جائے گا، دِل میں پاکیزگی آ ئے گی، دِل نُورِ ایمان سے جگمگانے لگے گا، ایمان کی حلاوت اور مٹھاس نصیب ہو جائے گی۔

نظر خالِق کی طرف رکھنے والا مالِک بن جاتا ہے

داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَلْقِ هَلَکَ وَ مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ مَلَکَ جس نے مخلوق کی طرف نگاہ کی وہ ہلاک ہو گیا اور جس نے خالِق کی طرف نِگاہ

1…مواعظِ نعیمیہ، صفحہ:58۔

رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔[1]

صحابیِٔ رَسُول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیِٔ رسول ہیں۔ ایک روز آپ کہیں جا رہے تھے، آپ کا ایک مہمان بھی آپ کے ساتھ تھا، راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا، وہاں ہرن اور پرندے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جائیے! صحابیِٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ کی آواز سُنی تو ایک موٹا تازہ ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضِرِ خِدْمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اَور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بےساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدْمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔[2]

یہ ہے: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ جن نے خالِق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔ معلوم ہوا دُنیا کی ہر چیز انسان کے لئے بنی ہے، لہٰذا جب انسان اپنے رَبّ کا ہو جاتا ہے تو دُنیا

1 ...کشف المحجوب، صفحہ 56۔
2 ...جامع کراماتِ اولیا، جلد:1، صفحہ:116۔

کی ہر چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دِل سے غَیْرُ اللّٰہ کی محبت نکالنے، دُنیا سے پیچھا چھڑانے اور صِرْف اللہ پاک اور اس کے محبوب بندوں سے محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

محبت میں اپنی گما یا اِلٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یا اِلٰہی (1)

غَیْرُ اللّٰہ کی محبت دِل سے نکالنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! داتا حُضُور رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ جس نے خالِق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔

اس فرمانِ عالی شان میں ایک بات ذرا توَجُّہ سے سمجھنے کی ہے۔ عُمُوماً ہمارے ہاں جب تَرکِ دُنیا کی بات کی جاتی ہے تو ہمارے دِل میں کچھ خدشے پیدا ہوتے ہیں، مثلاً ہم دِل ہی دِل میں سوچ رہے ہوتے ہیں کہ میاں! تَرکِ دُنیا تو بڑے بڑے اولیا کا کام تھا، ہم جیسے یہ نہیں کر سکتے، ہمارے بچے بھی ہیں، کاروبار بھی ہے، والدین بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی باتیں سوچ کر ہم خود کو تسلی دے لیتے ہیں۔ حالانکہ تَرکِ دُنیا کی تعلیم قرآنِ کریم نے دی ہے اور ہم داتا حُضُور رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سُن چکے کہ دِل سے دُنیا کی محبت نکالے بغیر باطِن کی صَفائی ہو ہی نہیں سکتی۔ لِہٰذا ہمیں دِل سے دُنیا کی محبت نکالنی ہی ہو گی۔

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

ہاں! یہ جو خدشات ہمارے ذہن میں اُٹھتے ہیں، دِل میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں، ان کا حل تلاش کرنا چاہئے۔ اَصْل میں یہ خدشے دُرُست اسلامی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت نکالنے کا، دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لینے کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کاروبار چھوڑ دیں، کام کاج چھوڑ دیں، اپنی اولاد کو بے یار و مددگار چھوڑ کر ایک کونے میں لگ کر بیٹھ جائیں۔ دِل سے دُنیا کی، غَیْرُ اللہ کی محبت نکال دینے کا دُرُست مطلب ہوتا ہے: دُنیا میں رہنا مگر دُنیا کو دِل میں نہ آنے دینا۔ دیکھئے: داتا حُضُور رحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مَنْ نَظَرَ جس نے نِگاہ کی، جس نے نَظر کی۔ یہ اَصْل نکتے کی بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی تَوَجُّہ کا مرکز اللہ پاک کی رِضا کو بنانا ہے۔ ہم اگر قرآنِ کریم کو پڑھیں، سمجھیں تو قرآنِ کریم میں جہاں دُنیا سے بے رغبتی کی ترغیب ہے یا دُنیا سے محبت کی مَذَمَّت کا بیان ہے، ایسے کئی مقامات پر اللہ پاک نے لفظ **اِیْثَار** ذِکر فرمایا ہے۔ مثلاً پارہ:30، سورۂ نازعات، آیت:38 میں سرکشی کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ | ترجمہ کنزالایمان: اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی

اس آیت میں لفظ اٰثَرَ آیا ہے، یہ اِیْثار سے بنا ہے اور اِیْثار کا معنی ہوتا ہے: ترجیح دینا۔ یعنی جو دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، وہ جہنّم کے حقدار ہیں، لہٰذا لازِم ہے کہ ہم دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیں بلکہ آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیں۔ اب یہ ترجیح کیا ہوتی ہے؟ یہ سمجھنے کے لئے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سنیئے! (1): ایک حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں جو آخرت کے لئے دُنیا کو چھوڑ دے، نہ ہی وہ بہتر ہے جو دُنیا کے لئے آخرت کو چھوڑ دے بلکہ تم میں سے بہتر

وہ ہے جو دونوں (یعنی دُنیا کو بھی، آخرت کو بھی) اختیار کرے۔[1] (2): ارشاد فرمایا: دُنیا کے لئے اتنا کماؤ جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنا کماؤ جتنا آخرت میں رہنا ہے۔[2]

ان دونوں اَحادیث سے ہمیں ایک اُصول مل گیا، وہ یہ کہ دُنیا کو چھوڑنا نہیں ہے بلکہ دُنیا کے لئے اُتنا کمانا ہے جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور ہم نے دُنیا میں رہنا کتنا ہے؟ ہم جانتے ہی نہیں ہیں، شاید اگلی سانس بھی نصیب نہ ہو۔ اور آخرت میں کتنا رہنا ہے؟ ہمیشہ رہنا ہے، آخرت میں موت نہیں ہے، وہاں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ بَس جتنا دُنیا میں رہنا ہے، اتنا دُنیا کے لئے، جتنا آخرت میں رہنا ہے، اتنا آخرت کے لئے۔ یہی ترجیح ہے۔

اب اسی ترجیح کو ایک اَور انداز سے سمجھئے! بہت ساری احادیث میں محبت کے تعلق سے ایک اُصول بیان ہوا ہے: اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللہِ محبت اللہ کی رضا کے لئے، نفرت اللہ کی رضا کے لئے۔ یعنی ہم جس سے بھی محبت کریں، صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے کریں، جس سے بھی نفرت کریں صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے کریں۔

یہ بھی ایک اُصول ہے، یہ اُصول ہمیں بتاتا ہے کہ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت نکالنے کے لئے ہم نے چھوڑنا کچھ نہیں ہے، صِرْف اپنا رُخ بدلنا ہے۔ وہ کیسے؟ اس طرح کہ سب سے پہلے ہم اپنی زِندگی کے متعلق غور کریں۔ ہماری زِندگی میں جتنے گُناہوں بھرے کام ہیں، اُن کو یک دَم چھوڑ دیں اور فوراً توبہ کر لیں۔ اب ہماری زِندگی میں دو طرح کے کام باقی بچیں گے: (1): نیک اَعْمال (2): مُباح یعنی وہ کام جو نہ گُناہ ہیں، نہ ثواب، البتہ شرعاً جائز

1 ... ابنِ عساکر، جلد:12، صفحہ:293۔

2 ... تفسیر روح البیان، پارہ:23، سورۂ صاد، زیرِ آیت:29، جلد:8، صفحہ:29۔

ہیں۔ ان دونوں طرح کے کاموں میں اَلْحُبُّ فِی اللہِ کا قانون نافذ کر دیجئے! مثلاً ہم کاروبار کرتے ہیں، اس بارے میں غور کیجئے کہ میرا کاروبار گُناہ پر مبنی تو نہیں، اگر گُناہ پر مبنی ہے، مثلاً سُودی کاروبار ہے، تب تو اس سے فوراً توبہ کر لیجئے، اگر گُناہ پر مبنی نہیں ہے تو اس کے لئے صِرْف نیت دُرست کر لیں مثلاً یہ نیت کیجئے: اللہ پاک کی رِضا کے لئے، بچوں کی دُرست پرورش کے لئے، والدین کی خدمت کے لئے، اپنے ذِمّے مالی حقوق کی ادائیگی کے لئے حلال رزق کماتا ہوں۔ اسی طرح اَوْلاد ہے، ان سے محبت کیجئے مگر اس لئے نہیں کہ وہ آپ کی اَوْلاد ہے بلکہ اس لئے کہ شریعت نے اُن سے محبت کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اپنے تمام مُعَاملات میں اَلْحُبُّ فِی اللہِ (محبت اللہ کے لئے) کا قانون نافِذ کرتے جائیے، الغرض ہم اپنی زِندگی کا صِرْف ایک مقصد بنالیں: مجھے اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنی ہے اور بَس۔ پھر اس کے بعد اپنے ہر کام میں "اللہ پاک کی رضا ملنے" کے پہلو تلاش کرتے جائیں، دِل سے رِضَائے اِلٰہی کے حُصُول کی کوشش کرتے جائیں، جو بھی کام کریں، نفس کی خواہش سے نہ کریں، دُنیوی لالچ کے لئے نہ کریں، کسی بھی دُنیوی غرض کے لئے نہ کریں بلکہ ہمارا ہر کام صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہو، یہی ترجیح ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی خیال میں رکھنے کی ہے، وہ یہ کہ جب ہم اپنا رُخ بدلیں گے، ذِہن تبدیل کریں گے، ہر کام میں رِضائے اِلٰہی کی نیت کریں گے تو اس کے تقاضوں پر بھی عمل کرنا پڑے گا، مثلاً ہم دُکان پر ہیں، کام کی بھیڑ ہے، مَصْرُوفیت ہے، اُدھر اذان ہو گئی، اب ہمارا اِمتحان ہے، اب پتا چلے گا کہ ہم دُنیوی دولت کے لالچ میں نماز چھوڑتے ہیں یا اللہ پاک کی محبت میں دُنیوی دولت کو چھوڑتے ہیں، اگر تو ہم صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا

کے لئے حلال رزق کمارہے ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم سب کچھ چھوڑ کر مسجد میں پہنچ جائیں۔ یہ ترجیح ہے۔ یہی ترجیح ہم نے اپنے تمام معاملات میں نافِذ کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے آہستہ آہستہ ہمارے دِل سے غیرُ اللہ کی محبت ختم ہو جائے گی۔

اس تمام گفتگو کا خُلاصہ نکالیں تو بات پھر نیت کی طرف لوٹ آئے گی یعنی اَوَّل ہم نے تمام گُناہوں سے توبہ کرنی ہے، پھر ہر وہ کام جو شرعاً جائِز ہے، اس کام میں اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کی نیت کر لینی ہے، بَس یہ ایک کام اگر ہم پابندی سے کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نَفْس کی خواہشات دَم توڑ جائیں گی، دِل سے دُنیا کی محبت آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے ہمارا دِل پاک ہو جائے گا، جب دِل پاک ہو گا تو ظاہِر بھی سَنْور ہی جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعْمَال

پیارے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت، آپ کی اعلیٰ سوچ، عِلْم اور مہارت پر کہ آپ نے اس پُر فتن دَور میں نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کا جو نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے یعنی 72 نیک اَعْمَال، اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائِز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟**

اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عمل کو استقامت کے ساتھ اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دِل پاک ہو گا، دِل سے دُنیا کی محبت نکلے گی اور اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کا ذِہن بھی بَن ہی جائے گا۔ اب اندازہ لگائیے! یہ 72 میں سے صِرْف ایک

نیک عمل پر استقامت کی برکت ہے، اگر ہم پُورے 72 نیک اَعمَال کو اپنی زِندگی میں نافِذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی؟

نیت کیجئے! ہم 72 نیک اَعمال والے دینی کام کو اپنی زندگی میں نافِذ کریں گے۔ اس کے لئے 72 نیک اَعمَال کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طَلَب کیجئے، اسے اپنے پاس رکھئے، روزانہ وقت مقرر کرکے اس کے خانے پُر کرکے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروایئے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! دین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے **نیک اَعمَال (NaikAmal)** موبائل اپلی کیشن بھی جاری کر دی ہے، یہ اپلی کیشن ڈاؤنلوڈ کر لیجئے، اس کے ذریعے روزانہ اپنے اَعمَال کا جائِزہ لیجئے، غور و فِکر کے ساتھ اس کے خانے پُر کیجئے اور کارکردگی جمع کروایئے۔ یہ اپلی کیشن خود بھی ڈاؤنلوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

آیئے! نیک اعمال اپنانے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

مدنی مُنّے کا شوقِ عبادت

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی ***Special Persons*** (سپیشل پرسنز) یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرتی ہے، ایک بار کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان ***(Sign Language)*** میں بیان کرتے ہوئے کہا: **جو کثرت سے عِبَادت کرتا اور نوافِل پڑھتا ہے، اللہ پاک اسے پسند فرماتا ہے۔** اس اجتماع میں ایک مدنی مُنَّا اپنے والد صاحب کے ساتھ آیا ہوا تھا، یہ مدنی مُنَّا گونگا تھا، مبلغ اسلامی بھائی کا بیان اس کے دِل پر اَثر کر گیا، چنانچہ بیان کے بعد جب وقفہ آرام ہوا تو رات کو تقریباً 2 بجے دیکھا گیا کہ یہ مدنی مُنّا نوافِل پڑھنے میں مَصرُوف ہے، اس سے پوچھا گیا کہ اتنی رات گئے نوافِل

کیوں پڑھ رہے ہیں، بولا: **میں اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بننا چاہتا ہوں۔** بعد میں اس مدنی مُنّے کے والِد صاحب نے بتایا: الحمد للہ! میرا بیٹا **نیک اعمال** پر عمل کرتا ہے، پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور اس کی برکت سے سارے گھر والے نمازی بن گئے ہیں۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے | قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اب **مدنی انعامات** کو **نیک اعمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تیری سنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”ریٹ (Rate) کم کروانا“ سُنّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کرے۔ (2)

1 ...مشکوۃ، کتاب الایمان، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ...مسند ابی یعلیٰ، جلد: 5، صفحہ: 195، حدیث: 6824 ملتقطاً۔

اے عاشقانِ رسول! کوئی بھی چیز خریدتے وقت قیمت کم کروانا سنّت ہے۔[1] ❁ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بھاؤ (یعنی **Rate** میں کمی) کے لئے حجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت ہے[2] ❁ ایک بار حضرت سُوَیْد بن قَیْس رضی اللہُ عنہ کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے کچھ کپڑے خریدے۔ حضرت سُوَیْد بن قَیْس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے قیمت طے کی، کچھ کم کروایا، آخر وہ کپڑا خرید لیا۔[3] ❁ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کمزور (مثلاً بوڑھے) یا فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی چیز خریدے تو اس پر آسانی کرتے ہوئے اس سے مہنگی چیز خریدے، یہ نیکی کا کام ہے۔[4] ❁ بعض خریدار ریٹ کم کروانے کے لئے اور دُکاندار ریٹ کم نہ کرنے کے لئے جھوٹ بولتے بلکہ بعض تو جھوٹی قسم بھی کھا لیتے ہیں، یہ گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

کاش! ہم خرید و فروخت اور دیگر تمام معاملات میں شریعت کے پیروکار اور سُنَّت کے آئینہ دار بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:304 بتغیر قلیل۔

2 ...فتاوی رضویہ، جلد:17، صفحہ:128۔

3 ...ابو داود، کتاب: البیوع، باب: الرجحان فی الوزن، صفحہ:536، حدیث:3336۔

4 ...اِحْیَاءُ الْعُلوم مترجم، جلد:2، صفحہ:313 بتغیر قلیل۔

Go to Index

اِنَّالِلّٰہ پڑھنے کی برکتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...لوہے کے تسمے لگانے والے کو نصیحت

✿...اسلام آدمی کو پاک صاف کرتا ہے

✿...مصیبت کے موقع پر اِنَّالِلّٰہ پڑھنے کے فضائل و فوائد

✿...اِنَّالِلّٰہ کی برکت سے بہترین بدل ملتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ (**Garden**) کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدہ ہی میں رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی، فرمایا: میرے پاس جبریل

امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے اور بتایا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ❁ دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ رحمت کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جَنَّت میں پہنچانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...! **سُبْحٰنَ اللہ!** اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راتیں رَو رَو کر گُزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت | ہے ترکِ ادب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحبَّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسندِ امام اَحمد، جلد:1، صفحہ:191، حدیث:1664۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:211۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات** اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچادیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ علمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحمدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوہے کے تسمے لگانے والے کو نصیحت

صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے جُوتے میں لوہے کے تسمے (*Iron Shoelaces*) لگا رکھے تھے، اس پر آپ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تربیت کرتے ہوئے فرمایا: تمہاری اُمّید لمبی ہوگئی ہے، تم ثواب سے بے رغبت ہوگئے اور نیکیوں سے جی چُرانے لگے ہو۔ بے شک جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹے اور وہ اس پر **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ** پڑھے تو اس عمل کی برکت سے اس پر اللہ پاک کی درود، ہدایت اور رحمت برستی ہے، پس یہ جزاء اس کے لئے پُوری دُنیا سے بہتر (*Better*) ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ

---

1 ... بخاری، کتاب: بدءُ الوحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

2 ... موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، کتاب قصر الامر، جلد:3، صفحہ:305، حدیث:8۔

Go to Index

تربیت دیکھئے! کتنا پیارا ہے، بظاہِر یہ ایک معمولی سی بات تھی، شاید اُس شخص کا جُوتے کا تسمہ بار بار ٹوٹ جاتا ہو گا، اس لئے اُس نے لوہے کی تار وغیرہ کا تسمہ باندھ لیا ہو گا، ظاہِر میں تو یہ عَمَل اچھا ہی لگ رہا ہے کہ اس میں سہولت (***Facility***) ہے، بار بار کی مشقت سے جان چُھوٹ گئی ہے مگر رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت صد مرحبا...!! آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُمَّت کو دُنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی فِکْر کرنا سکھایا ہے، جُوتے میں لوہے کا تسمہ لگالینے سے دُنیوی سہولت تو ہو گئی مگر آخرت کا کتنا نقصان ہو گیا، یقیناً تسمہ ٹوٹنا بھی ایک آزمائش، ایک مصیبت ہے اور مؤمن بندے کو جب مصیبت پہنچے، وہ اس پر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھے تو اسے رحمتیں ملتی ہیں، اللہ پاک کی درودیں نصیب ہوتی ہیں، صبر کرنے کا موقع نصیب ہوتا ہے، ظاہِر ہے جب تسمہ ٹوٹے گا نہیں تو مشقت بھی نہیں ہو گی، مشقت نہ ہوئی تو صبر (***Patience***) کرنے کا موقع بھی نہیں ملے گا، صبر کرنے کا موقع نہ ملا تو صبر کے عظیمُ الشّان ثواب سے محرومی ہو جائے گی۔

عالَم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا | بھیجا ہے خُدا نے انہیں ہر عِلْم سکھا کر

نیکی کے مواقع پیدا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہر وہ کام جو اگرچہ جائِز بھی ہو لیکن اگر وہ نیکیوں سے مَحْرُومی کا سبب (***Reason***) بن رہا ہو تو بہتر یہی ہے کہ بندہ وہ کام نہ کرے مثلاً ❁ ٹوتھ برش کرنا، یہ بھی اگرچہ جائِز ہے لیکن اس کی وجہ سے مسواک کی سُنّت پر عَمَل کرنے سے محرومی ہو سکتی ہے ❁ خُوبصُورت ڈیزائن والی ٹوپی خریدنا، ظاہِر ہے خوبصُورت ٹوپی خریدیں گے تو پہننے کو بھی دِل کرے گا، پہنیں گے تو عمامے کی سُنّت سے مَحْرُومی ہو

Go to Index

جائے گی ❁ اسی طرح واش بیسن پر وُضو کرنا، یہ بھی اگرچہ جائِز ہے مگر اس پر کھڑے ہو کر وُضو کرنا پڑے گا، لہٰذا بیٹھ کر وُضو کرنے کی نیکی سے مَحْرُوم رہ جائیں گے ❁ ایسے ہی رات کو جلدی نہ سونا کہ جلدی نہیں سوئیں گے تو تہجد سے مَحْرُومی ہو سکتی ہے جبکہ اتنی دَیر سے سونا کہ فجر کے لئے آنکھ ہی نہ کھل سکے، یہ تو گُناہ ہے، اس سے بچنا لازِم ہے۔

خیر! ہر وہ کام جو اگرچہ جائِز ہو مگر وہ نیکیوں سے مَحْرُومی کا سبب بن رہا ہو تو اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ایسے مواقع خُود پیدا کریں، جن کے ذریعے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کا موقع مِل جائے، مثلاً ❁ ہاتھ میں تسبیح رکھ لیجئے، اس کی برکت سے موقع بہ موقع ذِکْر و درود ہوتا رہے گا ❁ گھر سے وُضو کرکے مسجد میں جانے کی عادَت (*Habit*) بنائیے، نیکیاں زیادہ ملیں گی ❁ ہو سکے تو پیدل چل کر مسجد جائیے، اس میں مشقت ہو گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب زیادہ ملے گا ❁ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کپڑے کی نرم ٹوپی پر عِمَامہ باندھتے ہیں، یہ بھی نیکیاں کمانے کا ایک ذریعہ ہے کہ جب جب عِمَامہ شریف اُتاریں گے، وہ کھل جائے گا، دوبارہ باندھنا پڑے گا، یُوں ہر بار عمامہ شریف باندھنے کا ثواب ملتا رہے گا اور اگر ہر بار ایک ایک پیچ کر کے کھولیں گے تو اس پر اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیکیاں ملیں گی ❁ اسی طرح فجر کے لئے جگانے کی عادَت بنالیجئے! اس کی برکت سے نمازِ فجر باجماعت پڑھنے پر پابندی مل جائے گی ❁ مسجد دَرْس شروع کر دیجئے! نمازِ باجماعت پر پابندی مل جائے گی ❁ گھر میں دَرْس شروع کر دیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! گھر میں دِینی ماحول بھی بنے گا، ثواب بھی ملے گا اور اس کی برکت سے گھر میں ہونے والی کافِی بے احتیاطیوں سے بھی بچ جائیں گے۔

غرض؛ اچھا یہی ہے کہ ہم آخرت کی فِکْر کریں، ہر وہ کام جو نیکیوں سے مَحْرُوم کرنے

والا ہو، اس سے بچنے کی کوشش کریں اور ہر وہ کام جو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کا سبب بنے، وہ کام اپنانے کی کوشش (***Effort***) کریں۔ اگر جذبہ سچا ہو تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! راہیں کھل جائیں گے۔

نیکیوں کی حِرْص اپنائیے!

حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی جو تمہیں فائدہ پہنچائے، اس کے حریص بن جاؤ! اللہ پاک سے مدد مانگو اور عاجِز نہ بنو![1]

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جو چیز تم کو دینی فائدہ پہنچائے اس میں قناعت نہ کرو! خوب حِرْص کرو! اس کے حاصِل کرنے کی کوشش کرو مگر اپنی کوشش پر بھروسہ (***Trust***) نہ کرو، اللہ پاک پر توکُّل کرو! (اسی سے مدد مانگو)۔ خیال رہے! دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی درجے پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو! مزید آگے بڑھنے کی کوشش کرو! اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ (پارہ:6، المائدۃ:48)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو نیکیوں کی طرف دوسروں سے آگے بڑھ جاؤ۔

کسی فارسی شاعِر نے کیا خُوب کہا ہے:[2]

حَاجَتے نَیْسْت مَرا سَیْر اَزِیں آبِ حیات	ضَاعَفَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ زمانٍ عَطْشِی

1 ... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، صفحہ:1027، حدیث:2664۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:112 بتغیر قلیل۔

مفہوم: اس آبِ حیات (مثلاً نیکیوں وغیرہ) سے سَیر ہو جانا میرا مقصد نہیں ہے، اللہ پاک ہمیشہ میری پیاس بڑھائے ہی رکھے۔

اللہ پاک ہم سب کو نیکیوں کا حرِیص بننے، گُناہوں سے بچنے اور ہر دَم آخرت کی فِکْر کرتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اے عاشقانِ رسول! یہ دُنیا ایک کمرۂ امتحان ہے، یہاں مشکلات، پریشانیاں، آزمائشیں، مصیبتیں (*Calamities*) آتی ہی آتی ہیں، ہم ان سے بچ نہیں سکتے۔

یہ آتی جاتی ہوئی سانسیں زندگی کے لئے | اِک امتحان ہے مسلسل آدمی کے لئے

بعض لوگ خیال کرتے ہیں، بسا اَوقات سُوال بھی پوچھتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، کلمہ پڑھنے والے ہیں، اللہ پاک کو ماننے والے، اس کی عِبَادت کرنے والے ہیں، پھر ہم پر آزمائشیں کیوں آتی ہیں؟ اس کا سیدھا سادھا جواب یہی ہے کہ یہ دُنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور قید خانے میں آزمائش ہوا ہی کرتی ہے۔

روایات میں ہے: عرب کے بعض دیہاتی لوگ (*Villagers*) مدینۂ پاک میں آتے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر کلمہ پڑھتے، اس کے بعد اگر انہیں خوشحالی ملتی تو کہتے کہ اسلام سچّا دِین ہے، لہٰذا اِسْلام پر قائِم رہتے اور اگر خوشحالی نہ ملتی، کوئی مشکل پریشانی آجاتی تو **مَعَاذَ اللہ!** دِین چھوڑ کر مُرتَد ہو جاتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازِل ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:(1)

---

1 ... تفسیرِ قرطبی، پارہ:17، الحج، زیرِ آیت:11، جز:12، جلد:6، صفحہ:13۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ اﰳطْمَاَنَّ بِهٖۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اﰳنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۫ۚ خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةَؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ(۱۱)

(پارہ:17، الحج:11)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتا ہے پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچے تو وہ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش آجائے تو منہ کے بل پلٹ جاتا ہے۔ ایسا آدمی دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے۔ یہی کھلا نقصان ہے۔

یہ شہادت گہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

وضاحت: مسلمان بننا آسان بات نہیں ہے۔ مسلمان نے محبتِ اِلٰہی کی خاطر ہر وقت جان قربان کرنے کے لئے تیار رہنا ہوتا ہے۔

اسلام آدمی کو پاک صاف کرتا ہے

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک غیر مسلم نے اِسْلام قبول کیا، (خُدا کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد) اس کی بینائی جاتی رہی، مال و دولت میں بھی کافِی نقصان (*Loss*) ہوا، اب اس نے سمجھا کہ یہ مَعَاذَ اللہ! اسلام قبول کرنے کی نحوست ہے، چنانچہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: مجھ سے اِسْلام واپس لے لیجئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسلام تو واپس نہیں لیا جاتا۔ وہ بولا: یہ دِین قبول کرنے کے بعد مجھے کوئی بھلائی نہ ملی، میری آنکھیں چلی گئیں، مال و دولت میں بھی کافی نقصان ہو گیا، اس پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے شخص! جیسے آگ لوہے،

سونے اور چاندی کا زنگ اُتارتی ہے، ایسے ہی اِسْلام لوگوں کو پاک صاف کرتا ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ مسلمان ہو کر بھی آزمائشیں آتی ہیں بلکہ غیر مسلموں کی نسبت مسلمانوں پر آزمائشیں زیادہ آتی ہیں، کیوں آتی ہیں؟ اس لئے تاکہ ہمارے گُنَاہ دُھل جائیں، ہمارے دِل کا میل دُور ہو جائے اور ہم اندر سے پاک صاف ہو کر جنّت کے حقدار بن جائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو طے ہے کہ دُنیا میں آزمائشیں، مصیبتیں، مشکلات آتی ہی آتی ہیں، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ان سے دُور بھاگنے کی بجائے، ان کا سامنا کریں اور ان مشکلات، پریشانیوں اور مصیبتوں کو اُخروِی ثواب کا ذریعہ بنانے کی کوشش کریں۔

یہ کیسے ہو گا؟ آیئے! سنیئے!

مصیبت کو ثواب کا ذریعہ بنایئے!

پارہ:2، سورۂ بَقَرَہ، آیت:155 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ﴿۱۵۵﴾ (پارہ:2، البقرۃ:155)	ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو۔

اس آیت کے تحت **تفسیر نعیمی** میں ہے: اے مسلمانو! تم بہترین اُمَّت ہو اور بڑوں کا امتحان بھی بڑا ہی ہوتا ہے، اس لئے کئی مضمونوں میں تمہارا امتحان ہو گا، کبھی دُشمن کے خوف سے، کبھی قحط سالی سے، کبھی فقر و فاقہ سے، کبھی مال میں کمی سے، کبھی اولاد، ماں باپ (*Parents*)، عزیز رشتے داروں (*Relatives*) اور دوستوں کی وفات (*Death*) سے،

[1] ... اسباب النزول للواحدی، سورۂ حج، صفحہ:239، حدیث:639۔

کبھی تمہارے باغات، کھیتوں اور پھلوں وغیرہ میں کمی سے، غرض؛ تمہارے امتحان کے اتنے پرچے ہیں، ہر پرچے میں پُورے نمبر حاصِل کرو![1]

پُورے نمبر کیسے حاصِل کرنے ہیں؟ صبر کرکے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ (پارہ:2، البقرہ:155) | ترجمہ کنزالایمان: اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو

معلوم ہوا؛ جب مصیبت آئے، پریشانی آئے، دُکھ دَرْد غم آئیں تو اس امتحان میں کامیابی کیسے ملے گی؟ شور مچا کر نہیں، واویلا کرکے نہیں، پریشانیوں کا رونا رو کر نہیں بلکہ اس امتحان میں کامیابی صَبر کرکے، اللہ پاک کی رِضا میں راضِی رِہ کر نصیب ہو گی۔

چپ رِہ سیں تاں موتی مل سَن، صبر کرِیں تاں ہیرے
پاگلاں وانگوں رولا پاویں نہ موتی نہ ہیرے

وضاحت: چُپ رَہو گے تو موتی ملیں گے، صبر کرو گے تو ہیرے (*Diamonds*) ملیں گے اور اگر پاگلوں کی طرح شَوْر مچاتے رہو گے تو مصیبت سے چھٹکارا ملے نہ ملے، موتی اور ہیروں (یعنی ثوابِ آخرت سے ضرور) محروم ہو جاؤ گے۔

صابِر کسے کہتے ہیں؟

آیئے! یہ بھی سمجھ لیجئے کہ صبر کرنا کسے کہتے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پارہ:2، البقرہ:156) | تَرجَمہ کَنْزُالعِرفان: وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

[1] ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:96 خلاصۃً۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں حقیقت (*Reality*) میں صبر کرنے والے کہ جب ان پر کوئی مشکل، کوئی پریشانی آئے تو یہ واوَیلا نہیں مچاتے، شکوے شکایت نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

اِنَّالِلّٰہ اس اُمّت کی خصوصیت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ خُوبصُورت کلمہ یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن بہت برکت والا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: میری اُمَّت کو مصیبت کے وقت کے لئے ایک ایسی چیز دِی گئی ہے جو پہلی اُمّتوں کو عطا نہیں ہوئی اور وہ کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن ہے۔[1]

تفسیر روح المعانی میں ہے: اس امت کو مصیبت کے وقت کے لئے ایسی چیز دی گئی ہے جو پہلے کے نبیوں کو بھی عطا نہیں ہوئی تھی اور وہ کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن ہے۔ اگر یہ کلمہ پہلے نبیوں کو دِیا جانا ہوتا تو حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو ضرور دیا جاتا کہ آپ نے اپنے بیٹے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی جُدائی پر

یٰۤاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ (پارہ:13، الیوسف:84)	ترجمہ کنزُ العِرفان: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر

کہا (اگر یہ کلمہ انہیں دیا جاتا تو ضرور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن ہی پڑھتے)۔[2]

مصیبت پر اِنَّالِلّٰہ پڑھنے کی فضیلت

اگر ہم مصیبت کے وقت اِنَّالِلّٰہ پڑھیں گے تو اس پر اَجر کیا ملے گا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان

1 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:37، حدیث:12241۔
2 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:2، البقرہ، زیرِ آیت:156، جز:2، جلد:1، صفحہ:576۔

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۱۵۷) (پارہ:2، البقرۃ:157)

کے ربّ کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

یعنی مصیبت پر صبر کرتے ہوئے اِنَّالِلّٰہ پڑھنے کی برکت سے انہیں ایک دو نہیں بلکہ 3 اِنْعَام ملیں گے ؛ (1): ان پر اللہ پاک کی درودیں برسیں گی (یعنی ان کے گُناہ مُعَاف کئے جائیں گے، ان پر خاص عنایات ہوں گی اور دُنیا و آخرت میں ان کو عزّت و عظمت (*Dignity*) عطا کی جائے گی) (2): پھر ان پر اللہ پاک کی رحمت بھی برسیں گی (3): اور تیسری فضیلت یہ کہ یہ لوگ دُنیا و آخرت میں پُوری ہدایت پر ہیں،[1] دُنیا میں اس طرح کہ ہر حالت میں (یعنی خوشحالی میں شکر کر کے اور مصیبت کے وقت صبر کر کے) رَبِّ کریم کا قُرب حاصِل کرنے میں کامیاب (*Successful*) رہیں گے اور آخرت میں اس طرح کہ کوئی تو نیکیاں کر کے جنّت کماتا ہے، کوئی گُناہوں سے بچ کر دوزخ سے بچ جاتا ہے مگر یہ صبر کرنے والے، مصیبت پر اِنَّالِلّٰہ پڑھنے والے اللہ پاک کی رضا پالینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بیٹے کی وفات پر عمدہ کپڑے پہنے

حضرت ثابِت بُنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ تابعی بزرگ حضرت مُطَرِّف رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا (ظاہِر ہے بیٹے کا فوت ہونا، بڑا گہرا صدمہ ہوتا ہے مگر حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کمال صبر کیا)، آپ اس وقت بھی عمدہ کپڑے پہنے ہوئے، تیل وغیرہ لگائے ہوئے تھے۔ لوگوں نے آپ سے کہا: آپ کے بیٹے کا انتقال ہوا ہے اور آپ تیل لگائے، عمدہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تو کیا میں کم ہمتی کا اِظہار کروں؟ (بے صبری دِکھاؤں)؟ میرے صبر کرنے پر اللہ پاک نے مجھے 3 اِنْعامات دینے کا وعدہ فرمایا

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:2، البقرہ، زیرِ آیت:157، جلد:2، صفحہ:98 بتغیر قلیل۔

ہے اور ان میں سے ہر اِنعام مجھے ساری دُنیا سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

اَلَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(پارہ:2،البقرہ:156-157)

تَرجَمہ کَنْزُ الْعِرفان: وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے | جانے والے نہیں آنے والے [2]

وضاحت: اے کسی بچھڑنے والے کے غم میں رورو کر اپنی آنکھیں خراب کر لینے والے! جو چلا گیا وہ تو واپس نہ آئے گا بلکہ ہم ہی اس کے پیچھے جائیں گے۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ والوں کے انداز نِرالے ہی ہوتے ہیں، خیر! یہ تو مشکل بات ہے کہ ہم مصیبت آنے پر بھی خُوش ہی رہیں، نہ چاہتے ہوئے بھی بعض دفعہ دِل پر غم چھا جاتا ہے، آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اس کی خیر ہے، البتہ ہمیں صبر ضرور کرنا چاہئے، لہٰذا جب بھی کوئی مشکل، پریشانی یا مصیبت آئے تو شور مچانے، اپنے کپڑے پھاڑنے، بال نوچنے، واوَیلا کرنے کی بجائے صبر کا گھونٹ پی کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! بہت سارا ثواب ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مختصر منہاجُ القاصدین، کتاب الصبر والشکر، صفحہ:277۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:160۔

اللہ پاک کی رحمت دِلانے والا عمل

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنا اللہ پاک کی رحمت ملنے کا ذریعہ ہے۔[1]

دُنیا و آخرت میں سعادت مند بننے کا نسخہ

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: 5 عادتیں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرلے وہ دُنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے (1): وَقْتاً فَوَقْتاً، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم کہتا رہے (2): جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہو جائے یا پریشانی کی خبر سنے) تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھے (3): جب بھی نعمت ملے تو شکرانے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن کہے (4): جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھے اور (5): جب گُناہ کر بیٹھے تو یوں کہے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ (یعنی میں عظمت والے اللہ پاک سے مغفِرت طلب کرتے ہوئے اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔)[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! یہ کتنے آسان آسان کام ہیں، وقتاً فوقتاً کلمہ طیبہ پڑھنا ہے، جب بھی کوئی مشکل پریشانی آجائے تو اِنَّا لِلّٰہ پڑھنا ہے، نعمت ملنے پر الحمد للہ پڑھنا ہے، ہر جائِز کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنی ہے اور اللہ نہ کرے گُناہ ہو جائے تو اِسْتِغْفار پڑھ لینا ہے، اس کی برکت کیا ملے گی؟ بندہ دُنیا اور آخرت میں سَعادت مند ہو جائے گا۔

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، جز:3، جلد:2، صفحہ:122، حدیث:6643 ماخوذاً۔

2 ... اَلْمُنَبِّھات لِلْعَسْقَلانی، باب الخماسی، صفحہ:47۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلس کیا مول چُکائیں؟ اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (1)

اِنّاللّٰہ کی برکت سے جنّت میں بیتُ الحمد ملے گا

حضرت اَبُو سِنان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے بیٹے سِنان کا انتقال ہوا، جب ہم نے اسے دَفن (*Bury*) کیا، اس وقت حضرت ابو طلحہ خولانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قبر کے کنارے کھڑے تھے، تدفین کے بعد جب لوگ چلے گئے، میں نے بھی گھر جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: اے ابُوسِنان! میں آپ کو ایک خوشخبری سُناؤں؟ مجھ ضحّاک نے حدیث سُنائی کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: جب آدمی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ پاک فرشتوں سے پوچھتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کی؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! اللہ پاک فرماتا ہے: کیا تم نے اس کے جگر کے پھل کو اس سے جُدا کر دیا؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! اللہ پاک فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اس پر اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الحمد رکھ دو! (2)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا عظیم فضل ہے، بیٹا اللہ پاک ہی نے دِیا تھا، اسی کی مِلک تھا، اسی نے واپس لے لیا، بندے نے صِرف اس پر صبر کیا، اِنّا لِلّٰہ پڑھا، اس پر انعام کیا ہے؟ جنّت میں خاص محل بنایا جائے گا، جس کا نام بیتُ الْحَمْد ہو گا۔

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔

2 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبۃ اذا احتسب، صفحہ:267، حدیث:1021۔

اے عاشقانِ رسول! بیٹے کا انتقال ہو جائے یا کوئی عزیز رشتے دار (*Relative*)، بہت پیارا دوست دُنیا سے چلا جائے، اس پر صبر ہی کرنا چاہئے، اگر بے صبری کریں گے، واوَیلا مچائیں گے، بال نوچیں گے، گریبان پھاڑیں گے، چیخ چِلّا کر شور مچائیں گے تو کیا ہو گا؟ جانے والا تو چلا گیا، وہ تو اب لوٹ کر نہیں آئے گا، ہاں! بے صبری کرنے کی وجہ سے صبر کا ثواب بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ صبر کا گھونٹ پی کر اِنَّا لِلّٰه پڑھ لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو جنّت کے حق دار بن جائیں گے۔

اِنَّالِلّٰه کی برکت سے بہترین بدل ملتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! مصیبت پر اِنَّا لِلّٰه پڑھنے کی ایک بڑی برکت یہ بھی ہے کہ اس سے مصیبت دُور ہوتی ہے اور اللہ پاک دُنیا ہی میں اچھا بدل عطا فرما دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن کہتا ہے اللہ پاک اس کی پریشانی دُور فرما دیتا ہے، اس کا انجام اچھا کرتا ہے اور اسے ایسا بدل عطا فرماتا ہے جس پر وہ راضی ہو جاتا ہے۔[1]

ایک حدیث شریف میں ہے: جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ پاک کے حکم کے مطابق اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (پڑھے اور یہ دعا کرے) اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا یعنی اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما! تو اللہ پاک اس کو اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔[2]

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

1 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:155، حدیث:12852۔
2 ... مسلم، کتاب الجنائز، باب یقال عند المصیبۃ، صفحہ:329، حدیث:918۔

یہ عمل بڑا مُجَرَّب (تجربہ شدہ) ہے۔ فوت شدہ میت اور گم شدہ چیز سب پر پڑھا جائے لیکن جس گمی چیز کے ملنے کی امید ہو اس پر رَاجِعُوْنَ تک پڑھے اور جس سے مایوسی ہو چکی ہو اس پر پورا پڑھے، مگر ضروری یہ ہے کہ زبان پر یہ الفاظ ہوں اور دل میں صبر ہو۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹے کی وفات پر بے مثال صبر

حضرت بی بی اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا صحابیہ ہیں۔ رشتے میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خالہ لگتی تھیں، بہت جاں نثار، نیک، پرہیز گار، صابِر و شاکِر خاتون تھیں، ان کا ایک بیٹا تھا: اَبُوعُمَیْر۔ اَوْلاد سب کو ہی پیاری ہوتی ہے، انہیں بھی حضرت اَبُوعُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے بہت پیار تھا، بالخصوص ان کے والد حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو اپنے بیٹے سے بہت ہی پیار تھا، خُدا کا کرنا یُوں ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت اَبُوعُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ بیمار ہو گئے اور بیماری دِن بہ دِن شِدَّت اِختیار کرتی چلی گئی۔

بیٹا تو بیمار تھا ہی، اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابو طلحہ اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ بیٹے کے غم میں نڈھال ہوئے جا رہے تھے لیکن قربان جائیے! صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کی نیکی سے محبّت صد مرحبا...!! گھر میں بیٹا بیمار تھا، اس کے باوُجود حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرتے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دَرْس میں شریک ہوتے، قرآنِ کریم سیکھتے، اَحادیث پابندی سے سُنا کرتے تھے، غرض کہ بیٹے کے بیمار ہونے اور اس کا شدید صدمہ ہونے کے باوُجود ان کی دِینی مصروفیات میں کوئی کمی نہ آئی۔

1...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:445۔

ایک مرتبہ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ مسجد میں تھے کہ ان کے بیٹے حضرت اَبُو عُمَیر رَضِیَ اللہُ عنہ کا انتقال ہو گیا۔[1]

اب ایک ماں کا بے مثال صبر دیکھئے! حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا نے بیٹے کو ایک کمرے میں لِٹا دیا،[2] اُوپر چادر ڈال دی اور گھر والوں کو کہہ دیا کہ کوئی بھی ان کے اَبّو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو وفات کی خبر نہ دے، یہ خبر انہیں میں خُود سُناؤں گی۔[3] چنانچہ رات کو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عنہ گھر آئے، بیٹے کی طبیعت پوچھی تو حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا نے کہا: بہت اچھی حالت میں ہے، جب سے بیمار ہوا ہے، آج جتنا پُر سکون کبھی نہیں ہوا۔ پھر آپ نے شوہر کو کھانا دِیا، اُن کی اچھی خاطر تواضع کی، جب دیکھا کہ اب حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عنہ کافِی پُر سکون اور مطمئن ہیں تو کہا: یہ بتائیے! اگر پڑوسی کوئی چیز عارضی طَور پر لیں، پِھر ان سے وہ چیز واپس مانگی جائے تو وہ شور مچانے لگ جائیں تو اُن کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: یہ تو بہت بُری بات ہے، جو چیز عارِضی طَور پر لی ہے، وہ واپس لوٹا دینی چاہئے۔ حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا نے کہا: اللہ پاک نے ہمیں بطور امانت ایک بیٹا دیا تھا، آج اس نے واپس لے لیا۔

اَللہُ اَکْبَر! ایک ماں کا یہ کیسا عظیم صبر ہے؟ حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا نے کتنی ہمت دکھائی اور کیسی حکمت کے ساتھ خبرِ غم سُنائی...!! سُبْحٰنَ اللہ! حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب ایسی حکمت بھری باتیں سُنی تو آپ کو صبر آگیا، آپ نے اللہ پاک کی حمد کی

1 ...مسندِ امام احمد، جلد:5، صفحہ:516، حدیث:13202۔
2 ...عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظہر...الخ، جلد:6، صفحہ:135، تحت الحدیث:1301 ملتقطًا۔
3 ...مسندی ابی یعلیٰ، جلد:3، صفحہ:133، حدیث:3398۔

اور پڑھا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ (1)

اگلے دِن آپ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، ساری بات عرض کی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا دیتے ہوئے کہا: اے اللہ پاک! ان کے لئے ان کی رات میں برکت عطا فرما۔

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کا یہ اَثَر ہوا کہ اس واقعے کو ابھی ایک سال بھی پُورا نہیں گزرا تھا کہ اللہ پاک نے انہیں ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا، اس کا نام انہوں نے عبد اللہ رکھا۔ (2) راوِی کہتے ہیں: ان حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَوْلاد میں بڑے بڑے عُلَما پیدا ہوئے، یُوں ان کے بے مثال صبر کا انہیں بہترین بدل عطا ہوا، بیٹا بھی مِلا اور ان کا گھر عُلَماء سے بھر گیا۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک بڑا بے نیاز ہے، وہ ذَرَّہ نواز ہے، ہم اس کے حکم پر عمل کریں، اس کی رضا میں راضِی رہیں، مصیبت آئے، پریشانی آئے، مشکل پیش آجائے تو صبر کریں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیۡم! مصیبت میں آسانی بھی ملے گی، ڈھیروں ڈھیر ثواب بھی ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو بہترین بدل میں عطا ہو گا۔

ہر مصیبت پر اِنَّالِلّٰہ پڑھیے!

ہمارے ہاں عموماً لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ صِرْف کسی کی وفات پر ہی اِنَّالِلّٰہ پڑھتے ہیں، بعض دفعہ کسی موقع پر اِنَّا لِلّٰہ پڑھ لیں تو لوگ حیران ہو کر پوچھتے ہیں: کیا ہوا؟ کس کا

1 … صحیح ابنِ حبان، کتاب اخبارہ…الخ، ذکر وصف تزوج ابی طلحۃ ام سلیم، صفحہ:1925، حدیث:7187۔
2 … مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی طلحہ، صفحہ:957، حدیث:2144۔
3 … عمدۃ القاری، کتاب العقیقۃ، باب تسمیۃ المولود…الخ، جلد:14، صفحہ:466، تحت الحدیث:5470۔

انتقال ہو گیا؟ یاد رکھئے! یہ مبارک کلمہ صِرف کسی کی وفات یا کسی بہت بڑی مصیبت پر ہی پڑھنے کے لئے نہیں ہے، ہر طرح کی مشکل، پریشانی پر پڑھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی بیماری، قرض داری، بے روزگاری یا کوئی آفت آجائے، کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات سُن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دِل دُکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریفک جام ہو جائے، کاروبار میں نقصان (*Loss*) ہو جائے، ہاتھ سے کوئی چیز چُھوٹ کر گِر جائے، کپڑا کسی چیز میں اٹک کر پھٹ جائے، الغرض؛ کسی قسم کی چھوٹی بڑی مصیبت آئے تو اس پر صبر کا گھونٹ پیتے ہوئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن پڑھنے کی عادت بنالیجئے!

چراغ بجھنے پر اِنَّا لِلّٰہ پڑھا

حضرت عکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف فرما تھے، اچانک چراغ بجھ گیا، اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ بھی مصیبت ہے؟ فرمایا: ہر وہ چیز جو مؤمن کو تکلیف پہنچائے، وہ مصیبت ہے اور اس پر اَجر دیا جاتا ہے۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ ہر چھوٹی بڑی تکلیف پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن پڑھ کر ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ مزید اس **حدیثِ پاک** سے یہ دَرْس بھی ملتا ہے کہ اگر اچانک بجلی (*Electricity*) بند ہو جائے تو اس پر بھی ہمیں صبر ہی کرنا چاہئے، ہمارے ہاں عموماً بجلی بند ہو جانے پر بڑی بے صبری کا اِظْہار کیا جاتا ہے، لوگ نہ جانے کیا کیا اَوَل فَوَل بولتے ہیں، بعض نادان تو مَعَاذَ اللہ! بجلی فراہم کرنے والے اداروں کو گالیاں تک دے ڈالتے ہیں، اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ صبر کرنا چاہئے، اگر اچانک بجلی بند ہو جانے پر

1... تفسیر دُرِ منثور، پارہ:2، البقرہ، زیرِ آیت:156، جلد:1، صفحہ:380۔

بھی اِنَّا لِلّٰہ پڑھیں گے تواِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! ثواب نصیب ہو گا۔

جُوتے کا تسمہ ٹوٹنے پر اِنَّالِلّٰہ پڑھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی راہ چلتے چلتے اچانک جوتا ٹوٹ جائے تو اس پر بھی صبر کیجئے اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھ کر ثواب کمائیے۔ صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے جُوتے کا تسمہ ٹُوٹ جائے تو وہ اِنَّا لِلّٰہ پڑھے، بے شک یہ بھی ایک مصیبت ہے۔(1)

پُرانی مصیبت پر اِنَّالِلّٰہ پڑھنے کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡن پڑھنے کی ایک اور بڑی اَہَم برکت ہے، وہ یہ کہ جب مصیبت آئی، اس وقت ہم نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھا، اس پر تواِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! ثواب ملے گا ہی ملے گا، اس کے ساتھ ساتھ اگر مصیبت پُرانی ہو، مثلاً سالوں پہلے کوئی مصیبت آئی تھی، اس وقت اس پر صبر کیا تھا، اب سالوں بعد یونہی بیٹھے بیٹھے یاد آگیا کہ مجھے فُلاں وقت یہ مشکل پیش آئی تھی، اگر بندہ اس وقت دوبارہ اِنَّا لِلّٰہ پڑھ لے تو اب دوبارہ وہی ثواب ملے گا جو مصیبت آنے کے وقت ملا تھا۔ چنانچہ امامِ عالی مقام، امام حُسَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچی اور وہ بہت پُرانی ہو گئی (یعنی سالوں گزر گئے)، اب وہ دوبارہ کبھی وہ مصیبت یاد آنے پر اِنَّا لِلّٰہ پڑھے تو اللہ پاک اسے وہی ثواب عطا فرمائے گا جو مصیبت آنے کے وقت مِلا تھا۔(2)

1 ...مسندِ بزار، جلد:8، صفحہ:400، حدیث:3475۔
2 ...مسندِ امام احمد، جلد:1، صفحہ:545، حدیث:1760۔

ایک روایت میں ہے: اگر مصیبت آنے کے 40 سال بعد دوبارہ وہ مصیبت یاد آئی، اس وقت اِنَّالِلّٰہ پڑھ لیا تب بھی وہی ثواب دیا جائے گا۔[1] سُبْحٰنَ اللہ!

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! یہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنے کی کیسی برکتیں ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہر چھوٹی بڑی پریشانی پر صبر کرنے، اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہتے ہوئے اِنَّالِلّٰہ پڑھ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بدشگونی مت لیجئے!

اے عاشقانِ رسول! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللہِ تَعَالٰی ہر اچھی اور بُری تقدیر اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ اس کا واضح واضح مطلب یہی ہے کہ ہمیں خوشی ملے یا غم، خوشحالی آئے یا پریشانی، تندرستی ملے یا بیماری، مالداری (*Wealth*) آئے یا تنگدستی (*Poverty*)، سب کچھ اللہ پاک کی طرف سے ہے۔

مگر مُعَاشرے (*Society*) کی حالت عجیب ہے، ہمارے ہاں لوگ بدشگونیاں لیتے ہیں ❁ آج دُکان پر کوئی گاہک نہیں آیا تو بدشگونی ❁ کام اچھا نہیں چل رہا تو بدشگونی ❁ آنکھ پھڑک رہی ہے تو بدشگونی ❁ کہیں جاتے ہوئے راستے میں کوئی مشکل پیش آگئی تو بدشگونی ❁ کوئی مصیبت آگئی، مشکل، پریشانی آگئی تو بدشگونی، مختلف باتیں، مختلف وہم اور بدشگونیاں یونہی دِل میں پالے رکھتے ہیں، مثلاً ❁ صبح صبح کسی اندھے سے ملاقات ہوگئی ❁ ایک آنکھ والا آدمی سامنے آگیا ❁ کوئی لنگڑا مِل گیا ❁ کالا کوّا یا بِلّی سامنے سے گزر گئی ❁ کام پر جاتے وقت راستے میں کوئی بُری آواز سُن لی تو بدشگونی لی جاتی ہے کہ اب میرا کام نہیں ہوسکے گا ❁ دِنوں سے بدشگونی لی جاتی ہے ❁ ایمبولینس کی آواز سے ❁ فائر بریگیڈ کی آواز سے

1 ... تفسیر دُرِ منثور، پارہ:2، البقرہ، زیر آیت:156، جلد:1، صفحہ:378۔

بد شگونی لی جاتی ہے ❁ کبھی اخبارات (News Paper) میں شائع (Publish) ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین (Sad) بنا لیا جاتا ہے ❁ بعض لوگ مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس سمجھتے ہیں ❁ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیا جاتا ہے کہ کوئی مصیبت آئے گی ❁ عید جمعہ کے دِن ہو جائے تو اسے حکومتِ وقت پر بھاری سمجھتے ہیں ❁ بلّی کے رونے کی آواز کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ مُرغا دِن کے وقت اذان دے تو بد فالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے ذبح کر ڈالتے ہیں ❁ دُکان سے پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بد شگونی لیتا ہے۔

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، یہ صِرف وَہمی باتیں ہیں، اس سے بچنا لازم ہے، جب بھی کوئی مصیبت آئے، پریشانی آئے، مشکل آئے، کوئی کام الٹا ہو جائے، دُکان پر گاہک (Customer) نہیں آیا، آفس میں کام ٹھیک نہیں ہو سکا، بیمار ہو گئے، خدا نخواستہ چوری وغیرہ ہو گئی تو اللہ پاک پر یقین رکھئے! صبر کیجئے! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھ کر ثواب کمائیے! بد شگونی لینے سے کیا ہو گا؟ کچھ بھی نہیں، مصیبت تو وہ جو آچکی، بد شگونی لیں گے صبر کرنے اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھنے کے ثواب سے جو مَحرُومی ہو گی، وہ تو ہو گی، الٹا بد شگونی لینے کا گُناہ الگ ہو گا کہ بد شگونی لینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

بد شگونی کے بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَا تُطُیِّرَلَہٗ جس نے بد شگونی لی اور جس کے لئے بد شگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں۔[1]

❁ ہمارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس

1...مُسْنَدِ بَزَّاز، جلد:9، صفحہ:52، حدیث:3578۔

نے کہانت کی یا جو تیروں کے ذریعے فال نکالے یا جو بد شگونی کی وجہ سے سفر سے لوٹ آئے وہ شخص کبھی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔[1] رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 بار فرمایا: اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ، اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ، اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ بدفالی لینا شرک ہے، بدفالی لینا شرک ہے، بدفالی لینا شرک ہے، پھر فرمایا: ہم میں سے ہر شخص کو ایسا (یعنی بدشگونی جیسا) خیال آجاتا ہے مگر اللہ پاک تَوَکُّل کے ذریعے اس خیال کو دُور فرما دیتا ہے۔[2]

اس حدیثِ پاک کے تحت عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ بدفالی لیا کرتے تھے، ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بدشگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نفع (*Benefit*) حاصِل ہوتا ہے مثال کے طور پر کوئی شخص کام کے لئے نکلا اور راستے میں بلّی نے اس کا راستہ کاٹ لیا، اب اگر یہ واپس لوٹ آیا تو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ تھا کہ اس طرح کرنے سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے، اس لئے حدیثِ پاک میں بدشگونی کو شرک قرار دیا گیا، اگر کوئی بندہ صِرف بدشگونی لے اور ساتھ میں یہ عقیدہ بھی رکھے کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے، اس کے عِلاوہ دُنیا کی کوئی طاقت (*Power*) اللہ پاک کی مَرضی کے خِلاف کچھ نہیں کر سکتی، اس صورت میں بدشگونی لینا شرکِ خَفِی (یعنی گُناہ کا کام ہے) اور اگر کوئی بندہ یہ عقیدہ رکھے کہ مثلاً ستارے خود اپنی طاقت سے، اللہ پاک کی مرضی کے خِلاف بھی اَثر کر سکتے ہیں، اس صورت میں یہ بدشگونی لینا شرکِ جَلِی ہے جو کہ کفر ہوتا ہے۔[3] سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ رَدَّتْهُ الطِّیَرَةُ عَنْ شَیْءٍ فَقَدْ قَارَفَ

---

1 ...مجمعُ الزّوائِد، جلد:5، صفحہ:144، حدیث:8487۔

2 ...ابوداوٗد، کتابُ: الطِّب، باب فی الطیرۃ، صفحہ:615، حدیث:3910۔

3 ...مِرقاۃ شرح مشکوٰۃ، کتابُ: الطِّب، جلد:8، صفحہ:398، زیرِ حدیث:4584۔

Go to Index

اَلشِّرْكَ جو شخص بد شگونی کی وجہ سے کسی چیز سے رُک جائے وہ شرک میں آلودہ ہو گیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بد شگونی (یہ ہے کہ کسی چیز (مثلاً شخص، عمل، آواز یا وقت) سے بُری فال لینا (یعنی یہ سمجھنا کہ اس کی نحوست کا کسی کے حالات پر بُرا اَثر پڑے گا) بد شگونی ہے۔)[2]

بد شگونی سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بد شگونی** خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

اِنَّالِلّٰہ کے معنٰی پر بھی غور کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! آج سے اپنا پکّا ذِہن بنا لیجئے کہ جب بھی کوئی مشکل، پریشانی یا مصیبت آئے گی، چاہے وہ معمولی سی ہی پریشانی کیوں نہ ہو، ہم اللہ پاک کی رضا میں راضی رہتے ہوئے ثواب کمانے کے لئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم!

اِنَّا لِلّٰه پڑھتے ہوئے اس کے معنٰی پر ضرور غور کیجئے! اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن 2 جملے ہیں: (1): اِنَّا لِلّٰه یہ ایک جملہ ہے، اور (2): وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن یہ دوسرا جملہ ہے۔ ان دونوں جملوں میں ہمارے لئے ایک بہترین پیغام ہے، اگر ہم اس پیغام کو سمجھ لیں، اس کو اپنی زِندگی کا حِصّہ بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! دُنیا بھی سَنْوَر جائے گی اور آخرت بھی سَنْوَر جائے گی۔

اِنَّا لِلّٰه کا معنی ہے: ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن کا معنی ہے: اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰه میں بندگی کا اِظْہار ہے یعنی ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم بندے ہیں، اللہ پاک ہمارا خالِق ہے، وہی ہمارا رازِق ہے، وہی ہمارا مالِک ہے۔ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن میں اس بات کا اِقْرار ہے کہ ہم نے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، ایک دِن آئے گا، جب حضرت

---

1 ... مجمع الزّوائد، کتابُ: الطِّب، جلد: 5، صفحہ: 127، حدیث: 8415۔

2 ... النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، حرف الطاء، باب الطاء مع الیاء، جلد: 2، صفحہ: 134۔

ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، رُوح بدن سے نکلے گی، پِھر ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، جب تک اللہ پاک چاہے گا، ہم وہاں رہیں گے، پِھر ہمیں اس کی بارگاہ میں حاضِر ہونا ہے۔

یہ 2 سبق ہیں: (1): میں بندہ ہوں، لہٰذا مجھے چاہئے کہ ہمیشہ بندہ ہی بن کر رہوں، علّامہ شعرانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بندگی کے آداب لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ❀جو بندہ ہوتا ہے وہ ہمیشہ اپنے مالِک ہی کی طرف مُتَوَجّہ رہتا ہے، کسی اور شَے کی طرف رُخ نہیں کرتا ❀دُنیوی عیش و عشرت، مال و دولت، آرام و سکون وغیرہ کے ساتھ لَو نہیں لگاتا، ہمیشہ اپنے خالِق و مالِک جَلَّ شَانُہٗ سے ہی محبّت کرتا ہے ❀جو بندہ ہوتا ہے وہ ہمیشہ ہر حال میں اپنے مالِک کی رِضا میں راضی رہتا ہے ❀جو بندہ ہوتا ہے وہ کسی شَے پر اپنی ملکیت نہیں جتاتا، ہمیشہ یہی سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے، وہ میرے مالِک ہی کا ہے، اسی نے اپنے فضل و کرم سے مجھے عطا کیا ہے، وہ جب چاہے مجھ سے واپس بھی لے سکتا ہے ❀جو بندہ ہوتا ہے وہ کسی شَے پر فخر و غرور نہیں کرتا، جو کچھ عِبَادت و اِطَاعت کرپاتا ہے، اسے ہمیشہ کم ہی سمجھتا ہے، کبھی ریاکاری، دِکھلاوے اور خود پسندی (*Selfishness*) میں مبتلا نہیں ہوتا ❀اور جو بندہ ہوتا ہے وہ کبھی اپنے مالِک کی نافرمانی نہیں کیا کرتا۔[1]

یہ اِنَّا لِلّٰہ کا سبق ہے۔ (2): اسی طرح وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن میں فِکْرِ آخرت کا دَرْس ہے، اگر ہم ہر وقت اپنا یہ ذہن بنائے رکھیں کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے، میرا کوئی عَمَل، کوئی خیال، کوئی سوچ، کوئی دِلی اِرادہ اس سے چُھپا ہوا نہیں ہے، عنقریب مجھے اس کے حُضُور حاضِر ہونا ہے، اپنے ہر ہر عَمَل کا جواب دینا ہے، اگر یہ پکّا ذِہن بنالیں تو اِنۡ شَآءَ اللہ

1 ...الانوار القدسیۃ فی بیان آداب العبودیہ، الباب الاول فی بیان آداب... الخ، صفحہ: 26-35 خلاصۃً۔

الْکَرِیْم! ہمارا کردار بھی سَنْوَر جائے گا، اَخلاق بھی اچھے ہو جائیں گے، گُنَاہوں سے بچنے کا ذِہن بھی بن جائے گا، نیکیوں میں دِل بھی لگ جائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا اور آخرت سَنْوَر جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن سے ملنے والے ان اسباق کو ذِہن میں بٹھانے، معنیٰ پر تَوَجُّہ رکھ کر اسے پڑھنے اور اس پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اِجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں عشق مدینہ بڑھانے، یادِ مدینہ، ذِکرِ مدینہ کرنے، گُنَاہوں اور فضولیات سے بچنے، اچھی، بامقصد، سنتوں بھری اور نیکیوں والی زندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں بھی خوب حِصَّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! دُنیا اور آخرت میں اس کی بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک کام ہے: ہفتہ وار اِجتماع۔

اَلحمدللہ! ہر جمعرات کو دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اِجتماع ہوتا ہے، جس میں تِلاوت، نعت، بیان، ذِکر اور دُعا ہوتی ہے اور آخر میں سیکھنے سکھانے کے حلقے بھی لگائے جاتے ہیں، یُوں ہفتہ وار اِجتماع کے ذریعے نیکیاں کمانے اور عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا خوب موقع ملتا ہے۔

❀ آپ سے اِلتجاء ہے ❀ آپ بھی ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیا کیجئے! ❀ دِینی اجتماع میں بیٹھنے اور ذِکر کرنے والوں کی اپنی تو کیا شان ہو گی! حدیثِ پاک کے

مطابق جو ان کے پاس بیٹھ جائے، وہ بھی بدبخت نہیں رہتا۔[1]

الحمدللہ! ہفتہ وار اجتماع میں ذِکر ہوتا ہے ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملتا ہے ❁ نیک صحبت میں بیٹھنا اور ❁ مسجد میں وقت گزارنا نصیب ہوتا ہے ❁ ایک اَہَم بر کت یہ کہ دِینی اجتماع کے لئے جانا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے، ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکَرِیْم! گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹنے تک سارا وقت راہِ خُدا میں شُمار ہو گا۔ ❁ ہر جمعرات پابندی سے ہفتہ وار اجتماع میں اَوَّل تا آخر شرکت کی نیّت کر لیجئے!

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

ٹیبل ٹینس کا شوقین کیسے سُدھرا...؟

کراچی کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ مذہبی ذِہن نہ ہونے کی وجہ سے فضولیات میں اپنے دِن رات گزار رہے تھے، گُناہوں کا بھی سلسلہ تھا، اور انہیں ٹیبل ٹینس کا بے حد شوق تھا، شام ہوتے ہی ٹیبل ٹینس کھیلنے میں مَصْرُوف ہو جاتے اور بعض اَوْقات یہ سلسلہ رات گئے تک جارِی رہتا، ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انہیں اور ان کے ساتھ کھیلنے والوں کو نماز پڑھنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، اسلامی بھائی انہیں مسلسل نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے، آخر یہ ٹیبل ٹینس کے شوقین ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے لگے، الحمدللہ! ہفتہ وار اجتماع کی برکت سے آہستہ آہستہ ان کا دِل نرم ہو گیا، ان کے سیاہ دِل کی کالک اُترنے لگی، انہوں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدّعا... الخ، باب فضل مجالس الذکر، صفحہ:1037، حدیث:2689۔

اور فضولیات کو چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی | دِلائے گا خوفِ خُدا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی | خُدا کے کرم سے بَنَا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل اپلی کیشن جاری کی ہے، اس کا نام ہے: ماہنامہ فیضان مدینہ (*Mahnama Faizan e Madina*)۔ اس اپلی کیشن میں اب تک جارِی ہو چکے تمام ماہنامے *PDF* کی صُورت میں موجود ہیں، اس کے عِلاوہ ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں جن کو کاپی کرکے شیئر کیا جاسکتا ہے ❁ سہولت کے لئے سرچ آپشن بھی دیا گیا ہے، جس کی مدد سے ماہنامے کا کوئی مضمون وغیرہ تلاش بھی کیا جاسکتا ہے۔ آپ بھی یہ اپلی کیشن اپنے اِسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنَّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائب پر اللہ پاک کی رحمت ہو۔ عرض کیا گیا: حضور! آپ کے نائب کون ہیں؟ فرمایا: میری سنَّت سے محبت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[1]

سنَّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش! | تُو پیکرِ سنَّت مجھے اللہ بنا دے

1 …جامع بیان علم، باب: علم کے فضائل، جلد: 1، صفحہ 201، حدیث: 220۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنۡ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدۡ اَحَبَّنِی وَمَنۡ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الۡجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھیں اور بغیر ذِکرُ اللہ اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق (یعنی جُدا جُدا) ہو گئے، انہوں نے نقصان کیا، اللہ پاک چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔(2)

بیٹھنے کی سنتیں: ❁ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کعبہ شریف کے صحن میں اِحۡتِباء کی صُورت میں تشریف فرما دیکھا۔ (**اِحۡتِباء کا مطلب یہ ہے کہ** آدمی سُرین کے بَل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے، اس قسم کا بیٹھنا عاجزی میں شمار ہوتا ہے) ❁ حُضُور پُر نُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سُورج اچھی طرح طُلُوع ہو جاتا ❁ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کبھی کسی مجلس میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں

1 ...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...مستدرک، جلد:2، صفحہ:168، حدیث:1869۔

بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف، نہ ازواجِ پاک کی طرف، نہ غُلاموں کی طرف ❁ مبلغ اور مُدَرِّس کے لئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تا کہ ان سے علم کی باتیں سننے والوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو سکے۔

بیٹھنے کے آداب: ❁ دو زانو (یعنی جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے ہیں، اس طرح بیٹھنا) اَفضَل ہے ❁ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اکثر قبلے کو منہ کر کے بیٹھتے تھے ❁ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پِیر و اُستاد کے بیٹھنے کی جگہ پر ان کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے ❁ جب کسی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں، جہاں جگہ ملے، وہیں بیٹھ جائیں ❁ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے ❁ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی کیفیت نظر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا **"پردے میں پردہ"** کے لئے گھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے، اگر کُرتا سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک ہو تو اس کے دامن سے بھی **"پردے میں پردہ"** کیا جا سکتا ہے۔[1]

سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دن کے لئے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:8-11 خُلاصۃً۔

Go to Index

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی برکتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...حضرت جزئیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایمان افروز واقعہ
- ✿... تفویض کسے کہتے ہیں؟
- ✿...اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی برکتیں
- ✿...بد شگونی کے متعلق اسلام کی تعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضِری نصیب ہو، یاد کرکے اعتکاف کی نیت کرلیا کیجئے! ذرا سی تَوَجُّہ کی ضرورت ہے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!** ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یادرکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی یا آبِ زَمْ زَمْ پیناوغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔ خیال رہے! محض کھانے، پینے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا دُرست نہیں، اعتکاف کی نیت اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونی چاہیے، اگر آپ مسجد میں ہیں، کھاناوغیرہ آگیا یا سونے کا ارادہ بن گیا تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مَرتبہ رات کو مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف فرمادے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم تھوڑی سی توجہ کریں تو کتنی آسانی سے گُناہ بخشوائے جا سکتے ہیں، مثلاً صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کریں، سَر جھکائیں، آنکھیں بَند کریں اور سبز سبز گنبد

[1]... معجم الکبیر، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیں، اسی طرح رات کو سوتے وقت خواہ بستر ہی پر قبلہ رُو بیٹھ کر، سر جھکائیں، آنکھیں بند کریں اور پیارے پیارے گنبدِ خضراء کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس دِن اور اس رات کے گُناہ مُعَاف ہو جائیں گے، خیال رہے! کبیرہ گُناہ سچی توبہ سے مُعَاف ہوتے ہیں، یونہی قضا نمازیں، قضا روزے، بندوں کے مالی، جسمانی حقوق ذِمّے پر ہوں تو ان کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

وہ تو نہایت سستا سودا، بیچ رہے ہیں جنت کا | ہم مفلس کیا مول چکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضَائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دِین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے سنوں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت جزئیل رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز واقعہ

پارہ:24، سورۂ مؤمن، آیت:44 میں ہے:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ | ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے

1 ...حدائق بخشش، صفحہ:186۔

2 ...بخاری، کتاب: بدءُ الوحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

بِالْعِبَادِ﴿۴۴﴾ | شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اصل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام علیہِ السَّلام کے ایک اُمتی کا قول ہے جسے اللہُ کریم، رحمٰن و رحیم نے قرآنِ کریم میں ذِکر فرمایا۔ واقعہ یوں ہوا کہ فرعون جو انتہائی سرکش، سخت ظالِم، کافِر بادشاہ تھا اور خُدائی کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا، اس کے چچازاد بھائی کو اللہ پاک نے ہدایت کا نُور عطا فرمایا اور وہ حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کا کلمہ پڑھ کر ایمان لے آئے۔ فِرْعَون چونکہ سخت ظالِم تھا، اِیمان قبول کرنے والوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتا تھا، اس لئے شروع شروع میں انہوں نے اپنا ایمان چھپائے رکھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ کی روایت کے مطابق ان کا نام ”جِزْئِیل“ تھا۔ (1)

ایک بار فِرْعَون نے اپنے وزیروں مُشِیْروں کا ایک اجلاس بُلایا اور ان سے مشورہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام جن کی تبلیغ دِن بہ دِن ترقی کر رہی ہے، ان کے پیروکار بڑھ رہے ہیں، حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کو کیسے روکا جائے، اس تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ کیسے ڈالی جائے؟ اس ایجنڈے کے تحت اِجلاس میں سب سے پہلی رائے فِرْعَون نے دی، بولا:

ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى | ترجمہ: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں

(پارہ:24، سورۂ مؤمن:26)

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه! خُدا کی لعنت ہو فِرْعَون پر، اس بدبخت کی سرکشی اور جُرْأت دیکھئے! اللہ پاک کے نبی علیہِ السَّلام کو مَعَاذَ اللہ! شہید کر ڈالنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔

یہ تاریخِ انسانی کا بہت بدنُما پہلو ہے کہ انسان اپنے مُحسِن ہی کا دُشمن بنتا ہے، جو

---

1 ... تفسیر مظہری، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:28، جلد:6، صفحہ:201۔

انسان کا بھلا چاہتا ہے، انسان اسی کے خِلاف سازشیں کرتا ہے، تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے! جب بھی کسی نے حق کی آواز بلند کی، لوگوں کو جنّت کی طرف بُلایا، انہیں نیک رستے کی ترغیب دی لوگ اُسی مبلغ کے دُشمن ہوئے ❀ حضرت نُوح علیہِ السَّلام نے 950 سال تبلیغ فرمائی، لوگوں کو جنّت کا رستہ بتاتے رہے، اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنے کا دُرست طریقہ بتاتے رہے، ترقی کی راہیں دکھاتے اور سمجھاتے رہے مگر قوم نے حضرت نُوح علیہِ السَّلام کی ایک نہ سُنی، 950 سال میں صِرف 80 لوگوں نے کلمہ پڑھا، لوگ حضرت نُوح علیہِ السَّلام پر ظلم ڈھاتے، آپ کو مذاق مسخری کا نشانہ بناتے اور آپ علیہِ السَّلام پر مَعَاذَ اللہ! جسمانی تشدد کرنے سے بھی باز نہ آتے تھے ❀ حضرت ابراہیم علیہِ السَّلام نے حق کی آواز بلند فرمائی، لوگوں کو جنّت کا راستہ دکھایا تو نمرود اور اس کی قوم نے حضرت ابراہیم علیہِ السَّلام کو مَعَاذَ اللہ! بھڑکتی آگ میں ڈالنے کی ناپاک جسارت کی ❀ کتنے انبیائے کرام علیہِمُ السَّلام کو تو مَعَاذَ اللہ! سرکش کافِروں نے شہید بھی کر ڈالا۔

غرض؛ یہ انسانی تاریخ کا انتہائی بدنُما پہلو ہے کہ انسان خود پسندی کا شکار ہوتا ہے، انسان غرور اور تَکَبُّر کے نشے میں آپے سے باہَر ہوتا ہے، ڈھیٹ بنتا ہے، ضد کرتا ہے اور بہت دفعہ اسی خود پسندی کی وجہ سے، اسی غرور اور تَکَبُّر کی وجہ سے ذِلّت کے ایسے گہرے گڑھے میں گرتا ہے کہ اسے دوبارہ سَر اُٹھانے کی ہمّت نہیں ہوتی۔ فرعون بھی ایسا ہی تھا، یہ بھی خود پسندی کا شکار تھا، یہ بھی غرور اور تَکَبُّر کے نشے میں بدمست تھا، حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام اسے حق کی دعوت دیتے تھے، جنّت کا رستہ بتاتے تھے اور یہ تاج و تخت کے نشے میں، حکومت کے نشے میں، طاقت کے نشے میں حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کے خِلاف سازش کر

رہا تھا، یہ دلائل کے ذریعے تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مقابلہ نہیں کر پایا تھا، جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے نبی ہونے کے دلائل دیئے، معجزات دکھائے تو فرعون نے کہا: یہ جادُو ہے۔ فرعون نے جادُوگر اکھٹے کئے، مقابلہ کروایا، جادُوگروں نے اپنی اپنی رسیاں پھینکیں، سب کی رسیاں سانپ بن گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جب ان کے مقابلے میں اپنا عَصَا مبارک میدان میں ڈالا تو وہ بڑا اَژْدھا بَن گیا اور جادُوگروں کی رسیوں کو کھا گیا، اس عظیم الشّان معجزے کو دیکھ کر سارے جادُوگر سجدے میں گِر گئے، سب نے کلمہ پڑھا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے غُلام بَن گئے۔[1]

یعنی فرعون دلائل کے ذریعے سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، اس لئے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو شہید کر دینے کی سازش رچائی، اپنے وزیر مشیر بلائے، انہیں اپنے منصوبے پر آمادہ کیا۔

لیکن اللہ پاک کی قُدرت دیکھئے! پہلے ایک بار جب فرعون کو خواب کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو بڑا ہو کر فرعون کا تخت الٹ دے گا، اس وقت فرعون نے ہزاروں بچے قتل کروائے تھے مگر اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اسی کے گھر میں، اس کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھایا اور یہ کچھ نہ کر سکا،[2] اب جب فرعون حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو شہید کرنے کے منصوبے بنا رہا تھا تو اللہ پاک نے اسی کی قوم سے، اسی کے قبیلے سے، اسی کے خاندان سے، اس کے چچازاد بھائی حضرت

1 ...تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:109 تا 122۔

2 ...صراط الجنان، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:25، جلد:8، صفحہ:548۔

جزئیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کا حمایتی بنا دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کو مَعاذَ اللہ! شہید کر ڈالنے کا منصوبہ بنایا، اس وقت فرعون کے چچازاد بھائی حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی، جب تک انہیں اپنی جان کا خطرہ تھا، اس وقت تک تو انہوں نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا مگر اب بات اللہ پاک کے نبی، حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کی عزّت کی تھی، اَب اِیْمان چھپانا حکمت کے خلاف تھا، لہٰذا حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فِرْعَون کو ٹوکا، اسی کے دربار میں کھڑے ہو کر ایک لمبی تقریر کی، فِرعَون کو اور اس کے درباریوں کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا، حضرت نُوح علیہِ السَّلام کی، حضرت ہُود علیہِ السَّلام، حضرت صالح علیہِ السَّلام کی قوموں کا حال سُنایا، انہیں حضرت یُوسُف علیہِ السَّلام کا دَوْرِ نبوت یاد کروایا کہ اسی مُلْکِ مِصْر میں حضرت یُوسُف علیہِ السَّلام کی حکومت تھی، حضرت یُوسُف علیہِ السَّلام بھی اللہ پاک کے نبی تھے، حضرت یُوسُف علیہِ السَّلام بھی اسی بات کی دعوت دیا کرتے تھے، جس بات کی دعوت آج حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام دے رہے ہیں، لہٰذا اَے فرعون! اے فرعون کی قوم! اے فرعون کے وزیرو! تم بھی کلمہ پڑھو، ایمان قبول کرو، اللہ پاک کے عذاب سے پناہ مانگو، جنّت کے رستے پر چلو۔

حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ ایک لمبی تقریر تھی جسے اللہ پاک نے پارہ:24، سورۂ مؤمِن میں ذِکْر فرمایا۔[1] ان کی یہ پُوری تقریر سُن کر بھی فِرْعَون کو، اس کے وزیروں، مشیروں کو عقل نہ آئی، آخِر میں انہوں نے اپنی بات خَتْم کرتے ہوئے فرمایا:

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ | ترجمہ: تو جلد ہی تم وہ یاد کرو گے جو میں تم سے

[1]... تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:24، سورۂ مؤمن، آیت:26 تا 45۔

کہہ رہا ہوں۔ | (پارہ:24، سورۂ مؤمن:44)

یعنی اے فرعون! اے فرعون کے ساتھیو! آج تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی مگر عنقریب جب اللہ پاک کا عذاب آئے گا اور تمہیں اپنی لپیٹ میں لے گا، تب تم میری باتوں کو یاد کرو گے۔ اس پر فرعون اور اس کے وزیروں، مشیروں نے اس غیرت مند مؤمن حضرت حِزْقِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو دھمکی دی اور کہا: تم نے ہمارے دین کی مخالفت کی تو ہم تمہارے ساتھ بُری طرح پیش آئیں گے۔[1]

اس پر حضرت حِزْقِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنے پختہ ایمان کا مُظاہرہ کرتے ہوئے کہا:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾	ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

رکھتے ہیں جو اللہ کی قُدرت پہ بھروسہ
دُنیا میں کسی کی وہ خوشامد نہیں کرتے

حضرت حِزْقِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کیا تو اللہ پاک نے فِرْعون سے آپ کی حِفَاظت فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے:

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿ۚ۴۵﴾ (پارہ:24، سورۂ مؤمن، آیت:45)	ترجمہ: تو اللہ نے اسے اِن کے مکر کی برائیوں سے بچا لیا اور فِرْعَونیوں کو بُرے عذاب نے آگھیرا۔

مُفَسِّرِین کرام فرماتے ہیں: فِرْعَون کو، اس کی قوم کو ایمان کی دعوت دینے کے بعد

1 ...صراط الجنان، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:44، جلد:8، صفحہ:568۔

حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرعون کے دربار سے چلے گئے اور ایک پہاڑ پر جا کر اللہ پاک کی عِبَادت میں مَصرُوف ہوئے، فِرْعَون نے ان کے پیچھے سپاہی بھیجے کہ جاؤ! انہیں پکڑ کر لاؤ۔ جب سپاہی اس پہاڑ پر پہنچے تو دیکھا کہ حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ عِبَادت میں مَصرُوف ہیں اور جنگلی جانور (مثلاً شیر، چیتا وغیرہ) ان کے اردگرد پہرا دے رہے ہیں، یہ منظر دیکھ کر فرعونی سپاہیوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور وہ ڈر کر واپس بھاگ گئے۔[1]

جسے تُو پکڑ لے اس کو چھڑا سکتا نہیں کوئی	اسے پھر کون پکڑے جس کو مولیٰ تُو رِہا کر دے

اس کے بعد فِرْعون اور اس کی قوم پر عذاب آیا اور انہیں دریا میں غرق کر دیا گیا۔

مَشِیَّت کس کے بَس میں، قَضَا سے کون لڑتا ہے	یہاں جو سَر اُٹھاتا ہے، اسے جھکنا ہی پڑتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

راحت و سکون پانے کی ایک نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں بیان ہونے والی اس ایمان افروز حکایت میں عِلْم و حکمت کے بہت سارے مدنی پھول ہیں، ایک اَہَم مدنی پھول جو ہمیں سیکھنے کو ملا وہ ہے: حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یہ فرمان:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ	ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں

تَفْوِیض: یعنی اپنے مُعَامَلات اللہ پاک کے سپرد کر دینا، کیسا ہی بڑا اِمْتِحان آجائے، کیسی ہی مشکل آجائے، مؤمن بندے کا بَس ایک ہی ذِہن ہو: میں اپنے معاملات اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں۔ دیکھئے! حضرت جِزْئِیل رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کیا

1 ... تفسیر جیلانی، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:44، جلد:4، صفحہ:322۔

تو اللہ پاک نے آپ رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فرعون سے حفاظت فرمائی اور جنگلی جانور جو انسان کے دُشمن ہوتے ہیں، اللہ پاک نے ان ہی کو آپ کا محافِظ بنا کر کھڑا کر دیا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام، امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیر صاحِب فرماتے ہیں: دَعِ التَّدْبِیْرَ اِلٰی مَنْ خَلَقَكَ تَسْتَرِحْ یعنی اپنی تَدْبِیْر اپنے خالِق کے حوالے کر دو! سکون اور راحت میں رہو گے۔[1]

انسان اپنی تدبیر میں ناقِص ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اِنْسان اپنی تدبیر میں ناقِص ہے۔ ہمارے پاس کمال کی عقل ہو، ہزار سائنسی آلات ہوں، ہم لاکھ ترقی کر جائیں، پھر بھی ہماری تدبیر ناقِص ہے، اَصْل قُدرت، اَصْل طاقت، اَصْل تدبیر اللہ پاک کی ہے، اللہ پاک جو تدبیر فرماتا ہے وہ کامِل و اکمل ہوتی ہے۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ ایک روز تشریف فرما تھے، لوگ آپ کی خِدْمت میں حاضِر تھے، حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ لوگوں کو دین کی باتیں سکھا رہے تھے، گویا ایک درس والا ماحَول تھا، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت سلیمان علیہ السَّلام کے ہُدْہُد کے متعلق بتایا کہ ہُدہُد زمین کے نیچے بہتے ہوئے پانی کو دیکھ لیتا ہے اور پانی کی گہرائی کا بھی اندازہ کر لیتا ہے۔

یہ سُن کر ایک شخص نے سُوال کیا: عالی جاہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے بچے جال بچھاتے ہیں، اس پر تھوڑی سی مٹی ڈالتے ہیں، اُوپر دانے ڈال دیتے ہیں، ہُدہُد دانے چگنے کے لئے آتا

1 ... منہاج العابدین (مترجم)، صفحہ: 300۔

ہے، ہمارے بچے اسے جال میں پھنسا کر پکڑ لیتے ہیں۔ جب ہُدہُد تھوڑی سی مٹی کے نیچے بچھا ہوا جال نہیں دیکھ پاتا تو زمین کے نیچے کئی فِٹ گہرائی میں بہتا ہوا پانی کیسے دیکھ سکتا ہے؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس سُوال کا بہت ایمان افروز جواب دیا، فرمایا: اِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ وَ الْقَدْرُ ذَھَبَ اللُّبُّ وَ عَمِیَ الْبَصَرُ یعنی جب تقدیر غالب آتی ہے تو عقل کام نہیں کرتی، آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ (1)

یہی انسان کا حال ہے، اللہ پاک کی تدبیر ہمیشہ غالِب آتی ہے، انسان کی تدبیر دَھری کی دَھری رِہ جاتی ہے۔ مولانا رُوم رحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے مَثْنَوِی شریف میں ایک عبرتناک واقعہ ذِکْر فرمایا: ایک بار ایک فلسفی کہیں سے گزر رہا تھا، اُس کے کانوں میں تِلاوتِ قرآن کی آواز آئی، کوئی شخص سورۂ مُلک کی تِلاوت کر رہا تھا، جب اُس نے سورۂ مُلک کی آخری آیت تِلاوت کی، جس میں اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ۠ (۳۰) (پارہ29، سورۃ الملک:30)	ترجمہ: تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے؟

یہ آیتِ کریمہ سُن کر وہ فلسفی تَکَبُّر اور غرور سے بولا: یہ کونسی مشکل بات ہے، اگر اللہ پاک پانی کو زمین میں دھنسا دے تو ہم سائنس کے بَل پر مختلف آلات کے ذریعے پانی کو پھر نکال لیں گے۔ فلسفی نے یہ بات کہی اور اپنے راستے چلا گیا، رات کو جب یہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت طاقتور شخص آیا، اس نے اس فلسفی کے منہ پر زَوردار طمانچہ

1... تفسیر بغوی، پارہ:9، سورۂ نمل، زیرِ آیت:20، جلد:3، صفحہ:392۔

مارا، جس سے اس کی دونوں آنکھیں نکل گئیں اور ساتھ ہی آنکھوں میں جو نور کا ایک ایک قطرہ پانی تھا وہ زمین پر گر کر خُشک ہو گیا۔

خواب میں آنے والے اس شخص نے خواب ہی میں کہا: اے بدنصیب! اگر تُو واقعی کُدَال، پھاوڑے اور دیگر سائنسی آلات کے ذریعے، اللہ پاک کی مدد کے بغیر زمین سے پانی نکال سکتا ہے تو اپنی آنکھوں سے نکلنے والے اِن دو قطروں کو زمین سے نِکال کر دکھا؟

صبح کو جب فلسفی اُٹھا تو آنکھیں پھوٹی ہوئی تھیں، کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، غرور و تَکَبُّر کا سارا نشہ بھی اُتر چکا تھا اور اللہ، اللہ پکار رہا تھا۔

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلَّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قُدْرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

❀ٹائی ٹینک دُنیا کا مضبوط ترین سمندری جہاز تھا، اسے سمندر کا بادشاہ کہا گیا تھا، انجینئرز نے ٹائی ٹینک بنانے میں اپنے پُوری قُوَّت اور مہارت لگائی، اسے بنانے میں ساڑھے سات ملین ڈالر خرچ آیا اور تقریباً 4 سال میں تیار ہوا، ٹائی ٹینک کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ جہاز کبھی نہیں ڈوبے گا بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس کے مالِک نے کہا تھا: ٹائی ٹینک کو طوفانِ نُوح بھی نہیں ڈبو سکتا مگر بدقسمتی سے یہ سمندری جہاز صِرْف 4 یا 5 دِن سمندر میں گزار پایا، اپنے پہلے ہی سَفَر میں ٹائی ٹینک ایک برفانی تودے کے ساتھ ٹکرایا اور ڈُوب کر فنا ہو گیا۔

یہ ہے انسان کی تدبیر کا حال...! معلوم ہوا اِنسان چاہے جتنی بھی ترقی کر لے، جتنا بھی عقل مند ہو جائے، جتنا بھی طاقت ور ہو جائے، بہر حال انسان اپنی تدبیر میں ناقِص ہے، اور یہی حقیقت ہے، اسے کبھی بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بَشَر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

نتائج کا مالِک اللہ پاک ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ ہم اس دُنیا میں صِرْف کام کا اختیار رکھتے ہیں، نتائج کا اِختیار ہمارے پاس نہیں ہے، نتائج کا مالِک اللہ پاک ہے، ہم اس دُنیا میں خواب سجاتے ہیں، ہم منصوبے بناتے ہیں، ہم محنت کرتے ہیں، ہم کام کرتے ہیں، اپنی طرف سے بڑے بااعتماد ہوتے ہیں کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہوں گا مگر ہوتا وہی ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے، نتیجہ وہی نکلتا ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے۔ اللہ پاک پارہ:1، سورۂ فاتحہ، آیت:3 میں فرماتا ہے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾	ترجمہ: جزا کے دِن کا مالِک

مُفَسِّرِیْنِ کرام فرماتے ہیں: اس آیت میں یَوْمِ الدِّیْن سے قیامت کا دِن مراد ہے، جس دِن ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق سزا یا جزاء دی جائے گی مگر ہم غور کریں تو اس دُنیا میں مُکَافاتِ عَمَل (یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی والا معاملہ) جاری ہے، ہم جو کرتے ہیں، اس کا نتیجہ نکلتا ہے، اچھائی کریں تو نتیجہ اچھا نکلتا ہے، بُرائی کریں تو نتیجہ بُرا نکلتا ہے اور اس نتیجے کے مالِک ہم نہیں ہیں بلکہ اس نتیجے کا مالِک اللہ پاک ہے۔

3 کنجوس بھائیوں کا عبرتناک واقعہ

یَمَن کا ایک شہر ہے: صَنْعَاء۔ اس شہر کے قریب ایک خوب صُورت باغ تھا، یہ باغ بہت ہرا بھرا اَوْر پھل دار تھا، قرآنِ کریم میں اس باغ کا واقعہ بیان ہوا۔ پارہ:29، سورۂ

قَلَم، آیت:17 سے 33 تک اس واقعے کا بیان ہے۔ علمائے کرام اِن آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یمن کے شہر صنعاء کا رہنے والا ایک شخص بہت نیک اور سخی تھا، اس کے پاس ایک خوب صُورت باغ تھا، اس شخص کی عادت تھی کہ اس کے باغ کے جتنے پھل خود بخود زمین پر گِر جاتے، یہ فقیروں کو کہتا کہ یہ سارے پھل تمہارے ہیں، تم اٹھالو۔ پھر جب باغ سے پھل توڑے جاتے تو درختوں کے نیچے کپڑے بچھا دیئے جاتے، جو پھل کپڑوں پر گِرتے، وہ بھی فقیروں کو دے دیتا، پھر جو خالِص اس کا اپنا حصہ ہوتا، اس میں سے بھی 10 واں حصہ فقیروں کو دے دیا کرتا تھا۔ اس شخص کے 3 بیٹے تھے اور تینوں ہی کنجوس تھے، جب اس شخص کا انتقال ہوا تو باغ ان تینوں بیٹوں کے قبضے میں آیا، اب انہوں نے سوچا: ہمارے والِد اکیلے تھے، وہ اتنی سخاوت کر لیا کرتے تھے، فقیروں کو اتنا مال دینے کے بعد بھی اُن کے لئے کافِی کچھ بچ جاتا تھا مگر ہم 3 ہیں، پھر ہماری اَوْلادیں بھی ہیں، اگر ہم بھی اسی طرح سخاوت کریں گے تو ہمارے لئے پھل نہیں بچ سکیں گے لہٰذا بہتری اس میں ہے کہ ہم اتنی زیادہ سخاوت نہ کریں۔ ایک رات جب باغ کے پھل پَک چکے تھے، اگلے دِن پھل توڑنے تھے، یہ تینوں بھائی بیٹھ کر منصوبہ بنارہے تھے، انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح منہ اندھیرے، لوگوں کے اُٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑلیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔

ان تینوں نے راتوں رات یہ منصوبہ بنایا، بڑے پُرجوش تھے کہ کل ہم پھل توڑیں گے مگر انہوں نے ایک غلطی کی۔ اَوَّل تو یہ کام ہی غلط کر رہے تھے، سخاوت سے منہ موڑ رہے تھے، کنجوسی کا مُظَاہرہ کر رہے تھے اور کنجوسی کا نتیجہ ذِلّت ہی نکلتا ہے، اس کے ساتھ

ساتھ انہوں نے ایک اَور غلطی بھی کی، انہوں نے خُود پر بھروسہ کیا، اللہ فرماتا ہے:

وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:29، القلم:18) ترجمہ: اَور اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے

یعنی یہ اپنے منصوبے کو لے کر اتنے پُرجوش اور بااعتماد تھے کہ انہوں نے اِنْ شَآءَ اللہ بھی نہیں کہا، اپنے اُوپر اعتماد کیا، اپنی عقل پر، اپنی تدبیر پر، اپنے منصوبے پر بھروسہ کیا، صبح کو جلدی جلدی اُٹھے، منہ اندھیرے ہی باغ کی طرف چل دیئے، راستے میں ایک دوسرے کو کہتے جا رہے تھے: آج ہرگز کوئی مسکین، فقیر تمہارے باغ میں آنے نہ پائے۔ مگر آہ! جب یہ باغ کے پاس پہنچے تو دیکھا باغ جَل چکا ہے، ایک لمحے کے لئے تو یہ سکتے میں آگئے، انہوں نے سمجھا: شاید اندھیرے کی وجہ سے ہم راستہ بھٹک گئے ہیں، کسی اور باغ میں آگئے ہیں، یہ ہمارا باغ نہیں ہے لیکن جب غور سے دیکھا تو یہ ان کا ہی باغ تھا۔(1)

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بَشَر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

یہ ہے انسان کی تدبیر، یہ ہیں انسان کی منصوبہ بندیاں، ہوتا وہی ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے۔ اے عاشقانِ رسول! جب معاملہ ایسا ہے، ہماری تدبیریں بھی ناقص، ہماری عقل بھی ناقِص، ہمارے منصوبے بھی ناقِص، ہم جو چاہے منصوبے بنالیں، تقدیر غالب آتی ہے تو غالب آکر ہی رہتی ہے، سب تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں، منصوبے ناکام ہو جاتے ہیں، عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اب بتایئے! ہمارے پاس کیا بچتا ہے؟ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے کیا کرسکتے ہیں؟ ہم نے زِندگی میں کچھ کرنے کے خواب سجائے ہیں، ہم نے

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:29، سورۂ القلم، زیرِ آیت:17 تا 32، جلد:10 صفحہ:293-296 ماخوذاً۔

منصوبے بنائے ہیں، ہم کامیابی چاہتے ہیں، ہم ترقی چاہتے ہیں تو ہم کیا کریں؟ اپنے مقصد میں پُورا اُترنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس سُوال کا صِرف ایک جواب ہے، ہمارے پاس کامیابیوں کا صِرف ایک طریقہ ہے اور وہ ہے:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ	ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں

ہم اللہ پاک پر بھروسہ کریں، اپنے معاملات اللہ پاک کے سپرد کر دیں، کامیابی کا یہ ایک راستہ ہے اور کیسی ایمان افروز بات ہے، ہمارا پیارا اللہ پاک بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے، اللہ پاک اپنے بندوں سے محبت فرماتا ہے، اللہ پاک کسی پر ذَرَّہ برابر بھی ظُلم نہیں فرماتا، اللہ پاک محنت کرنے والوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ﴿۳۰﴾ (پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:30)	ترجمہ: ہم اُن کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے عَمَل کرنے والے ہوں۔

ہم منصوبہ بنائیں، ہم تدبیر کریں پھر کامیابی کے لئے جتنی محنت ضروری ہے، اتنی محنت بھی کریں مگر نتیجہ اللہ پاک کے سپرد کر دیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! کہیں، دِل سے یہ پختہ یقین رکھیں کہ میں محنت کر رہا ہوں، اس محنت کا نتیجہ اللہ پاک کے حوالے ہے۔ اللہ پاک نے چاہا تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا قرآنی حکم

پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:23 اور 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ۙ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫	ترجمہ: اور ہر گز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہُوں مگر یہ کہ اللہ چاہے

اِنْ شَآءَ اللہ کا معنی ہے: اگر اللہ پاک نے چاہا۔ ہم جب بھی کوئی ارادہ کریں مثلاً میں 5 منٹ بعد یہ کام کروں گا، 10 منٹ بعد کروں گا، شام کو کروں گا، کل کروں گا، سال بعد کروں گا، دو سال بعد کروں گا، اس ارادے کے ساتھ ہم اِنْ شَآءَ اللہ بھی لازمی کہا کریں اور اگر بالفرض اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے تو کیا کرنا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:24)	ترجمہ: اور جب تم بھول جاؤ تو اپنے رَبّ کو یاد کرلو۔

یعنی اگر اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے تو جب یاد آجائے اسی وقت کہہ لیا جائے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر سال بعد بھی یاد آئے کہ ایک سال پہلے میں نے فُلاں ارادہ کیا تھا، اس پر اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہا تھا تو سال بعد ہی کہہ لے۔[1] غرض جب یاد آئے اسی وقت اِنْ شَآءَ اللہ کہہ لیا جائے۔

اِنْ شَآءَ اللہ کہنا سُنَّتِ انبیا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ کہنا سُنَّتِ انبیا ہے، اللہ پاک کے پیارے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام اِنْ شَآءَ اللہ کہا کرتے تھے، قرآنِ کریم میں بھی کئی مقامات پر اس کا ذِکر ہے، مثلاً ❁ پارہ:12، سورۂ ہُود، آیت:33 میں حضرت نُوح علیہِ السَّلام کے اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا ذِکر ہے ❁ پارہ:13، سورۂ یُوسُف، آیت:99 میں حضرت یعقوب علیہِ السَّلام کے اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا ذکر ہے ❁ پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:69 میں حضرت موسیٰ علیہِ السَّلام کے اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا ذِکر ہے ❁ پارہ:23، سورۂ صافات، آیت:102 میں حضرت اسماعیل علیہِ السَّلام کے

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:15، سورۂ کہف، زیر آیت:24، جلد:5، صفحہ:556۔

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا ذِکْر ہے اسی طرح دیگر انبیائے کرام علیہِمُ السَّلام بھی ان شاء اللہ کہا کرتے تھے ❁ الحمد للہ! اِنْ شَآءَ اللہ کہنا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھی سُنَّت ہے ❁ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آیندہ کسی بات کا ارادہ فرماتے تو اکثر اِنْ شَآءَ اللہ کہا کرتے تھے ❁ ایک بار آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے شفاعت کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: میرا ہر اُمَّتی جو شرک نہ کرے، اِنْ شَآءَ اللہ میری شفاعت اس کو پہنچے گی۔ (1)

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی چند برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس سُنَّت مصطفےٰ پر عمل کریں اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی عادت بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی بہت برکتیں ہیں ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں عقیدے کی اِصلاح ہے ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں عَمَل کی اِصلاح ہے ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ میں بندہ ہوں اور بندہ اپنے مالِک کی مرضی کے تابع ہوتا ہے ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے والا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں کچھ نہیں، میری مرضی کچھ نہیں، جو کچھ ہے صِرْف میرا مالِک ہے، میرے پیارے اللہ پاک کی مرضی کے بغیر پتّہ بھی نہیں ہِل سکتا ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے والا تَوحِید کے تقاضوں پر عَمَل کرتا ہے ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں خود پسندی کی کاٹ ہے ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں غرور اور تَکَبُّر کی کاٹ ہے ❁ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے والا اپنی مرضی کو اللہ پاک کی مرضی کے سپرد کر دیتا ہے اور جو بندہ اپنی مرضی فنا کر دے، خُود کو اللہ پاک کی مرضی کے سپرد کر دے، کامیابی اس بندے کے قدم چومتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...کتابُ الزُّہد لِابْنِ مبارک، صفحہ:312، حدیث:1068۔

جب یاجُوج ماجُوج اِنْ شَآءَ اللہ کہہ لیں گے...

یاجوج ماجوج کے متعلق بڑی مشہور روایت ہے، یاجوج ماجوج انسانوں کا ایک قبیلہ ہے، یہ سخت خونخوار، ظالم اور بہت طاقتور ہیں، 16 وَیں پارے کے دوسرے رکوع میں اِنْ کا واقعہ ذِکْر کیا گیا ہے، یہ لوگوں پر ظلم کرتے تھے، حضرت سکندر ذوالقرنین رحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے انہیں ایک مضبوط دیوار کے پیچھے قید کر دیا تھا، اس دیوار کو "سَدِّ سکندری" کہا جاتا ہے، ترمذی شریف کی حدیثِ پاک کا خلاصہ ہے: یاجُوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو کھودتے ہیں، یہاں تک کہ جب دیوار ٹوٹنے کے قریب ہو جاتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے: اب واپس چلو، باقی کل توڑ لیں گے۔ جب یہ چلے جاتے ہیں تو اللہ پاک اس دیوار کو پہلے سے بہتر کر دیتا ہے، قُربِ قیامت جب یاجُوج ماجوج کی قید کی مُدَّت پُوری ہو جائے گی اور اللہ پاک انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا، اس دِن ان کا سردار کہے گا: واپس لوٹ جاؤ! اِنْ شَآءَ اللہ! کل اسے توڑ ڈالو گے، اس دِن چونکہ یہ اِنْ شَآءَ اللہ! کہہ لیں گے، لہٰذا دوسرے دِن جب واپس آئیں گے تو دیوار ویسے ہی ہو گی جیسی کل چھوڑ کر گئے تھے۔ چنانچہ اس دِن یاجوج ماجوج دیوار کو توڑ کر باہر نکل آئیں گے۔ (1)

بنی اسرائیل کا گائے والا واقعہ

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بنی اسرائیل کا گائے والا واقعہ ذِکْر فرمایا، اسی واقعہ کی مناسبت سے سورۂ بقرہ کو سورۂ بقرہ کہا جاتا ہے، یعنی وہ سورت جس میں بنی اسرائیل کی گائے کی عجیب حکایت ذِکْر کی گئی ہے۔

---

1 ...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورۃ الکھف، صفحہ: 728، حدیث: 3153۔

واقعہ یُوں ہوا کہ ایک بار بنی اسرائیل کو ایک لاش ملی، اس کے قاتِل کا عِلْم نہیں تھا،بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے اور قاتِل تلاش کرنے کی درخواست کی، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم سے فرمایا: ایک گائے ذبح کرو۔ اب بنی اسرائیل کو چاہئے تھا کہ فوراً کوئی گائے لے کر ذبح کرتے اور اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے مگر بنی اسرائیل نے سوال کرنا شروع کئے۔

یہ سخت عبرت کی بات ہے، اللہ پاک جو حکم ارشاد فرمائے، اللہ پاک کے نبی جو حکم دیں، اس پر فورًا عَمَل کرنا چاہئے، اللہ و رسول کے اَحکام پر سوال اُٹھانا، چُوں چَرا ں کرنا، تحقیق میں پڑنا یہ بندے کا کام نہیں ہے، بندہ تو بندہ ہے، اسے چاہئے حکم پر عمل کرے اور بَس... کسی نے کیا خوب کہا ہے:

عَاشِقَاں رَا چِہ کار بَا تَحْقِیْق | هَر کُجَا نَامِ اُوْسْتْ قُرْبَانِیْم

ترجمہ: عاشقوں کو تحقیق سے کیا کام؟ جہاں محبوب کا نام آجاتا ہے،بَس قربان ہو جاتے ہیں۔

جب اللہ پاک نے فرما دیا، اللہ پاک کے نبی علیہ السّلام نے فرما دیا تو اب تحقیق کرنا، سوالات اُٹھانا بندے کا کام نہیں ہے، خیر! بنی اسرائیل نے حکم سُن کر سوالات شروع کئے: اُس گائے کی عمر کتنی ہونی چاہئے؟ حکم ہوا: نہ بوڑھی نہ جوان، بلکہ درمیانی عمر کی ہو۔ بنی اسرائیل نے پھر پوچھا: گائے کا رنگ کیسا ہو؟ حکم ہوا: زَرْد رنگ کی۔ پہلے جب حکم مِلا تھا، کوئی بھی گائے قربان کر دیتے تو حکم پر عمل ہو جاتا مگر انہوں نے سوالات کئے، جیسے جیسے یہ سوال کرتے گئے، قیدیں لگتی گئیں، اب انہوں نے پوچھا: گائے کا مُعَامَلہ پُوری طرح واضح نہیں ہوا، اے موسیٰ علیہ السّلام! دُعا کیجئے کہ ہمارے لئے گائے کا مُعَامَلہ پُوری

طرح واضح کر دیا جائے۔

وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ۝۷۰ (پارہ:1، سورۂ بقرہ، آیت:70)

ترجمہ: اور اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے۔

تیسرے سُوال پر آکر انہوں نے اِنْ شَآءَ اللہ کہا، تب ان کے لئے گائے کی پُوری پُوری اور واضح نشانیاں بیان کر دی گئیں، حدیثِ پاک میں ہے: اگر یہ اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہتے تو ان کے لئے گائے کا مُعَاملہ واضح نہ کیا جاتا۔ خیر! پھر بنی اسرائیل نے شرائط کے مطابق گائے تلاش کی، پُورے علاقے میں صِرْف ایک ہی ایسی گائے ملی، اسے بنی اسرائیل نے مہنگے داموں خریدا، خرید کر ذبح کیا، پھر اس گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا اُس لاش کے جسم کے ساتھ لگایا گیا تو اللہ پاک کی قدرت سے مُردَہ زِندہ ہو گیا، اس نے اپنے قاتِل کا نام بتایا اور دوبارہ سے موت کی نیند سو گیا۔[1]

کب اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہا جائے...!

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! اِنْ شَآءَ اللہ کی کیسی برکتیں ہیں۔ اگر بنی اِسرائیل اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہتے تو ان کے لئے گائے والا مُعَاملہ واضح نہ کیا جاتا اور یہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکتے۔ جب انہوں نے اپنی مرضی کو فَنا کیا، اپنے ارادے کو فَنا کیا، اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کیا تو اللہ پاک نے انہیں ان کے مقصد میں کامیابی عطا فرما دی۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر اُمّید پر اِنْ شَآءَ اللہ کہنا ضروری ہے ورنہ وہ اُمّید پُوری نہ ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:67 تا 70، جلد:1، صفحہ:141-143 خلاصۃً۔

عقیدے اور عمل کی اِصْلاح ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے والا اپنی طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ رَبّ کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔

ہاں! خیال رہے! صِرْف جائِز اور بہتر باتوں پر اِنْ شَآءَ اللہ کہنا چاہیے، حرام چیزوں، بلاؤں اور آفتوں پر اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہا جائے گا۔ مثلاً یہ کہو: اِنْ شَآءَ اللہ میں نماز پڑھوں گا، یہ نہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللہ میں چوری کروں گا۔ یوں کہو: اِنْ شَآءَ اللہ بیمار کو آرام ہو جائے گا۔ یہ نہ کہو: اِنْ شَآءَ اللہ بیماری پھیلے گی کہ بیماری بلا اور آفت ہے، ایسا کوئی جملہ بولنا ہی پڑے تو لفظ "اندیشہ" استعمال کرنا چاہیے، مثلاً یُوں کہا جائے: مجھے اندیشہ ہے کہ وباء پھیلے گی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ طوفان آئے گا وغیرہ۔ ایسی جگہ اِنْ شَآءَ اللہ کہنا درست نہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَہم پرستی سے نجات کا رستہ

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ کی بہت برکتیں ہیں، اگر ہم اِنْ شَآءَ اللہ کا مفہوم دِل میں بٹھا لیں یعنی دِل میں پکّا یقین کر لیں کہ اگر اللہ پاک نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا ورنہ نہیں ہو گا، اس یقین کے ساتھ اگر ہر کام میں اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی عادت ہو جائے تو اس کی برکت سے ہم وَہم پرستی، بدشگونی اور بے شُمار جاہِلانہ حرکات سے بچ جائیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کسی اَہَم کام کے لئے گھر سے نکلا اور اُس نے معنیٰ ذہن میں رکھ کر کہا: اِنْ شَآءَ اللہ میں فُلاں کام ضرور کر کے آؤں گا۔ اب راستے میں کالی بِلّی اس کا راستہ کاٹ لے تو یہ لوٹ کر گھر واپس نہیں آئے گا، یہ بندہ ایسا نہیں سوچے گا کہ کالی بلّی نے میرا راستہ کاٹ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:70، جلد:1، صفحہ:467، خلاصۃً۔

لیا ہے تو اب میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکوں گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ اپنا ذِہن بنا چکا ہے: اِنْ شَآءَ اللہ یعنی اگر اللہ پاک نے چاہا تو میں یہ کام کر لوں گا، اب کالی بلّی راستہ کاٹے یا کالا کوّا سامنے سے گزر جائے، غرض؛ کچھ بھی ہو جائے اگر اللہ پاک چاہے تو میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہی رہوں گا، دُنیا کی کوئی طاقت مجھے ناکام نہیں کر سکتی اور اگر اللہ پاک نہ چاہے تو بھلے کتنی ہی کوشش کر لوں، دُنیا کی کوئی طاقت مجھے میرے مقصد میں کامیاب نہیں کر سکتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

معلوم ہوا؛ اگر ہم اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی عادت بنالیں اور اِنْ شَآءَ اللہ کے مفہوم پر پختہ یقین بٹھالیں تو اس کی برکت سے ہم بدشگونی سے بچ جائیں گے۔

ماہِ صَفَر منحوس نہیں ہے

اب جیسے ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر ہے، بہت سارے وَہمی طبیعت کے لوگ ماہِ صَفَر کو مصیبتوں، آفتوں کا مہینا سمجھتے ہیں ❁ خصوصاً اس کی ابتدائی 13 تاریخیں جنہیں "تیرہ تیزی" کہا جاتا ہے، ان تاریخوں کو بہت منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ وہمی طبیعت کے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صَفَر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے، ورنہ نقصان کا خطرہ ہے ❁ صَفَر المظفر میں سَفَر کرنے سے بچنا چاہئے، حادثہ ہو جانے کا خطرہ ہے ❁ اس مہینے میں شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں، گھر برباد ہو جانے کا خدشہ ہے ❁ بہت سارے وہمی طبیعت کے لوگ ماہِ صفر میں بڑا کاروبار شروع نہیں کرتے ❁ کاروباری لین دین نہیں کرتے ❁ گھر سے باہَر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، یہ سب بدشگونیاں ہیں، وَہمی

طبیعت ہے، توکل کی کمی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: لَاصَفَرَ صَفَر کچھ نہیں۔[1] یعنی لوگوں کا ماہِ صَفَر کو منحوس سمجھنا غلط ہے۔

بدشگونی عالمی بیماری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی عالمی بیماری ہے اور حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ بڑے بڑے ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک بھی اس بیماری کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں، مختلف ملکوں میں لوگوں نے عجیب عجیب وَہم اپنے دِل میں پالے ہوئے ہیں، مثلاً ❁ صبح صبح کسی اندھے سے ملاقات ہوگئی ❁ ایک آنکھ والا آدمی سامنے آگیا ❁ کوئی لنگڑا مِل گیا ❁ کالا کَوّا یا بِلّی سامنے سے گزر گئی ❁ کام پر جاتے وقت راستے میں کوئی بُری آواز سُن لی تو بدشگونی لی جاتی ہے کہ اب میرا کام نہیں ہو سکے گا ❁ دِنوں سے بدشگونی لی جاتی ہے ❁ ایمبولینس کی آواز سے ❁ فائر بریگیڈ کی آواز سے بدشگونی لی جاتی ہے ❁ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین بنا لیا جاتا ہے ❁ بعض لوگ مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس سمجھتے ہیں ❁ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیا جاتا ہے کہ کوئی مصیبت آئے گی ❁ عید جمعہ کے دِن ہو جائے تو اسے حکومتِ وقت پر بھاری سمجھتے ہیں ❁ بِلّی کے رونے کی آواز کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ مُرغا دِن کے وقت اذان دے تو بدفالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے ذبح کر ڈالتے ہیں ❁ دُکان سے پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بدشگونی لیتا ہے ❁ نئی نویلی دلہن گھر آنے پر گھر میں کوئی بُرا واقعہ ہو جائے تو اس دلہن کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ جوانی میں بیوہ

---

[1]... بخاری، کتابُ الطِّب، بابُ الجُذَام، صفحہ: 1445، حدیث: 5707۔

ہو جانے والی عورت کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ خالی قینچی چلانے کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ سورج گرہن کے وقت حاملہ عورت چھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا ہوا ہوگا ❁ بڑے بڑے ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں میں نمبروں سے بدشگونی لی جاتی ہے، کئی نمبروں کو منحوس سمجھا جاتا ہے، مثلاً ❁ نمبر "13" کو منحوس سمجھا جاتا ہے، اسی لئے بلڈنگ کے اندر 13 واں فلور نہیں ہوتا، بلکہ 12 کے بعد ڈائریکٹ 14 نمبر منزل آتی ہے، ہسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ نہیں بناتے، کئی ہوائی جہازوں میں 13 نمبر سیٹ بھی نہیں رکھتے۔

❁ اسی طرح گرہن کے متعلق بہت ساری وَہمی باتیں مشہور ہیں: مثلاً: بہت جگہ لوگوں کا یہ تَصَوُّر ہے کہ گرہن اس وقت لگتا ہے جب سورج کو بلائیں اور خوفناک جانور نگل لیتے ہیں، ایک ویب سائٹ سے لی گئی معلومات کے مطابق جب بھی چاند کو گرہن لگتا تو قدیم چین کے لوگ اکھٹے مل کر پوری قوت سے شور مچاتے، ان کا عقیدہ تھا کہ چاند کو ایک بہت بڑا اَژدھا کھا رہا ہے، ہمارا یہ شور مچانا چاند کو بچانے کی کوشش ہے۔

اسی طرح اور بہت ساری بدشگونیاں لی جاتی ہیں، اب ذرا اَندازہ کیجئے، انسان ہوائی جہاز پر بیٹھ کر ہوا میں سَفَر کر رہا ہے، اتنی ترقی کر لی مگر دماغ دیکھئے! 13 نمبر کو منحوس سمجھ رہا ہے۔ ذرا غور کیجئے! یہی ترقی یافتہ تہذیبیں ہیں جو دِیْنِ اسلام کو دَقیانوسی (یعنی بہت پُرانا) مذہب کہہ کر اسلام کا مذاق اُڑاتی ہیں اور خود ان کا حال دیکھ لیجئے! خود کس دَوْر میں زِندگی گزار رہے ہیں، آج سے ہزاروں سال پہلے کے لوگ اور وہ بھی کافِر بدشگونیاں لیا کرتے تھے، مثلاً فِرْعَون اور اس کی قوم پر جب کوئی بُرا وَقت آجاتا، اللہ پاک کی طرف سے

عذاب آتا تو وہ بد شگونی لیا کرتے، قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ (پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:131)	ترجمہ: اور جب بُرائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے

یہ ہے اَصْل دقیانوسیت، نمرود، فِرعون اور ہامان وغیرہ والی ذِہنیت...! اسلام الحمد للہ! پاکیزہ دِین ہے، اسلام ہمیں وَہم پرستی سے نجات دیتا ہے، یہ اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ اس دُنیا میں حقیقی مُؤَثِّر صِرف اللہ پاک کی ذات ہے، اللہ پاک چاہے تو پہاڑ چھوٹا سا ذَرَّہ بن جائے اور اللہ پاک نہ چاہے تو ذَرَّہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے، اسلام ہماری فِکْر کو روشن کرتا ہے، اسلام ہمارے دِل کو روشنی دیتا ہے، اسلام ہمارے ذہن کو فَعَّال بناتا ہے، اسلام ہمیں وَہم پرستیوں کی قید سے نجات دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بد شگونی کے بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

❀ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ وَلَا تُطُيِّرَ لَهٗ جس نے بد شگونی لی اور جس کے لئے بد شگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں[1]

❀ ہمارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کہانت کی یا جو تیروں کے ذریعے فال نکالے یا جو بد شگونی کی وجہ سے سفر سے لوٹ آئے وہ شخص کبھی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا[2] ❀ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی

1... مُسْنَدِ بَزَّاز، جلد:9، صفحہ:52، حدیث:3578۔

2... مَجمعُ الزَّوائد، جلد:5، صفحہ:144، حدیث:8487۔

اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 بار فرمایا: اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ، اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ، اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ بد فالی لینا شرک ہے، بد فالی لینا شرک ہے، بد فالی لینا شرک ہے، پھر فرمایا: ہم میں سے ہر شخص کو ایسا (یعنی بد شگونی جیسا) خیال آجاتا ہے مگر اللہ پاک تَوَکُّل کے ذریعے اس خیال کو دُور فرما دیتا ہے۔[1]

اس حدیثِ پاک کے تحت عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ بد فالی لیا کرتے تھے، ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بد شگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نفع حاصِل ہوتا ہے مثال کے طور پر کوئی شخص کام کے لئے نکلا اور راستے میں بِلّی نے اس کا راستہ کاٹ لیا، اب اگر یہ واپس لوٹ آیا تو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ تھا کہ اس طرح کرنے سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے، اس لئے حدیثِ پاک میں بد شگونی کو شرک قرار دیا گیا، اگر کوئی بندہ صِرف بد شگونی لے اور ساتھ میں یہ عقیدہ بھی رکھے کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے، اس کے عِلاوہ دُنیا کی کوئی طاقت اللہ پاک کی مَرضی کے خِلاف کچھ نہیں کر سکتی، اس صورت میں بد شگونی لینا شرکِ خَفِی (یعنی گُناہ کا کام ہے) اور اگر کوئی بندہ یہ عقیدہ رکھے کہ مثلاً ستارے خود اپنی طاقت سے، اللہ پاک کی مرضی کے خِلاف بھی اَثر کر سکتے ہیں، اس صورت میں یہ بد شگونی لینا شرکِ جَلِی ہے جو کہ کفر ہوتا ہے[2] ❀ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ رَدَّتْہُ الطِّیَرَۃُ عَنْ شَیْءٍ فَقَدْ قَارَفَ الشِّرْکَ جو شخص بد شگونی کی وجہ سے کسی چیز سے رُک جائے وہ شرک میں آلودہ ہو گیا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ابو داوٗد، کتابُ: الطِّب، صفحہ: 615، حدیث: 3910۔
2 ... مِرْقاۃ شرح مشکوٰۃ، کتابُ: الطِّب، جلد: 8، صفحہ: 398، زیرِ حدیث: 4584۔
3 ... مَجمعُ الزَّوائد، کتابُ: الطِّب، جلد: 5، صفحہ: 127، حدیث: 8415۔

اسلامی تعلیمات کا کمال

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! وَہم پرستی، بدفالی، بدشگونی کیسی خطرناک باطنی بیماری ہے اور یہ آج بھی چھوٹے چھوٹے دیہاتوں سے لے کر بڑے بڑے ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں تک پھیلی ہوئی ہے، اب اسلامی تعلیمات کا کمال دیکھئے کہ اسلام نے ہمیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم کہنا سکھایا، قرآنِ کریم کی صِرف ایک آیت کے ایک جُزْ میں حکم دیا گیا کہ کسی بھی کام کا ارادہ کرنا ہو، اس کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ لازمی کہا جائے اور یہ یقین رکھا جائے کہ اگر اللہ پاک نے چاہا تو میں اپنے ارادے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اسلام کی صِرف اس ایک تعلیم نے ان تمام وَہم پرستیوں کی، تمام بدشگونیوں کی کاٹ کر دی۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اسلام کی جامعیت اور یہ ہے اسلام کی عالمگیر، پاکیزہ اور خوش گوار تعلیم۔ اللہ پاک ہم سب کو اسلام کی ان پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بدشگونی سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بدشگونی** خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

اے عاشقانِ رسول! آج سے اپنا یہ پکّا ذہن بنالیجئے کہ اب جب بھی کسی کام کا ارادہ کریں گے، ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم لازمی کہا کریں گے اور یہ یقین رکھیں گے کہ اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا کی کوئی طاقت میرے راستے میں رکاوٹ نہیں بَن سکتی۔

ایک اَور بات وہ یہ کہ ہمارے ہاں بہت لوگوں کو دُرُست اِنْ شَآءَ اللہ کہنا نہیں آتا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عربی کا لفظ ہے تو یقیناً عربی ہی میں ادا کیا جائے گا، اس کے آخر میں **ھا** آتی ہے عموماً لوگ آخر میں **ھا** کی جگہ **الف** پڑھتے ہیں، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مبارک انداز

ہے کہ آپ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم پڑھتے ہیں تاکہ لفظ **اللہ** کی **ھا** دُرُست اور پُوری پڑھی جائے۔ اللہ پاک ہم سب کو دُرُست اسلامی تعلیمات سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام کی تعلیمات سیکھنے اور ان پر عمل کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: نیک اعمال۔

نیک اعمال شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک بننے کا بہترین نسخہ ہے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدوں، طالبوں، چاہنے والوں بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کی تربیت کے لئے اپنے علمی و روحانی تجربے کی روشنی میں 72 سوالات درج فرمائے ہیں، ہر سُوال کے نیچے خانے بنے ہیں، روزانہ وقتِ مقررہ پر ان سوالات کے مطابق غور و فکر کرنا ہوتا ہے اور خانے پُر کرنے ہوتے ہیں۔ الحمدللہ! مُشاہدہ ہے کہ پابندی کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنتا اور کردار میں نمایاں تبدیلی آتی ہے۔

نیک بننے کا زبردست فارمولا

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے ایک روز میرے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال کا رسالہ تحفے میں دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس یہ نیک اعمال رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد اللہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہو گئے اور اب 5 وقت کے نمازی بَن چکے ہیں، ڈاڑھی مبارک بھی سجالی اور نیک اعمال کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔ (1)

مدنی انعامات کے عامِل پہ ہر دَم، ہر گھڑی یاالٰہی! خوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں "نیک اعمال" کو پہلے "مدنی انعامات" کہا جاتا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْقُرْآن مَعَ التَّفْسِیْر اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ کی جانِب سے ایک زبردست موبائل اپلی کیشن جاری کی گئی ہے: ***Quran with Tafseer*** (اَلْقُرْآن مَعَ التَّفْسِیْر) اپلی کیشن۔ اس اپلی کیشن میں قرآن کریم، ترجمہ کنز الایمان، ترجمہ کنز العرفان اور تفسیر صراط الجنان شامِل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کر لیجئے،

1 ... جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ: 14۔

قرآنِ کریم پڑھیے، ترجمہ پڑھیے، تفسیر پڑھ کر قرآنِ کریم سمجھئے، اس کی برکتیں لوٹیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”نیک فال لینا“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بد فالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: فال کیا چیز ہے؟ فرمایا: اچھا کلمہ جو کسی سے سنے۔[3]

نیک فال کا مطلب: مثلاً کسی کام سے نکلے، راستے میں تِلاوتِ قرآن کی آواز سُن لی یا کسی بزرگ کی زیارت ہو گئی تو اس سے اُمّید باندھنا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مقصد میں کامیابی ہو گی، یہ نیک فال ہے۔

---

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔
3 ...بُخاری، کتاب: الطب، باب: الطیرة، صفحہ:1454، حدیث:5754۔

نیک فال لینا شرعاً مُستَحَب (یعنی پسندیدہ) ہے اور پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے جبکہ مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک فالی کو سُنَّتِ مصطفےٰ لکھا ہے۔[1] ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو نیک فال لینا پسند تھا، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر نیک فال لی مثلاً ❀ صلحِ حُدَیْبِیَہ کے موقع پر کافروں سے مُذاکرات ہونے تھے، اس کے لئے کافِروں کی جانِب سے حضرت سُہَیل بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عنہ سفیر بَن کر آئے (یہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے نام سے نیک فال لیتے ہوئے فرمایا: قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُم یعنی اب تمہارا کام آسان ہو گا[2] ❀ ایک بار حضرت بُرَیدہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے قبیلے کے 70 افراد کے ساتھ بار گاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ عرض کیا: اَنَا بُرَيْدَه میں بُریدہ ہوں، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے نام سے نیک فال لیتے ہوئے فرمایا: بَرَدَ اَمْرُنَا وَ صَلُحَ ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور دُرست ہو گیا۔[3]

خیال رہے! نیک فال کسی اچھی بات، نیک شخص کی زیارت یا بابرکت ایّام سے لے سکتے ہیں، پرندے اور جانوروں سے جس طرح بُرا شگون لینا منع ہے اسی طرح پرندوں اور جانوروں سے نیک فال لینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:255۔
2 ...بُخاری، کتاب: الشروط، صفحہ:707، حدیث:2731-2732۔
3 ...الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد:1، صفحہ:263۔
4 ...بد شُگونی، صفحہ:116۔

تحریری بیان کی تیاری کیسے کریں...؟

پارہ:8، سورۂ اَنعام، آیت:144 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

ترجمہ کنز الایمان: تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔

اس آیت کا ایک مطلب یہ کہ جو شخص عِلْمِ دین نہ رکھے اور لوگوں کو بے عِلْم غلط مسائل یاغلط عقائد بتائے، سکھائے وہ بڑا ہی ظالِم ہے۔(1) حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص جو لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے روزِ قیامت اسے شدید تَرین عذاب دیا جائے گا۔(2) فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ: غَیْرِ عالِم کو وَعظ کہنا (یعنی درس و بیان کرنا) حرام ہے۔(3) فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: اُرْدُوخواں (یعنی اُردو پڑھنا جاننے والا غیرِ عالِم) اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔(4)

تحریری بیانات جاری کرنے کے چند مقاصد: ❁ حکمِ شرعی پر عمل ❁ شرعی و تنظیمی غلطیوں سے حِفَاظت ❁ پختہ و دُرُست اسلامی معلومات کی فراہمی ❁ مبلغین کی مَصْرُوفیات کا خیال (پہلے مبلغین مختلف کتب و رسائل پڑھ کر، مواد نکالتے، ڈائری پر لکھتے، بعض دفعہ صفحات کاپی کروا کر ڈائری میں چسپاں کر کے بیان تیار کیا کرتے تھے) ❁ نئے مبلغین تیار کرنے میں آسانی وغیرہ۔

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:144، جلد:8، صفحہ:190۔
2 ...معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:149، حدیث:10346 ملتقطاً۔
3 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:58۔
4 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:409۔

تحریری بیان کی تیاری کی چند نیتیں: ❁ اللہ پاک کی رضا اور ❁ دورانِ بیان غلطیوں سے بچنے کے لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں ❁ مبلغ ہونا، بیان کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنَّتِ انبیا ہے، لہٰذا اَچھا مبلغ بننے کی کوشش کرتا ہوں ❁ عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین دِینی کام ہفتہ وار اجتماع کی ترقی کا سبب بنوں، اس لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں۔

تحریری بیان کی تیاری کے لئے مدنی پھول

❁ پُورا بیان خوب توجہ کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ یُوں پڑھئے کہ آپ کے اپنے کان سُن سکیں ❁ پہلی بار خالی ذِہن کے ساتھ بیان کو سمجھ کر چند چیزوں کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھتے جائیے ❁ چند چیزیں یعنی لفظ کے اعراب کو بغور پڑھیں، آیت مبارکہ واحادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں، یوں ہی انگلش الفاظ پڑھ سکتے ہیں تو دو تین مرتبہ دہرا لیجئے ❁ پہلی بار پڑھنے میں سُرخیاں (*Headings*) بھی پڑھئے ❁ اب ذَرا رُک کر چند منٹ کے لئے بیان کی ترتیب پر غور کیجئے مثلاً بیان کی ابتدا ء کہاں سے ہوئی، پھر اس کے بعد کیا بیان ہوا، پھر کیا بیان ہوا (اس غور کرنے میں ضرورتاً بیان کو دیکھنے میں حرج نہیں)، عُموماً بیان چند بنیادی نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، کوشش کرکے ان نِکات کو ذِہن میں بٹھا لیجئے ❁ اب دوسری بار اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں پُورا بیان پڑھئے۔

دوسری مرتبہ بیان پڑھنے کی احتیاطیں: ❁ بے ساختگی (یعنی بغیر اٹکے، روانی کے ساتھ، برمحل ایک کے بعد ایک جملہ بولتے جانا) بیان کا حُسن ہے، بیان میں بے ساختگی لانے کے لئے، دوسری مرتبہ پڑھتے ہوئے ان باتوں کا لحاظ رکھئے! ❁ کہاں رکنا ہے، کہاں نہیں رکنا، کہاں آواز مدھم رکھنی ہے، کہاں جوش سے بولنا ہے وغیرہ ❁ جب آپ اپنے

مخصوص بیانیہ انداز میں بیان پڑھیں گے تو ممکن ہے ایسا بھی ہو کہ آپ کسی جگہ وقف کریں یعنی رُک جائیں لیکن اگلا جملہ پڑھنے سے معلوم ہو کہ یہاں رکنا دُرست نہیں تھا یا آپ کا لہجہ کسی مقام پر ٹوٹے مگر وہاں لہجہ توڑنا دُرست نہیں تھا، ایسے جتنے مقامات آئیں، اُن پر نشانات لگاتے جائیے، تاکہ تیسری بار پڑھنے اور اجتماع میں بیان کرتے وقت ان کا لحاظ رکھنا آسان ہو ❀ ہر وہ لفظ جسے پڑھنے میں زبان اٹکے یا پہلی نظر میں اس کا تلفظ دُرُست نہ ہو پائے، ایسے الفاظ پر نشان بھی لگالیجئے اور ساتھ ہی اس جگہ ذرا رُک کر چند بار اس لفظ کو پڑھ کر زبان پر جارِی کرلیجئے ❀ اَشْعَار بیان کی جان ہیں، تحریری بیانات میں موقع کی مناسبت سے عموماً اُردو اور کبھی ضرورتاً عربی، فارسی یا پنجابی اَشْعَار بھی شامِل کئے جاتے ہیں، ان پر اعراب بھی لگائے جاتے ہیں، ایسے تمام اَشْعَار چند بار پڑھ کر زبان پر جاری کرلیجئے ❀ عُموماً بیان چند نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، دُرُست انداز یہ ہے کہ ہر نکتہ ابتداء میں سمجھانے والے انداز میں، رُک رُک کر، دھیمے لہجے سے بیان کیا جائے، پھر اس نکتے کی بنیاد پر جو اِصْلاح کے مدنی پھول پیش کرنے ہیں، وہ جوش والے انداز میں بیان کئے جائیں۔ عُموماً بیان کی تیاری میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے، دُوسری بار بیان پڑھنے میں اس کا بھی لحاظ کیجئے (نوٹ: یہ بات آپ کے اپنے لہجے پر منحصر ہے، لہٰذا آپ نے دورانِ بیان کہاں سمجھانے کا انداز رَکھنا ہے، کہاں جوش والا، کہاں آواز اُٹھانی ہے، کہاں دھیمی کرنی ہے، یہ سب باتیں ضرورتاً نوٹ کر کے نشان لگالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دورانِ بیان آسانی رہے گی)

❀ ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر بیان پڑھ لینے کے بعد اب تیسری بار اس تصور کے ساتھ اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں بیان کو پڑھئے، جیسے آپ ہفتہ وار اجتماع میں بیان کر رہے ہیں۔

اچھا اور ماہِر مبلغ بننے کے لئے چند مفید مشورے

اِخلاص قبولیت کی کُنجی ہے، اپنی واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ بیان کیجئے، کاش! ہم اپنے نفس کو وَعظ کہنے (یعنی نصیحت کرنے) والے بن جائیں کہ جب تک کوئی شخص اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا نہیں ہوتی جو ایک باعمل شخص کی زبان میں ہوتی ہے باعمل ہونے کا ایک ذریعہ بیان کرنا بھی ہے، اچھا بیان شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ باعمل شخص کی بات دل پر جلد اثر کرتی ہے نبی رحمت شفیع امت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بعض بیان جادو ہیں۔(1) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بعض کلام (بیان) لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کردینے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔(2)

ایک اچھے اور بااَثَر بیان میں اِخلاص کے بعد تین باتوں کا ہونا ضروری ہے: (1): دُرُست اور تحقیقی مواد (2): نیکی کی دعوت کا جذبہ اور اِصلاحِ اُمَّت کا درد (3): اچھا، خوبصُورت، دِل میں اُترنے والا اندازِ بیان۔ ان میں پہلی بات الحمد للہ! ہمیں تحریری بیان کی صُورت میں مِل جاتی ہے۔ باقِی دو ہم نے خُود اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔

اندازِ بیان کیسا ہو: تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) شرعاً بُری ہے، تجربہ ہے کہ تَصَنُّع (یعنی بناوٹی انداز) پر مبنی بیان عُموماً سننے والوں پر کم اَثَر انداز ہوتا ہے، لہٰذا قُدرت نے جو لہجہ اور انداز عطا فرمایا ہے، اسی پر بیان کیجئے **فرمانِ امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کا خُلاصہ:** دُھواں دار

---

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الخطبہ، صفحہ:1325، حدیث:5146۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:426۔

انداز میں بیان کرنے کے بجائے مجھے سمجھانے والے انداز میں بیان کرنا پسند ہے، اس طرح سننے والوں کو سمجھ آتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے ❀ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اراکینِ شُوریٰ کے بیانات سُننے کی عادت بنائیے، اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اندازِ بیان میں نکھار اور لہجے میں پختگی آئے گی ❀ درمیانی رفتار میں بیان کیجئے! تیز تیز پڑھتے جانا یا بہت ٹھہر ٹھہر کر بولنا سننے والوں کو بوریت کا شکار کر دیتا ہے ❀ نِگاہیں جھکا کر مگر سننے والوں سے مخاطب ہو کر بیان کیجئے یعنی آنکھوں میں آنکھیں اگرچہ مت ڈالئے مگر تَوَجُّہ سننے والوں کی طرف رکھئے، دیکھا گیا ہے: بعض مبلغین سَر جھکا کر تحریری بیان پڑھنا شُروع کرتے ہیں اور اختتام پر ہی سَر اُٹھاتے ہیں، یہ بھی سننے والوں کو بَور کر دینے والا انداز ہے اور ایسا عُموماً پہلے سے تیاری نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ❀ خیال رہے! زبانی بیان کرنے کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں، لہٰذا منقول عبارتیں مثلاً آیات، احادیث، بزرگوں کے اقوال وغیرہ دیکھ کر ہی بیان کیجئے! البتہ بیان کی تیاری کے دوران ہی ترغیبی الفاظ والے پیرے کچھ نہ کچھ ذِہن میں بٹھا لیجئے، اس طرح بار بار اُوپر دیکھنے اور سننے والوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا رہے گا ❀ ***Body language*** مثلاً بر محل دُرست اشارے کرنا، لفظوں کے مطابق چہرے کے تاثرات، لہجے میں تبدیلی جیسے: خوشی والے مقام پر چہرے پر مسکراہٹ، تعجب والے مقام پر حیرانی والا لہجہ، وعید والی بات پر، دُکھ والے مقام پر لہجے میں دُکھ کا اظہار۔ بالخصوص اَحادیث میں یہ انداز لازمی اختیار کیا جائے، مُحَدِّثِین کرام کا طریقہ رہا ہے کہ اَحادیث بیان کرتے وقت جہاں حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسکراہٹ کا ذِکْر ہوتا، مسکرا پڑتے، جہاں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ کا ذِکْر ہوتا تو رو پڑتے ❀ قرآنی آیات اور اَشْعار پڑھنے کا انداز عام بیان سے مختلف

رکھئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اسلامی بھائی اَشعار بھی نَثْر والے انداز میں پڑھتے ہیں، اَشعار طَرز میں نہیں بلکہ تَحتَ اللَّفْظ یعنی تھوڑی لَے بنا کر پڑھئے،(1) بہتر یہ ہے کہ پہلے مصرع کو دوبار دُہرائیے۔ اگر چند اَشعار ایک ساتھ ہوں تو صِرف آخری شعر کا پہلا مصرعہ دوبار پڑھئے۔ نیز قرآنی آیات صِرف اسی صُورت میں پڑھئے جبکہ دُرُست مخارج و ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں، ورنہ صِرف ترجمہ پڑھئے (آہ! خود مبلغ بھی اگر دُرُست تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا نہ سیکھ سکیں تو...) ❀ بعض مبلغین دورانِ بیان سُرخیاں (**Headings**) بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، یاد رکھئے! تحریری بیان میں سُرخیاں (**Headings**) مبلغین کی سہولت کے لئے لگائی جاتی ہیں، دورانِ بیان سُرخیاں (**Headings**) پڑھ کر سنانی نہیں ہوتیں، ہاں! بعض سُرخیاں (**Headings**) پڑھنے میں حرج بھی نہیں ہوتا، اس بارے میں ہر مبلغ غور فرمالیں، اسی طرح اشعار کی وضاحت کے لئے "وضاحت" یا "کلامِ رضا کی شرح" وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں، دورانِ بیان یہ بھی پڑھ کر مت سنایئے ❀ اگر بیان کا وقت پورا ہو جائے اور بیان کا مواد باقی ہو یا آپ بیان کے طے شدہ وقت سے لیٹ ہوں تو وقت پورے ہونے پر اس کو دو چار منٹ میں کلوز کرنے کی کوشش کیجئے ❀ کہتے ہیں: لوگ سُنتے کم اور دیکھتے زیادہ ہیں۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنا ظاہر اچھا رکھئے! مثلاً دُھلے ہوئے، صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوں، عمامہ صاف ستھرا باندھا ہو، بالوں میں تیل لگا ہو، کنگھی کی ہوئی ہو، ناخُن تراشے ہوں وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... یاد رکھیں...!! دورانِ بیان و دعا طرز میں اشعار خود یا نعت خواں کے ذریعے پڑھنے کی اجازت صرف امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، و خلیفہ امیر اہلسنت، نگران و اراکینِ شوریٰ دَامَ ظِلُّہُم کو ہے۔

تمام انسانوں کی لعنت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی رحمت شفیع امت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے وعدہ خلافی کرے، اس پر اللہ پاک، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ، صفحہ:496، حدیث:1870۔)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net